مکتوباتِ رحمانی

یعنی

قطب زماں حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
کے چند گراں قدر مکتوبات کا مجموعہ

جلد اوّل

مرتب

مفتی محمدّ نوید اقبال رحمانی

دار الاشاعت

خانقاہ رحمانی مونگیر (بہار)

نام کتاب : مکتوباتِ رحمانی (جلد اوّل)

مرتّب : مفتی محمّد نوید اقبال رحمانی

تعداد صفحات : ۲۸۸

طباعت : نورانی آفسیٹ، مالیگاؤں (مہاراشٹر)

سن طباعت : ۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۰/ اکتوبر ۲۰۱۴ء

کمپوزنگ : حافظ محمّد امتیاز رحمانی

تعداد : ۵۰۰

قیمت : ۲۵۰ روپے

کتاب ملنے کے پتے:

(۱) دارالاشاعت خانقاہِ رحمانی (مونگیر، بہار)

(۲) مفتی محمّد نوید اقبال رحمانی،

رحمانی منزل، مکّہ مسجد، نزد نوری منڈپ، لائن نمبر ۳۰،

کونڈوہ (خورد)، پونہ۔ 411048

موبائیل: 9271416621

(۳) نورانی بک ڈپو، نورانی مسجد، نیا پورہ، مالیگاؤں

فہرست مضامین

انتساب

گلشن محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شجر سایہ دار

حضرت امیر شریعت **مولانا سیّد منت اللہ رحمانی** رحمۃ اللہ علیہ

کے سچے جانشین اور لائق فرزند

پیر و مرشد مفکر اسلام **حضرت مولانا سیّد محمّد ولی رحمانی** دامت برکاتہم

کے نام

اس یقین کے ساتھ کہ میری یہ کاوش اُنہی کی مخصوص دُعاؤں و توجہات کا ثمرہ ہے۔

اُحِبُّ الصَّالِحِینَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ

لَعَلَّ اللہ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

خاکپائے حضرت رحمانی دامت برکاتہم

محمّد نوید اقبال رحمانی

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امابعد

اے نوید اس کو تو فضل باری سمجھ
ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

خداوند قدوس نے اس کائنات کا وجود ایک اہم ترین مقصد کے تحت کیا ہے، آسمان وزمین، آفتاب ومہتاب، فضا وسمندر غرض کائنات کی ہر چیز کی تخلیق خالق کائنات نے انسانوں کے لیے کی، تاکہ انسان ان چیزوں سے استفادہ کرے اور خالق کی بندگی میں زندگی گذار کر خالق کے حضور حاضر ہو، اور کسی صورت میں خالق سے غافل نہ ہو، شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

ابر و باد و مہ وخورشید وفلک در کارند
تا تو نانے بکف آری وبغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سر گشتہ وفرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرما نبری

لہذا راہ بندگی کی طرف رہنمائی کے لیے مختلف ادوار میں اللہ رب العزت نے حضرات انبیاء کرام علیھم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا، اور اخیر میں آقائے نامدار، تاجدار مدینہ، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذہب اسلام کی صورت میں ایک مکمل ضابطۂ حیات اور قانون بندگی دے کر مبعوث فرمایا، جو مکمل دین اور مستقل تہذیب ہے، اور اسلام ایک ایسا نظام حیات ہے، جس کو تسلیم کر نے لینے کے بعد انسان تمام ادیان وقوانین سے بے نیاز ہو جاتا ہے، اسلامی قانون کے تحت بڑی بڑی حکومتیں بھی چلائی جاسکتی ہیں، اور اسلام ایسے صالح افراد بھی پیدا کرتا ہے، جن کے ذریعہ وہ بلند ومعیاری سوسائٹی نشوو نما پاتی ہے، جو ملک کی ترقی اور امن کی ذمہ دار بن سکے، اس لیے ہر دور میں مشائخین امت،

علماء ربانیین، محدثین ومفسرین، فقہاء امت، مؤلفین ومقررین نے اس بات کی کوشش کی کہ مسلمان اپنے عمل سے اسلام کونظریہ حیات کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں، اپنی انفرادی واجتماعی زندگی کو درست کریں، اور دنیا میں امن وباہمی اعتماد کوترقی دیں، تاکہ مسلمان صحیح معنی میں اسلام کانمونہ بن سکیں اور ایک ایسی سوسائٹی وجود میں آئے، جوبندگی اور خدا کی رضاوالے کاموں سے مربوط ہو،اس لیے کہ قیامت تک آنے والے انسان کی دنیوی واخروی کامیابی کی کنجی اسی ضابطۂ حیات وقانون بندگی میں مخفی ہے، جسے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم لے کرمبعوث ہوئے، اسی لیے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگان خدا کو راہ اسلام وبندگی پر لانے کے لیے مختلف طریقوں سے دعوت وتبلیغ فرمائی، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی، جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عالم کے نام ارسال فرمایا، جواحادیث وسیر کی کتابوں میں آج بھی بعینہ محفوظ ہیں، سلاطین کے علاوہ مختلف قبائل کے سرداروں اور بااثر لوگوں کے نام جومکتوبات ارسال کیے گئے، وہ بھی سیرت کی کتابوں میں درج ہیں، اور حضرات صحابہ بالخصوص خلفاء اربعہ نے ملکی واقعات اور پیش آمدہ حالات وحوادث کے پیش نظر جواصلاحی اور دعوتی مکتوبات ارسال کیے ہیں، وہ آج بھی امت کے لیے وقیع سرمایہ اور واضح مشعل راہ ہیں۔

لہذا بعد کے ادوار میں انہیں حضرات کی پیروی کرتے ہوئے، مختلف مرشدین، محدثین، محققین، علماء ربانیین، مؤلفین ومصنفین وغیرہ سے مختلف طریقوں کے ذریعہ اصلاح وہدایت کابڑاکام انجام پایا ہے، یہ دراصل طریقۂ اصلاح ہوتا ہے، جس کا نفع کبھی عام ہوتا ہے، کبھی تام ہوتا ہے، اور کبھی دونوں، کبھی اس کی جہت علمی ہوتی ہے، اور کبھی عوامی، ہندوستان میں اس کی کئی مثالیں ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کا کارنامہ علمی ہے، حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ نے مدارس کے ذریعہ اصلاح کے کام کوآگے بڑھایا، اور دیوبند کے زیراثر ہزاروں مدارس قائم ہوئے، یہ طریقۂ اصلاح علمی بھی ہے اور عوامی بھی، اس سلسلۂ خیر کی علمی جہت گرچہ حضرت شاہ صاحب کے فکرونظر کا امتداد ہے، مگر مجموعی طور پر یہ ایک مکمل طریقۂ اصلاح ہے، جس کی دونوں جہتیں ہیں، اسی طرح تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کا طریقۂ اصلاح ہے، جس کی جہت عوامی اور اساس ولی اللہی ہے۔

برصغیر میں اگر ہم اہل اللہ و مرشدین کے مکتوبات کا مطالعہ کریں گے، تو معلوم ہوگا کہ ان اکابر نے مقاصد نبوت، خشیت الٰہی، رضاء خداوندی اور آخرت کی ابدی سعادت کو اصل سرمایۂ حیات بتایا، اور ان حضرات کے مکتوبات کے ذریعہ دعوت و اصلاح کا بڑا کام انجام پایا، اس سلسلہ میں مکتوبات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مکتوبات صدی، مکتوبات امام ربانی، مکاتیب حکیم الامت، مکتوبات حکیم الاسلام، مکاتیب شبلی، مکاتیب گیلانی، خطوط سلیمانی، مکتوبات ماجدی، مشاہیر ہند کے علمی مراسلے، قابل ذکر ہیں۔

مکتوبات کا اہتمام

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملی، سیاسی، سماجی، اصلاحی، دعوتی، اور علمی و تحقیقی کاموں کو اپنے مکتوبات سے مربوط رکھا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوبات کے سلسلہ میں جو اہتمام تھا، راقم الحروف اسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ گرامی، سچے جانشیں، پیر و مرشد مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی کی قلمی تحریر کی صورت میں پیش کرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہے، جسے مختلف مکتوبات میں حضرت مدظلہ نے بندہ کو تحریر فرمایا، چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ''حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے شاید زندگی میں اتنے خطوط لکھے اور لکھوائے ہیں، جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، وہ عام طور پر ہر ایک خط کا جواب لکھوایا کرتے، اور اکثر و بیشتر پانچ پانچ لکھنے والے ان کے سامنے ہوتے تھے، وہ ایک ایک جملہ ترتیب سے سامنے والے کو لکھاتے جاتے تھے، اصلاح نفس کے متعلق بھی، دعا کے لیے بھی، تعویذ کے متعلق جواب بھی، علمی مسائل اور فقہی باریکیوں کا حل بھی، تجارتی مشورے بھی اور مختلف قسم کے امور میں رہنمائی بھی، مگر میرے علم میں ایسا نہیں ہوا کہ وہ کہیں کسی خط کے جواب کا کوئی حصہ دوسرے خط میں لکھوادیں، سب کی حدیں، اور ہر ایک کا تسلسل ان کے ذہن میں رہتا تھا، جہاں ان کی ڈاک کی تعداد زیادہ ہوتی تھی، جواب کی رفتار اس سے بھی تیز ہو جاتی تھی، جس طرح زندگی کے دوسرے امور میں انہیں قابو رہتا تھا، ڈاک بھی

کبھی بے قابو نہ ہوئی۔''

۲ ''زندگی کے آخری دن انہوں نے خلاف عادت افطار کے کچھ دیر بعد مولوی حافظ رضی احمد صاحب رحمانی کو بلایا، کہا کہ یہ دو خط رہ گئے ہیں، بیٹھوان کا جواب بھی لکھدو، '' کیوں کوئی قرض باقی رہے'' جواب لکھوایا، ان میں سے ایک خط کسی ایسے صاحب کا تھا، جنہوں نے رمضان المبارک کے آخر عشرہ میں خانقاہ رحمانی حاضر ہونے کی اجازت چاہی تھی، انہیں جواباً لکھوایا کہ '' آپ آسکتے ہیں، دیکھئے اب کب ملاقات ہوتی ہے۔''

مکتوبات رحمانی کے جمع وترتیب کا داعیہ

بچپن ہی سے جن بزرگوں کے ناموں کی صدا کان میں گونجی اور جن سے عقیدت ومحبت کا تعلق ہوا، ان میں سیدی ومولائی امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اور مرشدی مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ قابل ذکر ہیں، حضرت والد ماجد ماسٹر محمد اقبال صاحب رحمانی مدظلہ اور والدہ ماجدہ مدظلہا بڑے پر اثر انداز میں ان بزرگوں کا تذکرہ کرتے تھے، ۱۹۹۹ ء میں جب کہ بندہ اپنی عمر کے بارہویں سال میں قدم رکھ چکا تھا، حضرت پیر ومرشد مدظلہ (مدرسہ اعجاز العلوم کرن ضلع احمد نگر) کے سالانہ جلسہ دستار بندی کے موقعہ پر تشریف لائے، اور الحمد للہ بندہ کو اسی موقعہ پر حضرت مدظلہ سے بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا، اور تکمیل حفظ قرآن کی سند بھی آپ مدظلہ کے دست مبارک سے ملی، بعدازاں ۲۰۰۳ء میں جامعہ رحمانی میں چند ماہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع بھی میسر آیا، ۲۰۰۸ ءمیں جب بندہ تربیت قضا کے لیے امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں پہونچا تو تکمیل کے بعد خانقاہ رحمانی حاضر ہوا، وہاں پہونچ کر ماضی کی یادیں تازہ ہوگئیں، چونکہ والد صاحب مدظلہ کی استغراقی کیفیت کی بنا پر ماضی کا وہ رشتہ جو ہم اہل خانہ کا ان بزرگوں سے تھا، ظاہری اعتبار سے گویا بالکل منقطع نظر آرہا تھا، اسی قسم کے احساسات وجذبات نے بندہ کے دل ودماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، گھر واپس آنے پر راقم الحروف نے ان مکتوبات کو دیکھنا شروع کیا، جو ان بزرگوں نے اہل خانہ کے نام تحریر کیے تھے، مکتوبات کے مطالعہ سے گہرا اثر دل پر پڑا، والد ماجد نے جب مکتوبات کو دیکھا، تو ان کی آنکھیں آنسوؤں

سے ڈبڈبا گئیں، اور لرزتی ہوئی آواز میں فرمایا کہ بیٹا میرے حضرت کے مکتوبات کو کتابی شکل میں شائع کردو، اس سلسلہ میں بندہ نے حضرت پیرو مرشد مدظلہ کی اجازت ضروری سمجھی اور ایک تفصیلی مکتوب حضرت مدظلہ کی طرف ارسال فرمایا، جس کے جواب میں حضرت مدظلہ نے بڑا مشفقانہ وحوصلہ افزا مکتوب تحریر فرمایا، جسے ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزی سلمکم اللہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل کی ڈاک سے خط پہونچا، کل درود شریف کی مجلس تھی، اس لیے آج آپ کے خط پر نگاہ پڑی، خوشی ہوئی کہ آپ نے باقاعدہ عملی زندگی شروع کردی ہے، اللہ تعالیٰ کامیاب وبامراد فرمائے، اور اپنی مرضیات پر راضی رکھے، (آمین) اس کا خیال رہے کہ ذکر وفکر اور تصوف ومجاہدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی پر بندہ راضی اور مطمئن رہے۔

آپ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب جمع کرنا چاہتے ہیں، بہت اچھا ارادہ ہے، حضرت کی تحریر سادہ، پر اثر اور لسانی جھول سے پاک ہے، وہ کم لفظوں اور چھوٹے جملوں میں اپنی بات کہہ جایا کرتے تھے، اور ان کی تحریر اور تقریر دونوں کا یہی رنگ تھا، اور اس انداز میں وہ اپنے معاصرین میں ممتاز ہیں۔

وہ خطوط کے جواب بڑی پابندی سے دیا کرتے تھے، اور ہر خط کا جوب لکھواتے تھے، خدا تعالیٰ نے انہیں وہ صلاحیت بھی دی تھی، کہ بیک وقت پانچ پانچ حضرات کو مسلسل املا کراتے تھے، اس خصوصیت میں ان کی نظیر نہیں ملتی، ان کے مکاتیب بڑے کام کے ہیں، آپ سے جتنا ہوسکے، جمع کیجئے، اور ''مکاتیب گیلانی'' کے طرز پر مرتب کیجئے۔

رہی بات میرے مکتوبات کی، تو میں کیا اور میرے مکاتیب کیا؟ میں ایسے دور کا انسان ہوں، جس میں موبائل نے مکاتیبی ادب کو بہت محدود کردیا ہے، وقت، ماحول او رایجادات کا اثر ادب پر گہرا پڑتا ہے—— حضرت مولانا عبدالاحد صاحب، مولانا حامد ظفر سلمہ اور اپنے والد بزرگوار سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

محمد ولی رحمانی

۱۳؍محرم الحرام ۳۰ھ

حضرت مدظلہ کی جانب سے اس حوصلہ افزا مکتوب کے موصول ہونے پر راقم نے ملک میں پھیلے مختلف ارباب علم وفضل اور متعلقین ومتوسلین خانقاہ رحمانی کے پاس سے خطوط اکٹھا کرنے کی کوشش کی، چنانچہ ہر جگہ خطوط بھیجے اور بذریعہ موبائل بھی رابطہ قائم کیا، اور مختلف مقامات کا سفر کیا، بحمد اللہ معتد بہ تعداد میں خطوط جمع ہو گئے، اس سلسلہ میں استاذ محترم حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب رحمانی (استاذ جامعہ رحمانی مونگیر) حافظ محمد امتیاز صاحب رحمانی کا بے حد ممنون ہوں کہ ان حضرات نے حضرتؒ کے اہم مکتوبات مہیا کرائے، جزاھم اللہ خیرا الجزا

حضرت پیرومرشدم کی جانب سے حوصلہ افزائی ورہنمائی

مکتوبات رحمانی (جلد اول) پر کام کے دوران اور الحمد للہ آج بھی جب کہ جلد چہارم پر کام جاری ہے، حضرت پیرومرشد مدظلہ مکتوب کے ذریعہ اور ملاقات ہونے پر بالمشافہ برابر حوصلہ افزائی ورہنمائی فرمارہے ہیں، خداوند قدوس آپ مدظلہ کی عمر میں برکت عطا فرمائے، (آمین) اس موقعہ پر حضرت کے حوصلہ افزا مکتوبات کے چند اقتباسات قارئین کے نذر کرنا راقم السطور مناسب سمجھتا ہے۔

۱ ”آپ نے بڑے کام کا بیڑا اٹھایا ہے، خطوط جمع کرنا وہ بھی حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے جو بڑا پھیلا ہوا اور مشکل کام ہے، میرے علم میں ان کی سطح کے علماء اور بزرگوں میں کوئی بھی خطوط کے جواب کے اتنے پابند نہیں تھے، اور ان کی مراسلت ہر سطح کے لوگوں سے تھی، وہ ہر ایک خط کا جواب دیتے تھے، حد یہ ہے کہ کسی نے سفر میں کوئی پرچہ دیا، اور اس پر اپنا پتہ لکھدیا، تو اس کا جواب بھی دیتے تھے، وہ فرماتے تھے کہ ایک خط دو سطروں کا، کسی کو مل جاتا ہے، تو اس کی تسلی ہو جاتی ہے، اگر کوئی وظیفہ لکھدیا جاتا ہے، تو مکتوب الیہ اس کی پابندی کرتا ہے، کوئی نصیحت کیجاتی ہے، تو مکتوب الیہ اسے دل سے قبول کرتا ہے۔

آپ نے ملک میں پھیلے ایسے لوگوں سے خطوط جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے، بڑے حوصلہ کی بات ہے۔

''اس حوصلہ کو دیکھئے اور ان کو دیکھئے''

جس طرح آپ کام کرر ہے ہیں، کرتے جایئے اور جب قابل لحاظ تعداد جمع ہوجائے، اس پر حاشیہ اور ضروری نوٹ دے کر شائع کر دیجئے۔

۲ مکاتیب رحمانی پر آپ نے بڑا وقت لگایا، اور جمع وترتیب میں محنت کی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی کاوش کو قبول فرمائے، اور دارین میں سعادت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

۳ مکاتیب کا کام آپ بڑی استقامت سے کرر ہے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے سلیقہ سے مرتب کرنے کا موقعہ دے (آمین) سیاہ روشنائی کی عادت ڈالئے، تاکہ زیروکس میں سہولت ہو، ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس طرح کچھ دنوں کے بعد حرف میں نکھار آتا ہے، تیسرا فائدہ یہ بھی ہے کہ چشمہ والے اور عمر رسیدہ حضرات کو پڑھنے میں سہولت ہوتی ہے، مسودات میں بھی کالی روشنائی کا استعمال مناسب ہے، جب کوئی مسودہ میرے حوالہ کریں، اصل اپنے پاس رکھیں اور نقل (زیراکس) مجھے دیا کریں۔

۴ راقم نے طباعت کے سلسلہ میں دشواری کا اظہار کیا، تو تحریر فرمایا کہ ''ایک دروازہ بند ہوگا، سو دروازے کھلیں گے، اس کی فکر نہ کیجئے، اللہ سبب پیدا کرنے والا ہے، اور دلوں کو پھیرنے والا ہے۔''

۵ آپ کے ترتیب دادہ مکاتیب مل چکے ہیں، جزاکم اللہ، آپ نے محنت سے کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے، (آمین) میں دیکھ کر رائے کے ساتھ واپس کردوں گا، پچھلے تین ماہ بہت مشغولیت رہی ہے، اندازہ ہے کہ جولائی میں یہ کام ہوجائے گا، آپ کام جاری رکھیں اور جیسے جیسے مجموعہ تیار ہوتا جائے، بھیجتے رہیں۔

مکتوبات رحمانی

''مکتوبات رحمانی'' جلد اول جو ابھی آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے ۱۳۲ر اہم مکتوبات کا مجموعہ ہے، حضرت علیہ الرحمۃ اپنی ذات میں فرد واحد نہیں بلکہ ایک ادارہ وانجمن تھے، اس لیے آپ علیہ الرحمۃ کا ہر مکتوب ایک علیحدہ وامتیازی حیثیت کا حامل ہے، بعض خالص اصلاحی ودعوتی، علمی وتحقیقی، تاریخی اور بعض خطوط سیاسی، سماجی اور ملی مسائل پر

مشتمل ہیں، اس لیے راقم نے علمی و تحقیقی اور خواص کے نام تحریر کردہ مکتوبات پہلے درج کیے ہیں،
چونکہ حضرت مرشدی مدظلہ نے "مکاتیب گیلانی" کے طرز پر مکتوبات مرتب کرنے کی ہدایت فرمائی تھی، اس لیے اسی طرز کو اپناتے ہوئے، مکتوبات کے شروع میں میں نے مکتوب الیہ کا سوانحی خاکہ پیش کیا اور مکتوب میں درج مختلف شخصیات، کتابوں اور شہروں کا تعارف معتبر کتابوں کی طرف رجوع کر کے حاشیہ میں درج کیا اور احادیث مقدسہ اور فقہی عبارتوں کا حوالہ اصل کتاب کی طرف رجوع کر کے درج کیا، قرآن مجید کی آیتوں کا ترجمہ ترجمہ حضرت شیخ الہند سے اخذ کیا، بعض مبہم جملوں اور مقامی افراد کے تعارف کے سلسلہ میں خود مکتوب الیہ سے معلومات حاصل کیں، نیز مکتوب میں منتشر وقیع جملوں اور جواہر پاروں کو فہرست میں جگہ دی گئی تاکہ فہرست دیکھنے کے بعد قارئین مکتوب کی کیفیت وو قیع حیثیت کا اندازہ بسہولت لگا سکیں

معاونین

اس اہم ترین کام میں حضرت پیرومرشد مدظلہ، حضرت والد ماجد مدظلہ، ماسٹر محمد امین صاحب (خلیفہ ومجاز حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ) الحاج محمد نعیم اختر صاحب بوکارو (خلیفہ ومجاز حضرت پیرومرشد مدظلہ) محترم قاری محمد الطاف حسین صاحب ملی (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا قمرالزماں صاحب مدظلہ) محترم جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب مدظلہ (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا قمرالزماں صاحب الہ آبادی مدظلہ) کی روحانی توجہات ورہنمائی اور دعائیں شامل رہیں۔
نیز حضرت پیرومرشد مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود کتاب پر نظر ثانی فرمائی، اور گراں قدر مقدمہ تحریر فرمایا، اور محترم قاضی عبدالاحد صاحب ازہری، حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب رحمانی، برادرم مفتی جنید الاسلام صاحب قاسمی نے بندہ کے اصرار پر تقریظ تحریر فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء درج ذیل حضرات بھی راقم السطور کی حوصلہ افزائی ومعاونت فرماتے رہے۔
حافظ سعید احمد ابن معلّم الحجاج مولانا حسین صاحب ملّی، حافظ ساجد اختر ملّی حافظ شاہ نواز اشاعتی ڈاکٹر محمد سہیل ابن محمد عرفان، محمد سہیل ابن الحاج محمد نذیر، الحاج محمد حنیف اور جملہ اساتذۂ راقم۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین۔

اس مجموعہ کی ترتیب میں مولانا محمد رضاء الرحمان صاحب رحمانی نے تصحیح وترمیم فرمائی، اور مولانا مجاہدالاسلام صاحب رحمانی وحافظ محمد امتیاز صاحب رحمانی نے کمپوز شدہ کاپی کو درست فرمایا۔ اور جناب محمد فیاض صاحب (کوثر باغ پونہ) حافظ وقاری عبدالصمد صاحب امام وخطیب کوثر باغ مسجد پونہ، حافظ محمد سعید صاحب رحمانی، مفتی جنیدالاسلام قاسمی، حافظ محمد مجاہدالاسلام رحمانی وغیرہم حضرات نے طباعت کے سلسلہ میں رقمی معاونت فرمائی، اللہ رب العزت تمام معاونین کو دارین میں سعادت سے نوازے۔

الحمد للہ آج ''مکتوبات رحمانی'' جلد اول چھپ کر قارئین کے ہاتھوں میں ہے، بقیہ جلدیں بھی انشاء اللہ جلد ہی منظر عام پر آجائیں گی، حق تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ان مکتوبات کے ذریعہ امت کو نفع پہونچائے، اور مسلمانوں کے لیے زندگی کے مختلف شعبوں میں مشعل راہ بنائے، اور اس ناکارہ کی خدمت کو شرف قبول سے نواز کر اپنی رضا وخوشنودی اور حصول معرفت کا سبب بنائے، بندہ اپنی تقصیر کا معترف ہے، اور اس اہم کام کو محض فضل خداوندی سمجھتا ہے، ورنہ ؎ کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل۔

والسلام

خاکپائے حضرت رحمانی مدظلہ

محمد نوید اقبال رحمانی

امام وخطیب رحمانی مسجد کونڈوہ پونہ

بتاریخ: ۱۵؍ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۰؍۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

از: عارف باللہ شیخ طریقت
مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ
(سجادہ نشین خانقاہِ رحمانی، مونگیر، بہار)

موبائل اور کمپیوٹر کا دور آیا تو خط و کتابت کا مزاج بڑی تیزی سے گھٹ گیا، اب ڈاکخانہ کے واسطہ سے یا کسی آدمی کے ذریعہ چٹھی بھیجنے کی تکلیف کون سہے، سستے میں دور دور بات ہوجاتی ہے، تو خط بھیجنے، پہونچنے اور جواب کا انتظار کرنے کا مرحلہ کون جھیلے۔ موبائل اور کمپیوٹر نے جہاں زندگی کے بہت سے گوشوں کو متاثر کیا ہے، وہیں لمحہ انتظار کے کرب سے بچنے کی کامیاب راہ کھول دی ہے، اور مراسلاتی ادب کا بڑی حد تک خاتمہ کردیا ہے۔

نئی نسل یہ محسوس بھی نہیں کرسکتی کہ سو پچاس سال پہلے خط کا کیا اہتمام ہوتا تھا، لکھے پڑھے لوگ کس شوق سے خط لکھتے اور جواب کے لیے دن گنا کرتے تھے، اور جواب ملنے میں دیر ہوتی تو کس طرح پیچ و تاب کھاتے تھے۔ مراسلت بڑی ذمہ داری کا کام ہوا کرتا تھا، اور خط کا جواب نہ دینا عیب سمجھا جاتا تھا، اس لیے دو چار جملوں میں سہی، ذمہ دار لوگ جواب ضرور دیتے تھے، یہ ایک طرح کا قرض سمجھا جاتا تھا، اور جواب لکھ کر مکتوب الیہ سمجھتا تھا، وہ ایک جوابدہی سے سبکدوش ہوگیا۔

ادب میں بھی مراسلاتی ادب کی اپنی حیثیت ہے، اور مراسلت کی دینی، سماجی اور سیاسی زندگی میں بھی اہمیت رہی ہے، دینی حلقوں میں مکاتیب حضرت مجدد الف ثانیؒ، مکاتیب حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیریؒ، مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہم اللہ کی بڑی شہرت رہی ہے، اور تصوف کا مرجع سمجھا جاتا رہا ہے، مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ میں تصوف کے علاوہ علم و تحقیق، فکر اسلامی اور تاریخ ہند کے گوہر آبدار ملتے ہیں۔

بزرگوں نے بھی اپنے حلقہ کے لوگوں، مریدوں، مخلصوں اورعزیزوں کو خط لکھا، یا خط کا جواب دیا ہے، جس میں علم ودین کے مختلف معاملات زیر بحث آئے ہیں، تصوف اور سلوک کی باتیں ہیں، درس زندگی ہے، اور روز پیش آنے والے معاملات ومسائل پر قیمتی مشورے ہیں، کئی بزرگوں کے مکاتیب اللہ کے فضل سے کتابی شکل میں شائع ہوئے یا ہوتے رہے، پڑھنے والوں نے ان سے فائدہ اٹھایا، اور ذوق والوں نے سرمۂ چشم بنایا۔

بعض بزرگوں کے خطوط کا یہ بھی امتیاز ہے کہ ان کی زبان بہت آسان اور عام فہم ہے، اس کی وجہ ان بزرگوں کا عوام کے علم وآگہی کے معیار کی صحیح واقفیت ہے، ساتھ ہی لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقعہ دینا بھی ہے، اس لیے انہوں نے مشق کی، عادت ڈالی اور لکھنے اور بولنے کی زبان کو آسان اور عوام پسند بنایا، اس طرح کا ان افادی پہلو زیادہ نمایاں رہا، دور تک ان کی چیزیں شوق سے لی گئیں، اور دیر تک لوگ فائدہ اٹھاتے رہے۔

اس لحاظ سے بزرگوں کے مکاتیب کے سرمایہ کا جائزہ لیا جائے، تو پچھلے سو سال کے بزرگوں میں ایک نمایاں نام قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کا ہے، جو نہ صرف صاحب نسبت بزرگ اور علماء وصوفیاء کے مرکز اور مرجع تھے، بلکہ ایک جید عالم دین اور عظیم تعلیمی تحریک انجمن ندوۃ العلماء اور تاریخ ساز تعلیم گاہ دار العلوم ندوۃ العلماء کے بانی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زبان وبیان پر بھی غیر معمولی قدرت دی تھی، اور اردو کے علاوہ فارسی اور عربی زبان میں بھی اپنے علم اور خیالات کے اظہار وابلاغ کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔

حضرت مولانا محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ کے زندگی کے آخری ۲۷ر سال کا بڑا حصہ بہار میں گذرا، آپ نے مونگیر شہر کو مرکز بنایا، خانقاہ رحمانی قائم کی، اور اصلاح وصلاح اور رجوع الی اللہ کو زندگی کا مقصد بنالیا، اصلاح کے کاموں کی وجہ سے آپ کا غیر معمولی رابطہ علماء کے ساتھ عوام سے رہا، اور خانقاہ رحمانی عوامی مرکز بن گیا، اس دور میں آپ کے مکتوبات کے دو مجموعے شائع ہوئے، مکاتیب محمدیہ جلد اول اور جلد دوم۔ جلد اول میں خالص علمی گفتگو ہے، اور جلد دوم میں عام حالات اور معمولات زیر گفتگو آئے ہیں۔

مکاتیب محمدیہ گرچہ کوئی ضخیم مجموعہ نہیں ہے، یہ متوسط سائز کے ۱۴۰ر صفحات پر مشتمل

ہے، جس میں کل ۵۵ /مکاتیب ہیں، جن میں مریدوں، مخلصوں اور عزیزوں کو مخاطب کیا گیا ہے، یہ مجموعہ ۳۶ــ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۸ــ۱۹۱۷ء میں مکتبہ رحمانیہ محلہ مخصوص پور مونگیر سے شائع ہوٗا، تقریباً سوسال کا عرصہ گذر چکا ہے، ان مکاتیب کے کئی اہم افادی پہلو ہیں، خاص چیز مکاتیب کی زبان بھی ہے، بہت آسان اور رواں دواں، تحریر اتنی پرانی مگر آج بھی اس کی زبان بالکل تازہ معلوم ہوتی ہے، نہ کہیں ژولیدگی نہ پیچیدگی نہ اغلاق!

مکاتیب محمدیہ (جلد دوم) سوسال پہلے مراسلتی ادب کا عمدہ نمونہ رہا ہے، مراسلتی ادب میں تحقیق اور ترتیب وحاشیہ کا بہترین نمونہ امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحبؒ نے پیش کیا، انہوں نے حضرت علامہ مناظر احسن گیلانیؒ کے مکاتیب کے بڑے حصہ کو مرتب کیا، اس ترتیب میں انہوں نے یہ اہتمام کیا کہ مکاتیب گیلانی میں جتنی شخصیتوں، کتابوں، اداروں اور مقامات کے نام آئے، سب پر معلومات افزاء مختصر نوٹ حاشیہ میں درج کردیا۔

اس طرز ترتیب کے بعد مکاتیب گیلانیؒ کی اشاعت ہوئی، جس کے نتیجہ میں ان مکاتیب کے سہارے بہت سارے افراد واشخاص اداروں اور مقامات پر مستند معلومات جمع ہوگئیں، اور مکاتیب کی ترتیب وتحشیہ کی نہج واضح ہوگئی، مشہور ماہر غالبیات مالک رام صاحب کہتے تھے، مکاتیب گیلانی میری متاع عزیز ہے جو میری چند پسندیدہ کتابوں میں ہے، میں اسے کتاب الحوالہ بھی مانتا ہوں اور مشہور محقق مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ نے اپنی مجلسوں میں بارہا کہا کہ سہل ممتنع کی بہترین مثال مولانا منت اللہ رحمانی صاحب کا سفرنامہ اور مکاتیب گیلانی کا فٹ نوٹ ہے !

مراسلاتی ادب کے وقار واعتبار کو بلند کرنے اور معیار واقدار کو نمایاں کرنے میں امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی خدمت ہے، انہوں نے ادب نوازی کے نعرے نہیں لگوائے، نہ ادبی سمیناروں میں شرکت کی، مگر مکاتیب کی تہذیب وترتیب کا کامیاب نمونہ، مکاتیب گیلانی پیش کردیا، اس نمونہ کو مرتب کیے کم وبیش پچاس سال کا عرصہ گذر گیا، آج بھی وہ مراسلاتی ادب کے کیفیۃ العرض Art of Presentation کا عمدہ نمونہ اور صورت گری کی بہترین مثال ہے !

اب خود حضرت مولانا منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے مراسلات اور مکاتیب کی اشاعت کا نمبر آ گیا، ان کے مکتوبات کا ذخیرہ بہت بڑا ہے، ان کے تعلقات ملک اور بیرون ملک پھیلے ہوئے تھے، ان لوگوں کی فہرست خود ان کی زندگی میں نہیں بن سکی، علماء کرام، ادیبوں، شاعروں، دانشوروں، اساتذہ، طلبہ، تعلیم یافتہ، کم خواندہ اور ناخواندہ سے ان کے روابط تھے، پھر ساڑھے سولہ لاکھ سے زیادہ خود ان کے مریدین کی تعداد رہی ہے، اور عام طور پر لوگ جانتے تھے، کہ وہ خط کا جواب پہلی فرصت میں دیا کرتے ہیں۔

اس لیے بھی ان کی خدمت میں خطوط زیادہ آیا کرتے تھے، یہ بھی واقعہ ہے کہ انسانی ضرورت کی جتنی قسمیں ہو سکتی ہیں، ان میں سے اکثر و بیشتر کے متعلق خطوط آیا کرتے تھے، اور وہ بڑی پابندی اور دل جمعی کے ساتھ جواب لکھوایا کرتے تھے، خط لکھوانے کی صلاحیت بھی ان میں غیر معمولی تھی، عام طور وہ پانچ افراد کو املاء کراتے تھے، اور ہر لکھنے والے کو ایک ایک جملہ لکھواتے جاتے تھے، اور رفتار سے لکھواتے چلے جاتے، مگر کیا مجال جو کسی خط کا مضمون دوسرے کے جواب میں گڈمڈ ہو جائے، یا ترتیب خراب ہو جائے، خط لکھنے لکھانے کے ساتھ جواب کا پتہ بھی چک ہوتا رہتا، اور آخر میں وہ خود خط پر نگاہ ڈال کر دستخط کر دیا کرتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ جہاں غلطی ہوتی ہے، نگاہ وہیں ٹھہر جاتی ہے، اس لیے ان کے جواب میں املا یا مضمون کی غلطی نہ ہونے کے برابر رہی ہے۔

خطوط کے جواب کے سلسلہ میں مختلف دور میں علیحدہ علیحدہ ٹیم رہی ہے، سب سے لانبے عرصہ تک یہ ذمہ داری مولوی حافظ محمد رضی احمد صاحب رحمانی نے انجام دی، حضرت کا لکھایا آخری خط بھی جناب حافظ صاحب محترم کے قلم سے ہے، ان کا خط بہت واضح پاکیزہ اور قلم رواں رہا ہے، وہ جامعہ رحمانی کے طالب علم بھی رہے ہیں اور بحمد للہ اب جامعہ کے درجہ حفظ کے سب سے پرانے اور بافیض استاذ ہیں، ان کے علاوہ مولانا محمد علاء الدین صاحب ندوی علیہ الرحمہ (سابق استاذ جامعہ رحمانی اور رفیق کار مسلم پرسنل لا بورڈ) بھی لانبے عرصہ تک یہ خدمت انجام دیتے رہے، مولانا خوب نویس اور بڑے زود نویس رہے، ان کا لکھا دیکھئے، لگتا ہے آہنی سانچہ میں ڈھلے ہوئے حروف ہیں، سطریں بالکل سیدھی، حروف وکلمات یکساں، کہیں سے نقطہ بھی چھوٹا ہوا نہیں، ان دو حضرات نے یہ خدمت بڑے اخلاص کے ساتھ لانبے عرصہ تک انجام دی۔

ان کے علاوہ مولانا ابوظفر صاحب رحمانیؒ، مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمی، مولانا ابواختر صاحب قاسمی، مولانا مفتی صدر عالم صاحبؒ، مولانا صغیر احمد صاحب رحمانی، مولانا محمد عیسیٰ صاحب رحمانی، مولانا نیاز احمد صاحب رحمانیؒ، مولانا غیاث الاسلام صاحب رحمانی اور راقم الحروف محمد ولی رحمانی نے بھی یہ خدمت قابل لحاظ مدت تک انجام دی، اور اس ذریعہ سے ان حضرات نے املاء کو درست کرنے، تحریر کو سدھارنے اور روشن لکھنے کی اچھی تربیت حاصل کی، ان کے علاوہ جامعہ رحمانی کے خوش قلم طلبہ بھی ہر دور میں ''بڑوں کے ہمراہ'' یہ کام کرتے رہے، اور بہت کچھ سیکھتے اور سبق لیتے رہے۔

حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ رحمانی نور اللہ مرقدہ کے خطوط دوسطری اور چند سطری بھی ہوتے تھے، اور بعض اتنے لانبے ہوجاتے تھے کہ مستقل مضمون اس میں سماجاتا اور اوپر نیچے کاٹ کروہ مضمون بن جاتا، اس کی مثال ان کی مقبول عام تحریر، کتابت حدیث اور نسبت اور ذکر و شغل ہے، جو بعد میں رسالہ کی شکل میں بھی چھپی، اور کئی کئی ایڈیشن آئے۔ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے مختلف مشغولیتوں کی وجہ سے کوئی ضخیم تصنیف نہیں چھوڑی، تحریری شکل میں ان کے مکتوبات کا سرمایہ بہت بڑا ہے، جو ان کے تعلق والوں میں بکھرا ہوا ہے۔

ان کی ڈاک کا اوسط ۳۰ سے ۳۵ تک روزانہ ۱۹۶۰ء سے رہا کرتا تھا، مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داری جب سے آئی، یہ اوسط زیادہ بڑھ گیا، اور ۴۵ تا ۵۰ ہوتا رہا، تدوین قانون اسلامی سے متعلق مراسلت، امارت شرعیہ اور خانقاہ اور جامعہ رحمانی سے متعلق مراسلت وہ خود املا کراتے تھے، اور مختلف دور میں مختلف حضرات یہ خدمت انجام دیتے تھے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مراسلت کی ذمہ داری مجھ پر اور ریکارڈ محفوظ رکھنے کی جوابدہی عزیزی مولانا نیاز احمد رحمانیؒ کے سپرد تھی!

اس طرح حضرت امیر شریعت کا سب سے بڑا تحریری سرمایہ خطوط کے جواب کی شکل میں ہے، جن میں بڑی تعداد تو اب محفوظ نہیں ہے، اور بہت سے ایسے مخلصین اور مریدین ہیں جو ان خطوط کو حرز جاں بنائے ہوئے ہیں، اور دنیا میں ذخیرۂ آخرت مانتے ہیں، جن کا حاصل کرنا سرمایۂ آخرت پر شب خوں مارنے کے برابر سمجھتے ہیں۔ اپنے مکاتیب پر سب سے پہلے حضرت امیر شریعتؒ نے کام شروع کیا، اور کتابت حدیث اور نسبت اور ذکر و شغل کی رسالہ کی شکل میں

طباعت ہوئی۔

خطوط کا دوسرا حصہ انہوں نے فتاویٰ کی شکل میں مرتب کیا تھا، جن خطوط میں دینی سوالات تھے، اس کا جواب انہوں نے خط کی شکل میں دیا، بعد میں ابتداء اور انتہاء کو حذف کر کے دو ضخیم مجموعے تیار کیے تھے، یہ دونوں پانچ سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل تھے، انہیں میں سے بعض کی اشاعت ہفت روزہ نقیب یا دوسرے جرائد میں ہوئی، رہن پر مبسوط مضمون بھی اس مجموعہ کا حصہ ہے، جو مولانا قاضی مجاہد الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ادارت میں شائع ہونے والے بحث و نظر میں شائع ہوا

فتاوے کے یہ دونوں ضخیم مجموعے محترم قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اشاعت کے لیے لے گئے، پھر نہ ان کی زندگی میں ان دونوں رجسٹر کو میں دیکھ سکا اور نہ قاضی صاحب کے انتقال کے بعد اس کا کوئی سراغ مل سکا۔

حضرت امیر شریعت کے انتقال کے بعد ہمارے محترم مولانا محمد قاسم مظفر پوری مدظلہ سابق صدر المدرسین مدرسہ رحمانیہ سپول وقاضی شریعت دربھنگہ نے مکاتیب کو جمع کیا، اور ترتیب دے کر ان کی اشاعت کا حق ادا کیا، مجموعہ کا نام مکاتیب رحمانی ہے، عمدہ طباعت، بہتر کاغذ، پختہ جلد کے ساتھ ۲۷۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب قارئین تک ۲۰۰۶ء میں پہونچی ہے، جس میں ۱۲۱ خطوط حضرت امیر شریعتؒ کے ہیں، یہ کتاب دار القضاء امارت شرعیہ، مدرسہ رحمانیہ سپول ضلع دربھنگہ نے اہتمام سے شائع کی ہے۔

اور اب میرے عزیز و مخلص مولانا نوید الاسلام رحمانی سلمہ اللہ نے حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ رحمانی نور اللہ مرقدہ کے خطوط کے جمع و ترتیب کا بیڑا اٹھایا ہے، اور ابھی ان کی مرتب کی ہوئی پہلی اور دوسری جلد میرے سامنے ہے، جن میں مولانا نوید نے آیات و احادیث کے حوالوں کے علاوہ مکتوب میں درج کتابوں، اشخاص اور مقامات کا تعارف بھی کرایا ہے، اور وہ اس کام میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں، ان کا ارادہ ہے کہ اسی نہج پر مکتوبات رحمانی کی ترتیب و اشاعت پانچ چھ جلدوں میں کی جائے۔

عزیزی مولانا نوید الاسلام رحمانی معہد ملت کے فاضل، خانقاہ رحمانی کے خوشہ چیں، کئی

مدارس میں تدریسی خدمت انجام دینے والے جواں سال عالم دین ہیں، اقبال سر (ماسٹر اقبال احمد رحمانی) کی عرفیت سے پہچانے جانیوالے بافیض استاذ کے لائق فرزند ہیں، اقبال سر والد ماجد حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں ہیں، ذاکر وشاغل اور تلاوت وعبادت میں وقت گذارنے والے۔

مولانا نوید الاسلام رحمانی سلمہ اللہ نے ہمت سے کام لیا، اور ملک بھر میں پھیلے ہوئے مکاتیب کو جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں، تین جلدیں مرتب کر چکے ہیں، چوتھی کی ترتیب وتحشیہ کا کام جاری ہے، اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ کو بلند اور عزائم کو تازہ رکھے، وہ قلمی اور علمی کاموں میں اللہ کی رضا کی خاطر لگے رہیں، اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے اسباب فراہم کرتا رہے، انہیں یکسو اور تازہ دم رکھے، اور ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے (آمین یارب العالمین)

محمد ولی رحمانی

۱/۵/۱۴ء

دہلی اور پٹنہ کے درمیان
سمپرن کرانتی اکسپریس میں

تقریظات

بسمہٖ تعالیٰ

(۱) نقوشِ دل پذیر

''مکتوباتِ رحمانی'' جلد اوّل باذوق قارئین کے ہاتھوں میں ہے، یہ امیر شریعت مجدد ملّت حضرت مولانا سیّد محمّد منت اللہ شاہ رحمانی نور اللہ مرقدہٗ کے خطوط کا مجموعہ ہے۔ حضرت امیر شریعتؒ نے احیائے دین واقامتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔ آپ کی دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپ نے تغیر منکرات، ردِّ بدعات وخرافات اور ملّت اسلامیہ کے بقاء واستحکام کے لیے تاحیات کوشش وجدّ وجہد فرمائی۔ وہ ایک بالغ نظر، عالم ربانی، کامیاب ملّی قائد، اور لاکھوں انسانوں کے پیر ومرشد تھے وبلاشبہ مسلمانانِ ہند کیلئے عطیہ ربّانی اور فیض سبحانی تھے۔ لاکھوں عقیدت مند آپ سے خط وکتابت کرتے تھے۔ روزانہ سینکڑوں خطوط موصول ہوتے تھے۔ آپ ہجوم کار اور کثرتِ مشاغل کے باوجود ہر خط کو توجّہ سے ملاحظہ فرماتے اور اُس کا جواب انتہائی اہتمام سے لکھواتے تھے۔ ان خطوط میں مفید مشورے مریدوں کو اوراد ووظائف کی تلقین، قومی وملّی معاملات میں رہنمائی۔ اطاعت خداوندی وسنّت نبوی کی پیروی کی تعلیم موجود ہے۔ یہ خطوط ہر خاص وعام کیلئے یکساں طور پر مفید اور نافع ہے۔

عزیزم مفتی نوید الاسلام ملّی رحمانی سلمہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی جانفشانی سے ان خطوط کو حاصل کیا ہے اور اُن کو سلیقے سے ترتیب دے کر کتابی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اللہ ربّ العزّت آں عزیز کی اس محنت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط: حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازھری
ناظم اعلیٰ وسرپرست معہد ملّت، مالیگاؤں
بتاریخ ۱۹/ اگست ۲۰۱۴ء

(۲)

تقریظ از: حضرت مولانا عبد السبحان صاحب رحمانی (مدظلہ العالی)
اُستاد جامعہ رحمانی

بسمہٖ تعالیٰ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت امیر شریعت مولانا سید منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے، جیسی یکسانیت آپ کے ظاہر و باطن کے حالات میں دیکھی وہ بہت کم کسی اور میں نظر آئی۔ عام طور پر ان کے ہمراہ قیام کا موقع ملتا۔ رات کے کسی حصّے میں اُنہیں دیکھیں تو مصلے بچھا ہے۔ کبھی نماز کی حالت میں ہے تو کبھی مراقبے میں۔ میں نے ہندوستان و بیرون ملک کے علماء کو دیکھا ہے۔ لیکن اپنی ذات تک حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ جیسا دینی مخلص اور وسیع قلب دوسرا نظر نہیں آتا۔ جس تحریک کو وہ چھوتے اُسے تقویت مل جاتی۔ اخلاص کا پیڑ ہوتا جو بڑھتا ہی چلا جاتا یہ آپ کا کمال اور آپ کی خصوصیت تھی۔ آپ کے بعد آپ کے خلف رشید مفکّر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی کا بھی یہی حال ہے اور یہ شعر صادق آتا ہے کہ ؎

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر وارثِ میراث پدر کیوں کر ہو

بزرگوں کے مکتوبات میں بنیادی چیز یہ ہوتی ہے کہ اُن کے حالات وکارنامے نئی نسل کے سامنے آتے ہیں۔اور اُنہیں مرتّب بھی اسی لئے کیا جاتا ہے تاکہ نئی نسل اُن کے افعال واقبال کو اپنے اندر پیدا کرے اور اپنے مستقبل کو تابناک بنائے۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ صحیح، صاف، ستھرے اور دینی وسیاسی جہت کی طرف ذہن کو لے جاتے ہیں اور آپ کے بعض خطوط تو اس قدر قیمتی ہیں کہ وہ بہت سی کتابوں پر بھاری ہیں۔

بندہ نے عزیزی مفتی محمد نوید اقبال رحمانی مدظلہ کی مرتّب کردہ کتاب ''مکتوباتِ رحمانی'' جلد اول کو ملاحظہ کیا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ اپنے آپ میں منفرد ہے اور موصوف کا یہ قدم مکمل اخلاص کا اُٹھایا ہے۔جو پڑھنے میں اثر رکھتا ہے۔اگر بارگاہِ ایزدی میں ایک حرف بھی قبول ہوجائے تو سمجھئے کہ کام بن گیا۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو مقبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور نئی نسل کیلئے اسے مشعل راہ بنائے۔

والسلام

عبدالسبحان رحمانی

بتاریخ ۱۰رمئی ۲۰۱۴ء

(۳)

کلماتِ طیبات: مفتی جنید الاسلام صاحب قاسمی

قطب زماں حضرت امیر شریعت مولانا سیّد منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اولیائے کبار میں سے تھے۔ جن کا فیض برِّ صغیر کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے آپ کی صحبت بابرکت میں یہ تاثیر رکھی تھی کہ محبّت خداوندی اور تربیت باطنی کی فکر ہوتی تھی۔ یہی خصوصیت آپ کے مکتوبات میں بھی ہے۔ آپ کے دنیا سے رحلت فرما کر جانے کے بعد ضرورت اس بات کی تھی کہ آپ کے مکتوبات کو نئی نسل کے سامنے لایا جائے۔ برادرِ عزیز مفتی محمّد نوید اقبال رحمانی نے حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ کے مکتوبات کو بہت ہی کاوش اور جدو جہد کے ساتھ عام فہم سادہ زبان اور دلچسپ انداز میں معتبر و مستند ماخذ سے مرتّب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جو انشاء اللہ مطالعہ کرنے والوں کیلئے اصلاح و تربیت کا ذریعہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو مقبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور موصوف کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

والسلام
مفتی جنید الاسلام قاسمی
بتاریخ ۲۰؍جون ۲۰۱۴ء

مکتوب بنام

محترم جناب قمر الہدیٰ صاحب

گرامی قدر جناب قمر الہدیٰ صاحب، حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے مجاز ہیں، بیعت و اصلاح کا تعلق حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے تھا، اپنے حالات سے حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کو برابر مطلع فرماتے تھے، موصوف کو ایک اشکال پیدا ہوا تھا کہ اصل مقصد حق تعالیٰ کے ساتھ ''نسبت'' پیدا کرنا ہے، اس لئے راہِ سلوک طے کرنے والوں کو ''نسبت'' کے حاصل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ذکر و شغل، مراقبہ و مجاہدہ، بالخصوص سلسلۂ نقشبندیہ کا مکمل نظامِ تعلیم و تربیت وغیرہ پر اس قدر وقت صرف کرنے اور اتنی زیادہ توجہ دینے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی پھر کیا وجہ ہے کہ بزرگانِ طریقت ''نسبت الی اللہ'' کے حصول پر اپنی کوشش صرف کرنے کے بجائے ''ذکر و شغل'' وغیرہ پر زیادہ توجہ دیتے ہیں؟

اپنے اس اشکال کا اظہار مکتوب اِلیہ نے بذریعہ خط حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے کیا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے پوری بشاشت و تفصیل سے مکتوب اِلیہ کو جواب دیا اس تفصیلی مکتوب کو قارئین کی نذر کیا جارہا ہے۔ مکتوب کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کی اہمیت و افادیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مکتوب ھذا پہلے ''نسبت اور ذکر و شغل'' کے نام سے ایک رسالہ کی شکل میں شائع ہو کر منظر عام پر بھی آچکا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خانقاہ رحمانی مونگیر

جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

عزیز مکرم جناب قمر الہدیٰ صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حق تعالیٰ ہمارا اور ساری کائنات کا خالق ہے۔ ہم معدوم تھے اس نے ہم کو وجود بخشا اور پھر قدم قدم پر ہماری ضروریات کو پورا کرنے کا مسلسل سامان کرتا رہتا ہے۔ وہ ہم پر مہربان ہے، محض اس کی رحمت سے ہمارا وجود باقی ہے، کوئی لمحہ اس کے احسان سے خالی نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے خالق و مربی سے مخلوق کو عشق و محبت کا تعلق ہونا چاہئے۔ کسی وقت بھی اس کی یاد، اس کے ذکر اور اس کے تصور سے غافل نہیں ہونا چاہئے، کہ سچے عاشق کی یہی پہچان ہے۔

اسی لیے صوفیائے کرامؒ کا مقصود حق تعالیٰ کا حضورِ دوام ہے کہ دل میں ہمیشہ اس کی یاد اور آنکھوں میں برابر اسی کا جلوہ رہے، ہمیں وہی چیز پسند ہو جو حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور ہم ان باتوں سے انتہائی نفرت کریں جن سے وہ راضی نہیں ہے۔ محبوب کا یہ حق ہے کہ انسان اپنی خواہش اور مرضیات محبوب کی مرضیات کے تابع کردے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان یہ کیفیت اپنے اندر کیوں کر پیدا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے اور بہت درست لکھا ہے کہ حق تعالیٰ تک پہنچنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے راستے اتنے ہی ہیں جس قدر دنیا بھر کے انسانوں کی سانسیں۔ یعنی وصول الی اللہ کی راہیں بے شمار ہیں۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک لاکھوں اور کروڑوں انسانوں نے حق تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت اور قرب و وصل کا مقام بے شمار طریقوں سے حاصل کیا ہے اور سچ پوچھئے تو یہ مقام جسے دوسرے لفظوں میں ولایت بھی کہہ سکتے ہیں محض فضل خداوندی اور عنایتِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیری ① رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج

① قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ ۳؍شعبان المعظم ۱۲۶۲ھ مطابق ۲۸؍جولائی ۱۸۴۶ء کو کانپور میں پیدا ہوئے، قرآن مجید اپنے چچا سید ظہور علیؒ سے پڑھا اور فارسی کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا سید عبدالواحد بلگرامیؒ سے، درسیات کی تکمیل حضرت مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھیؒ اور مفتی عنایت احمد کاکورویؒ سے کی۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

مرادآبادی① قدس سرہٗ کا ایک ملفوظ نقل فرماتے ہیں کہ:

''نیک بختی اور شے ہے اور ولایت اور چیز، ولایت محض عنایت خدا سے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت مولانا شاہ آفاقؒ ② کے پاس بیس بیس برس تک لوگ رہے اور حضرت فرماتے تھے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲۲؍سال کی عمر میں آپ نے پہلا نکاح کھتولی سے دو میل کے فاصلے پر محی الدین پور میں کیا جہاں آخر میں آپؒ کے اجداد منتقل ہو گئے تھے۔ ابتداءً سلسلۂ قادریہ کے ایک بزرگ حضرت مولانا شاہ کرامت علی قادریؒ کا دامن پکڑا، ان سے استفادہ کی مدت دس ماہ ہے، اسکے بعد اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے سرفراز کئے گئے، آپکا سلسلۂ نسب پچیسویں پشت میں حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ سے ملتا ہے، آپ کے دور میں عیسائیت وقادیانیت کی تبلیغ نے ہندوستان میں بہت زور پکڑا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے بڑی مستعدی اور فکرمندی سے ان فتنوں کا تعاقب کیا، ردعیسائیت وقادیانیت پر متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں اور ان فتنوں کا خاتمہ کیا۔ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں ہندوستان کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کو قائم فرمایا اور ناظم اول مقرر ہوئے، آپ کا شمار ہندوستان کے اکابر علماء وصوفیا میں ہوتا ہے، سلوک وارشاد، دعوت وتبلیغ کا کام بھی آپ نے بڑی جانفشانی سے انجام دیا۔ صوبہ بہار کی مشہور خانقاہ، خانقاہِ رحمانی (مونگیر) کے بانی آپؒ ہی ہیں۔ مصنف ''کمالات رحمانی'' نے آپ کے مریدین کی تعداد چار لاکھ بتائی ہے۔ آپ علیہ الرحمہ صاحب مکتوب امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت رحمانی علیہ الرحمہ کے والد بزرگوار اور عارف باللہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی رحمانی مدظلہ العالی کے دادا ہیں۔ ۶؍ربیع الاول سہ شنبہ ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۳؍ستمبر ۱۹۲۷ء کو ظہر کی نماز کے بعد وفات پائی اور بعد نماز مغرب خانقاہِ رحمانی کے مشرقی حصہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① چودھویں صدی ہجری کے مشہور ومقبول بزرگ، اویس زمانہ اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ ۱۲۰۸ھ کو سندیلہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد حضرت شاہ اہل اللہؒ، حضرت شاہ عبدالرحمٰن لکھنوی علیہ الرحمہ کے مرید تھے۔ حضرت کا نام حضرت شاہ صاحبؒ نے ہی رکھا۔ آپ کی عمر گیارہ بارہ سال کی ہوگی کہ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ رحلت فرما گئے، والدہ ماجدہ بڑی زاہدہ اور متوکل تھیں۔ لہٰذا آپ دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ شرح وقایہ مولوی نور صاحبؒ سے لکھنؤ میں آپ نے پڑھا۔ بعد ازاں دہلی کا سفر کیا اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ اسحٰق علیہ الرحمہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ سے بیعت وسلوک کا تعلق قائم کیا اور اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔ آپ کا شمار ہندوستان کے اکابر علماء وصوفیا میں ہوتا ہے، صاحب کشف وکرامات بزرگوں میں تھے۔ سنت رسولؐ اور شریعت کے حد درجہ پابند تھے۔ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ اور حضرت مولانا تجمل حسین صاحب بہاریؒ آپ کے اجل خلفاء میں ہیں۔ ۲۲؍ربیع الاول ۱۳۱۳ھ کو بعد نماز مغرب آپؒ نے وفات پائی اور گنج مرادآباد میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

② حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ ۱۱۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ صاحب کشف وکرامات بزرگوں میں تھے۔ شریعت کے پابند، متقی و صالح بزرگوں میں تھے۔ طویل عرصہ تک دعوت وتبلیغ، اصلاح نفس، بیعت وارشاد کی خدمت انجام دی۔ صاحب ''کمالات رحمانی'' نے آپ کے معمولات کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ ''آپ پچاس ہزار کلمہ پڑھتے تھے اور دس ہزار درود شریف اور دس سیپارہ قرآن شریف تہجد میں پڑھتے تھے۔ دس پارہ قرآن شریف اتنی دیر میں پڑھتے تھے جیسے کوئی ایک پارہ پڑھے۔ نقل ہے کہ پچھتر ہزار بار کلمہ طیبہ حبس دم کے ساتھ پڑھتے تھے اور ایک دم میں بارہ ہزار بار نفی واثبات فرماتے تھے۔'' آپ مرید وخلیفہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ علیہ الرحمہ کے تھے۔ اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ آپ کے اجل خلفاء میں ہیں، آپ کی وفات ماہ محرم ۱۲۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک محلہ مغلپورہ دہلی میں واقع ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

کہ ہم بہت چاہتے ہیں مگر کچھ نہیں ہوتا اور جس کو وہ چاہتا ہے ایک توجہ میں ہو جاتا ہے۔" (ارشاد رحمانی ①، ص ۳۴)

حق تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنی محبت سے سرفراز کرنے کے لیے کسی خاص طریقہ اور وسیلہ کا پابند نہیں۔ وہ جس بندے کو جس طرح چاہے بلالے۔ نہ اسے کوئی روکنے والا ہے اور نہ اس سے کوئی پوچھنے والا ہے۔ بزرگوں کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا اور اولیاء اللہ کے ملفوظات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عجب عجب طریقوں سے نافرمان اور سرکش انسان قرب و وصل کے اونچے سے اونچے مقام پر آن کی آن میں پہنچا ہے اور حق تعالیٰ کی عنایت جس بندے پر ہوگئی اسے اس طرح اوپر کھینچ لیا گیا کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ ②

① "ارشاد رحمانی" قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر لیکن اہم ترین تصنیف ہے جو سلوک و آدابِ طریقت کے موضوع پر ہے۔ کتاب کا سب سے بڑا اور بنیادی وصف یہ ہے کہ پڑھنے والے کا دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا اور اس کے قلب پر مصنف علیہ الرحمہ کے اخلاص وللہیت کا عکس پڑتا صاف نظر آتا ہے۔ یہ کتاب حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ کی وفات سے کئی سال قبل لکھی جا چکی تھی اور خود حضرت گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو پورا ملاحظہ کرنے کے بعد اس پر یہ عبارت تحریر فرمائی تھی "یا الٰہی ازیں رسالہ مومناں را نفع شود" حررہ فضل رحمٰن غفرلہ اللہ تعالیٰ ولا بآئہ وابنائہ ومریدیہ۔ کتاب دراصل حضرت مولانا گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ کے ملفوظات وارشادات پر مشتمل ہے لیکن اس میں خود مصنف علیہ الرحمہ کے ابتدائی حالات وکیفیات کا بھی ذکر ہے اور دوسرے متعدد فوائد ہیں۔ کتاب کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ اس کے تقریباً ۳۰؍ایڈیشن شائع ہوئے اور بکثرت لوگوں کو اس سے روحانی فائدہ ہوا۔ مولانا فضل رحمٰن علیہ الرحمہ کے حجرے کی طاق میں یہ کتاب برابر رہتی تھی۔ کتاب میں بڑے سہل انداز میں لطائف واذکار کا بھی بیان ہے۔ اس طور پر کہ عام آدمی کی طبیعت بھی اس سے متوحش نہیں ہوتی۔ حضرت گنج مرادآبادیؒ کے ارشادات وملفوظات کے بعد مصنف علیہ الرحمہ نے چند صفحات میں بہت اختصار، جامعیت اور وضاحت کے ساتھ سلوک وتزکیہ کے آداب اور اس راہ کی اولین شرائط ومطالبات بیان کئے ہیں، جن کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ ۱۲

② حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمہ ۲۶؍شعبان المعظم ۶۶۱ھ کو سلطان ناصر الدین محمود کے زمانہ میں بمقام منیر ضلع پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جد امجد حضرت امام محمد تاج فقیہ رحمۃ اللہ علیہ، بیت المقدس کے ایک محلہ "قدس خلیل" سے ۵۷۶ھ میں قصبہ منیر پٹنہ تشریف لائے اور راجہ سے جنگ کی اور منیر فتح کرلیا۔ امام محمد تاج فقیہ کے بڑے صاحبزادے شیخ اسرائیل کی اولاد میں حضرت مخدوم یحییٰ منیری علیہ الرحمہ سب سے بڑے تھے۔ ابتدائی تعلیم اس زمانے کے مروجہ نصاب کے مطابق گھر پر ہوئی۔ آپ کے استاذ حضرت علامہ اشرف الدین ابوتوامہ تھے جن سے آپ نے کلام پاک، تفسیر، حدیث، فقہ، علم کلام وغیرہ کی تکمیل کی اور مکمل ۲۲؍سال اپنے استاذ کی خدمت میں گذارے۔ بعد ازاں اپنے استاذ کی دختر نیک اختر سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اصلاحِ نفس اور بیعت وارشاد کا تعلق حضرت نجیب الدین فردوسی علیہ الرحمہ سے قائم کیا اور اجازت وخلافت سے سرفراز کئے گئے۔ شیخ کی مجلس سے رخصت ہونے کے بعد تقریباً چالیس سال جنگلات میں گذار دیئے اور یادِ الٰہی میں مشغول رہے، پھر بہار شریف میں (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

نے مکتوبات صدی ① میں ایک واقعہ ② لکھا ہے کہ "اللہ کا ایک نافرمان بندہ صبح کے وقت دریا میں نہار ہا تھا اور اپنے زنار یعنی جنیئو کو ماج (صاف کر) رہا تھا کہ نہ معلوم اس نے کیا آواز سنی کہ دفعتہً وہ دریا ہی سے "این اللہ" (اللہ کہاں ہے؟) کا نعرہ لگاتا ہوا نکلا، وہ بھاگا جار ہا ہے اور اس کی زبان پر یہی نعرہ ہے کہ "خدا کہاں ہے؟" جنیئو کے ماجنے کی آواز نے نہ معلوم کیوں کر اس کے دل میں خدا کی طلب اور اس کے ساتھ عشق ومحبت کی آگ سلگا دی۔ اب نہ اسے کھانے پینے سے مطلب ہے نہ کسی اور چیز سے سروکار بھاگتا جار ہا ہے اور یہی کہتا ہے کہ "خدا کہاں ہے؟" دوسری طرف ایک پہاڑی پر سات اوتاد ③ اور کچھ نجباء اور اخیار جمع ہیں اور اپنے مرشد جو قطب تھے، ان کا جنازہ تیار کر کے منتظر کھڑے ہیں۔ یہ "خدا کہاں ہے؟" کا نعرہ لگانے والا اس پہاڑی پر پہونچا۔ اسے روکا گیا، اوتادوں میں سے کسی ایک نے کہا کہ "آپ نہائیں، کپڑے بدلیں اور جنازہ کی نماز پڑھائیں" اور وجہ یہ بتلائی کہ "ہم اوتاد ہیں، ساری دنیا کا نظام ہمیں لوگوں کے ذریعہ حق تعالیٰ انجام دلاتا ہے۔ اور یہ جن کا جنازہ رکھا ہوا ہے ہمارے مرشد اور قطب ہیں، انھوں نے انتقال سے پہلے وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ تیار رکھنا۔ اُتر کی سمت سے ایک شخص نعرہ لگاتا ہوا آئے گا کہ "خدا کہاں ہے؟" وہی میرے جنازے کی نماز پڑھائے گا اور وہی میرے بجائے تمہارا قطب ہوگا۔"
دیکھئے اللہ کا ایک نافرمان بندہ جو ایمان سے بھی محروم تھا حق تعالیٰ نے اسے اپنے قرب ووصل کا مقام دینا چاہا تو کس طرح دیا، اور وہ تھوڑے سے وقفہ میں کہاں سے کہاں پہونچا، اس لیے میں نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اقامت اختیار کی اور درس وتدریس، رشد وہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ ۶؍شوال بروز جمعرات ۷۸۲ھ میں وفات پائی۔ حضرت مولانا اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین عمل میں آئی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① مکتوبات صدی سلطان المحققین مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمہ کے مکتوبات کا مجموعہ ہے جو دو حصوں پر منقسم ہے۔ حصہ اول چالیس اور حصہ دوم ساٹھ مکتوبات پر مشتمل ہے۔ حصہ اول کا ترجمہ حضرت سید شاہ نجم الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اور حصہ دوم کا ترجمہ حضرت سید شاہ محمد الیاس صاحب بہاری علیہ الرحمہ نے کیا۔ مکتوبات صدی کے مرتب پروفیسر ڈاکٹر سید شاہ محمد نعیم ندوی علیہ الرحمہ ہیں۔ مکتوبات کی اہمیت وافادیت کا اندازہ مطالعہ سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ حصہ اول توحید، توبہ، طلب پیر، اہلیت شیخ، ارادت، ولایت، کرامت وغیرہ کے بیان میں ہے اور حصہ دوم معرفت، محبت، تقویٰ، صدق، سعادت وشقاوت وغیرہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ الحمد للہ مکتوبات مطبوع شکل میں موجود ہے اور کتب خانوں پر دستیاب ہے۔ ۱۲

② یہ واقعہ مکتوبات صدی حصہ اول، مکتوب نمبر ا، ص ۵۸ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

③ اوتاد، نجباء، اخیاء اولیاء اللہ کی اقسام ہیں۔ ۱۲

عرض کیا کہ حق تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے بے شمار ہیں، خدا تعالیٰ جس کو جس طرح چاہیں بلالیں۔ لیکن ان میں تین طریقے اب تک ہزاروں انسانوں کے تجربہ میں آچکے ہیں، ان راستوں پر چل کر لاکھوں نے حق تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی محبت حاصل کی ہے۔ ایک تفکر اور تدبر فی القرآن، دوسرا تصحیح نماز اور احکامِ شریعت بالخصوص سنت پر مخلصانہ عمل۔ اور تیسرا ذکر و شغل اور صوفیائے کرام کے بتائے ہوئے طریقوں پر مراقبے۔

متقدمین اولیاء اللہ نے اپنے کشف صحیح اور رویائے صادقہ سے مختلف سلاسل کے طریقۂ تعلیم کو حاصل کیا اور اس پر اپنے شاگردوں اور مسترشدین سے عمل کرایا ہے جس میں ہزار ہا انسان کامیاب رہے۔ یہ تقریباً اسی طرح ہے جس طرح علم ظاہر کا حصول تو بہت سے طریقوں سے ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے لیکن علمائے راسخین نے خاص خاص کتابوں پر مشتمل نصاب تیار کیا ہے، جس نصاب کو پڑھ کر بے شمار حضرات کامیاب ہوچکے ہیں اور یہ نصاب علم ظاہر کے حصول کے لئے ایک منجھا ہوا طریقہ بن گیا ہے۔ کم وبیش اسی طرح کبار صوفیائے کرامؒ نے انسان کی صلاحیتوں اور اس کے مزاج کو سامنے رکھ کر ذکر و شغل اور مراقبات کے طریقے منتخب کئے ہیں۔

اذکار و اشغال کا بڑا حصہ وہ ہے جن کا ذکر قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں موجود ہے اور اصولاً یہ تمام چیزیں قرآن وحدیث سے ہی ثابت اور مستنبط ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ''حضور دوام اور قرب الٰہی'' کے حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہی ہے جو صوفیائے کرامؒ نے بتلایا ہے بلکہ یہ بھی ایک طریقہ ہے لیکن یہ منجھا ہوا طریقہ ایک ایسا راستہ ہے جس پر سیکڑوں برس سے لاکھوں انسان چلتے آ رہے ہیں اور ہزار ہا ہزار نے چل کر کامیابی حاصل کی ہے۔ راستے اور بھی ہیں لیکن شاہراہ یہی ہے۔

صوفیائے کرامؒ کے طریقہ کی بنیاد صدق دل سے توبہ کرنے اور کبائر سے اجتناب اور صغائر پر اصرار نہ کرنے کا عزم کرلینے کے بعد دو چیزوں پر ہے: (۱) ذکر اسمِ ذات (۲) ذکر نفی و اثبات

(۱) اللہ، اللہ کے ذکر کو ''ذکر اسم ذات'' کہتے ہیں۔ حق تعالیٰ جو متجمع صفات کمالیہ ہے اس کے تمام نام جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں آئے ہیں، ننانوے ہیں۔ ایک کے سوا بقیہ سارے نام اسمائے صفات ہیں ان میں سے ہر ایک نام حق تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً ''ستّار'' بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے جس کے معنیٰ ''پردہ ڈالنے والے یا چھپانے والے'' کے ہیں۔ حق تعالیٰ اس

عالم میں ہمارے عیوب اور گناہوں پر پردہ رکھے گا اس لئے اس نے اپنا ایک نام ستار بھی تجویز کیا ہے لیکن ستار کہنے سے حق تعالیٰ کی ذات اور اس کی تمام صفات کا استحضار نہیں ہوتا، یہ صرف لفظ ''اللہ'' ہی کی شان ہے کہ جب اس لفظ کو استعمال کیجئے تو حق تعالیٰ کی ذات اپنی تمام صفات کے ساتھ مستحضر ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی ① علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اللہ کا ترجمہ ہندی میں ''من موہن'' ہے۔ اللہ کو وَلَہَ یَلَہُ سے مشتق کہتے ہیں۔ ''من'' کہتے ہیں دل کو ''موہن'' موہنے والا۔

عاشق کی نگاہوں میں محبوب کے اندر بہت ساری خوبیاں ہوتی ہیں لیکن وہ کسی ایک خوبی کا نام لئے بغیر اسے محبوب کہتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ مستجمع صفات کمالیہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ صوفیاء خدا کے کسی اسم صفت کے بجائے لفظ ''اللہ'' کی رٹ لگانے کو کہتے ہیں کہ اس نام کے ذریعہ اس کی ذات اس کی تمام صفات کے ساتھ مستحضر ہوتی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ② ''جن لوگوں نے (دل سے) اقرار کرلیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر (اس پر) مستقیم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو، اور نہ رنج کرو، اور تم جنت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۲) ذکر نفی و اثبات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ذکر کا نام ہے۔ اللہ کو یاد کرنے کے طریقے تو بے شمار ہیں، لیکن اللہ کی یاد میں اس کلمہ کا مقام بہت اونچا ہے، اس کے پہلے حصہ میں ہر چیز کی معبودیت سے انکار کیا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اثبات ہے۔ اسی لئے اس ذکر کا نام ذکر نفی و اثبات ہے۔ اس ذکر کے ذریعہ دل کی برائیاں اور اس کی مذموم صفتیں دور ہوتی ہیں، اس لئے صوفیاء نے ذکر کے بنیادی طریقوں میں ''ذکر نفی و اثبات'' کو خصوصی جگہ دی ہے۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' ③ اللہ کو یاد کرنے کے طریقوں میں سب سے

---

① حضرت علیہ الرحمہ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ② سورۂ حٰمٓ سجدہ پارہ نمبر ۲۴، رکوع نمبر ۱۸-۱۲

③ پوری حدیث شریف اس طرح ہے: عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ وافضل الدعآء الحمدللہ رواہ الترمذی وابن ماجہ (مشکوٰۃ شریف باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر، الفصل الثانی، ص ۲۰۱، ط۔ یاسر ندیم اینڈ کمپنی، دیوبند، یوپی)

افضل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر ہے۔

ذکر کے یہ دونوں بنیادی طریقے جیسا کہ معلوم ہوا قرآن اور احادیث ہی سے ماخوذ ہیں، لیکن ان کی تفصیل صوفیاء نے اپنے کشف صحیح سے معلوم کی ہے اور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر کے ان طریقوں کی رہنمائی خود انبیاء علیہم السلام نے بھی فرمائی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ① علیہ الرحمہ نے لکھا ہے: و تادب سید الوالد ② ایضاً

---

① محدث اعظم، مفسر قرآن، اصول تفسیر اور اسرار شریعت کے موجد و مدوّن، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت مغل بادشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کی وفات سے چار سال قبل ۱۴ ارشوال ۱۱۱۴ھ بدھ کے دن ''پھلت''، ضلع مظفر نگر (یو پی) میں ہوئی۔ اسم گرامی ''ولی اللہ قطب الدین احمد'' ہے اور تاریخی نام ''عظیم الدین'' ہے کنیت ''ابوعبدالعزیز'' اور ''ابوالفیاض'' ہے۔ سلسلۂ نسب والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیمؒ کی طرف سے حضرت عمر فاروقؓ تک اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ تعلیم کی ابتداء پانچ سال کی عمر میں کی اور پندرہ سال کی عمر میں تمام درسی علوم سے فارغ ہو کر درس و تدریس کا آغاز کیا۔ اکثر و بیشتر کتابیں اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ ہی سے پڑھیں۔ بعمر تیس سال ۱۵ / ذیقعدہ ۱۱۴۳ھ کو مکہ مکرمہ پہنچے اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ تشریف لا کر شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی علیہ الرحمہ سے بخاری شریف کی سماعت فرمائی اور صحاح ستہ کے علاوہ ''موطا امام مالک'' ''مسند دارمی'' اور امام محمد علیہ الرحمہ کی ''کتاب الآثار'' کے اطراف ان کے سامنے پڑھے اور بقیہ کتابوں کی ان سے اجازت حاصل کی، پھر دوسرے حج کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے اور شیخ وفد اللہ مالکی مکیؒ سے ''موطا امام مالک'' پڑھی اور شیخ تاج الدین حنفی قلعی مکیؒ کے درسِ بخاری میں چند دن شریک ہوئے، پھر دہلی پہنچ کر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور مکمل تیس سال تک تصنیف و تدریس کی خدمت انجام دی، پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد ماجدؒ سے بیعت ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں اجازت و خلافت سے سرفراز کئے گئے، پوری زندگی اصلاح نفس، دعوت و تبلیغ اور خدمت خلق و اشاعت دین میں گذاری۔ معرکۃ الآراء کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں چند مشہور تصانیف یہ ہیں۔ ''فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن'' ''الفوز الکبیر فی اصول التفسیر'' ''حجۃ اللہ البالغۃ'' ''تاویل الاحادیث'' وغیرہ۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ، حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ اور حضرت شاہ عبدالغنی صاحبؒ آپ کے گرامی قدر صاحبزادوں میں سے ہیں۔ ۲۹ / محرم الحرام ۱۱۷۶ھ مطابق ۲۰ / اگست ۱۷۶۲ء کو آپ نے وفات پائی اور اپنے والد ماجدؒ کے مزار سے متصل دہلی کے مشہور قبرستان ''منہدیان'' میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ مراد ہیں۔ آپ فقہ حنفی کے جید عالم اور دہلی کے بڑے مشائخ صوفیا میں سے تھے۔ معقولات کے ماہر اور علامہ میر زاہد ہروی علیہ الرحمہ کے اجل تلامذہ میں تھے۔ بچپن ہی سے سنتوں کا اہتمام اور دنیا کی دولت و عزت سے نفرت اور آخرت کی فکر کرنے والے صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے پندرہ سال کی عمر میں آپ سے بیعت کی اور سلسلۂ نقشبندیہ کے اوراد و اشغال میں لگ کر سترہ سال کی عمر میں آپؒ ہی سے اجازت و خلافت پائی۔ آپؒ نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس، خدمت خلق، دعوت و تبلیغ اور بیعت و ارشاد میں گذار دی اور اپنے پیچھے اپنے لائق صاحبزادہ کو مسند درس و ارشاد کیلئے چھوڑا، جن کی خدمات کا ہر کسی نے اعتراف کیا۔ ۱۱۳۱ھ میں آپ نے وفات پائی اور دہلی کے قبرستان ''منہدیان'' میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

بحسب الباطن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذالک انہ رآہ فی مبشرہ فبایعہ وعلمہ النفی والاثبات وایضاً من زکریا ① النبی علیہ السلام فانہ علمہ اسم الذات ② (القول الجمیل فی سواء السبیل ③، فصل ۱۱) میرے والد بزرگوار نے باطنی طریقہ پر جناب رسول اللہ ﷺ سے ادب حاصل کیا اور یہ اس طرح کہ خواب میں زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے میرے والد کو بیعت فرمایا اور نفی واثبات کی تعلیم دی اور ایسے ہی حضرت زکریا علیہ السلام نے اسم ذات کی تعلیم دی۔

بہرحال ان اذکار کی اصل قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ اور ان کی تفصیلات اولیاء اللہ نے اپنے کشف صحیح سے انبیاء علیہم السلام کی رہنمائی میں مرتب فرمائی ہیں۔

ذکر اسم ذات اور ذکر نفی واثبات کا پہلا محل اور مورد انسان کا دل ہے یعنی یہ اذکار کثرت سے کیے جائیں اور قلب کو اس ذکر کی طرف اس قدر متوجہ رکھا جائے کہ قلب کا حال بن جائے اور جب بھی ذاکر اپنے قلب کی طرف متوجہ ہو تو قلب کو ذاکر پائے۔

اذکار کا دوسرا محل روح، پھر سر ④ خفی، اخفی اور نفس ہے۔ لیکن قلب کو سب سے زیادہ

---

① حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ نبی اور بنی اسرائیل کے ہادی ورہنما تھے۔ آپ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا تھا۔ گذر بسر کے لئے نجاری (ستاری، بڑھئی) کا پیشہ اختیار فرمایا تھا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کی کفالت وتربیت کا شرف بھی ان کو حاصل تھا۔ آپ علیہ السلام بوڑھے ہو گئے لیکن ان کو کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان کے خاندان میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا جو ان کے بعد بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کی خدمت انجام دے سکے، اس لئے آپ علیہ السلام ہمیشہ متفکر رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب آپ علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم پھل دیکھے اور جب آپ علیہ السلام کو یہ معلوم ہوا کہ یہ خدا کی جانب سے ہے تو آپ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی آپ کی دعا کو شرفِ قبول حاصل ہوا اور بڑھاپے کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے جلیل القدر پیغمبر حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا فرزند عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی آپ علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② مذکورہ عبارت "القول الجمیل مع شرح شفاء العلیل" مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے ص ۲۰۲ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ۱۲

③ "القول الجمیل" حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی تصوف وسلوک پر نہایت جامع اور معرکۃ الآراء تصنیف ہے، جو گیارہ فصلوں پر منقسم ہے، جس میں شرائط مرشد ومرید، مراقبۂ فنا، طریقۂ ذکر نفی واثبات، اشغال قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ، مجددیہ، طریقۂ پاس انفاس، طریقۂ تصرف قلوب وغیرہ پر بڑی اطمینان بخش اور جامع روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب مکتوب ومطبوع شکل میں موجود ہے اور کتب خانوں پر بھی دستیاب ہے۔ ۱۲

④ لطیفۂ قلب، سر، خفی، اخفی وغیرہ کی تفصیلات "کمالات رحمانی" ص ۱۳۴ پر اور قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "ارشاد رحمانی" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ۱۲

اہمیت حاصل ہے۔ خود جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی اصلاحِ باطن کے لیے قلب کی اصلاح کو مرکزی نقطہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوا: الا ان فی الجسد لمُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ① بدن میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ اگر وہ صلاح پذیر ہو جائے تو پورا جسم صالح ہو جاتا ہے، اور اگر وہ فاسد ہو جائے تو سارا جسم فاسد ہو جاتا ہے یاد رکھو وہ لوتھڑا قلب ہے۔ حضرت مونگیری ② رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ: ”حضرت قبلہ ③ کو اس طرح دیکھا گیا کہ اول تو لطیفۂ قلب پر زیادہ زور دیتے ہیں اور اسی کی مشق باصرار فرماتے ہیں۔“ ایک مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: ”اس زمانے کے لوگ تمام لطیفے طے کرتے ہیں۔ پہلے زمانے میں فقط لطیفۂ قلب کی سیر میں بدرجہا دن سے زائد ہو جاتے تھے۔“ ایک مرتبہ یوں ارشاد ہوا کہ: ”اگلے بزرگ جیسے حضرت نظام الدین ④ اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی ⑤ قدس سرہما فقط ذکر قلبی کرتے تھے مگر خلوص کی وجہ سے یہ مرتبہ تھا۔“ (ارشادِ رحمانی) ⑥

---

① مکمل حدیث شریف اس طرح ہے، عن نعمان بن بشير يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير من الناس فمن اتقى المشبهات إستبرألدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات كراع يرعىٰ حول الحمىٰ يوشک ان يواقعه الا وان لكل مَلِک حمى الا ان حمى الله في ارضه محارمه الا وانّ في الجسد مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (بخاری شریف جلد اول، باب فضل من استبرألدینہ، ص ۱۳، مکتبہ رشیدیہ، سہارنپور، یوپی)-۱۲

② قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

③ مراد اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ ہیں۔ تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

④ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپ کا آبائی وطن بخارا ہے۔ ۶۳۶ھ میں بدایوں میں پیدا ہوئے، پانچ سال کی عمر میں والد ماجد علیہ الرحمہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والدہ نے آپ کی نگہداشت و تربیت فرمائی۔ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد علوم باطنی کے حصول کے لیے حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ دعوت دین، بیعت و ارشاد، خدمت خلق کو زندگی کا مقصد بنالیا۔ عہد علائی کے آخری چند سالوں میں شراب، فسق و فجور اور اس جیسی دیگر برائیاں بہت عام تھیں۔ آپ کی جہد مسلسل سے ان برائیوں کا خاتمہ ہوا اور اکثر مسلمان عبادت، تصوف اور زہد کی طرف مائل ہوئے۔ آپ کی خانقاہ میں اس قدر لوگ آتے تھے کہ بادشاہ کے دربار میں بھی اتنی بھیڑ نہ ہوتی تھی، بادشاہوں سے میل جول اور ملاقات آپؒ کو بالکل پسند نہ تھی، ایک مرتبہ سلطان علاؤ الدین خلجی نے ملاقات کے لیے بہت اصرار کیا تو فرمایا کہ فقیر کے یہاں دو دروازے ہیں، اگر بادشاہ ایک دروازے سے آئے گا تو فقیر دوسرے دروازے سے نکل جائے گا، انتقال سے چالیس دن پہلے کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا تھا۔ ہر وقت روتے رہتے۔ ۷۲۵ھ میں آپؒ نے رحلت فرمائی۔ نظام الدین دہلی میں بنگلہ والی مسجد سے کچھ دوری کے فاصلہ پر آپ سپرد خاک ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲ (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

اکابر نقشبندیہ کے نزدیک قلب، روح، سر، خفی، اخفی یہ پانچ چیزیں عالم خلق کی ہیں۔ عالم امر لطیف اور نورانی ہے اور عالم خلق کثیف اور ظلماتی ہے، حق تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے عالم امر کی لطیف اور نورانی چیزوں کو انسان کے لئے ظلماتی قالب میں مقید کر دیا ہے۔ ذکر وفکر کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ان لطائف خمسہ نورانی کو اپنی اصل کی طرف متوجہ کیا جائے اور انھیں اپنے تجرد اور قرب الٰہی کی لذت سے آشنا کیا جائے۔ ان لطائف خمسہ نورانی کے ذاکر ہو جانے کے بعد لطیفۂ نفس کی سیر کی جاتی ہے یعنی اسے اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

آخر میں ذکر کا محل لطائف اربعہ عناصر ہوتے ہیں جسے نقشبندیوں کی اصطلاح میں ''سلطان الاذکار'' کہتے ہیں۔ قلب ہو یا روح، انسان کے مجموعہ کا ایک جزو ہے۔ ان کا ذاکر ہونا ایک جزو کا ذاکر ہونا ہے، خواہ اس ذکر کے اثرات دوسرے انسانی اعضاء پر بھی پڑتے ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ کے ذکر کا بیان جس اہمیت سے ہوا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذاکر کی جو کیفیت بیان فرمائی ہے اس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ انسان کا ہر جزو ہر وقت ذاکر رہے۔

قرآن میں ارشاد ہوا: فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ① ''تم اللہ کی یاد میں لگ جاؤ، کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا: فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ② ''تم حق

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ⑤ سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ علاقہ اودھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا خراسان سے آکر لاہور میں مقیم ہوئے جہاں آپکے والد ماجد شیخ محمد یحییٰ پیدا ہوئے بعد ازاں آپؒ کے والد لاہور سے نقل سکونت کر کے اودھ چلے آئے۔ آپؒ نو برس کے تھے کہ والد ماجد علیہ الرحمہ رحلت فرما گئے۔ والدہ مرحومہ نے اعلیٰ درجے کی تعلیم دی۔ پچیس برس کی عمر میں آپ علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے اور بے حد ریاضت ومجاہدہ کیا۔ ۴۳ سال کی عمر میں دہلی تشریف لائے اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاءؒ سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور اجازت وخلافت سے سرفراز کئے گئے۔ وقتاً فوقتاً اعزہ واقارب کی ملاقات کے لیے آپ وطن بھی جاتے رہے۔ حضرت سلطان المشائخ کی وفات کے بعد آپ ہی ان کے جانشین بنے۔ سلطان محمد بن تغلق نے آپ پر بڑی پابندیاں عائد کیں لیکن آپ صبر واستقلال کے ساتھ خلق خدا کی صلاح وفلاح اور رشد وہدایت کے کاموں میں مشغول رہے اور ان عظیم کاموں میں اپنے مرشد سے پیچھے نہ رہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ، حضرت مولانا احمد تھانیسریؒ، قاضی عبد المقتدر دہلویؒ، شیخ الاسلام شیخ سراج الدینؒ اور مولانا خواجگیؒ آپ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ ۷۵۷ھ مطابق ۱۳۵۶ء کو آپؒ نے وفات پائی اور دہلی میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

⑥ ارشاد رحمانی کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

① سورہ نساء، پارہ نمبر ۵، رکوع نمبر ۱۲، آیت نمبر ۱۰۳۔ ۱۲ ② سورۂ بقرہ، پارہ نمبر ۲، رکوع نمبر ۹، آیت نمبر ۲۰۰۔ ۱۲

تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے آباء (واجداد) کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ یہ ذکر اس سے بدرجہا بڑھ کر ہو۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذکروا اللہ حتی یقال لکم مجنون ① "اللہ کو اتنا یاد کرو کہ لوگ تمھیں مجنون کہنے لگیں۔"

بدن انسانی کی ترکیب انھیں اربعہ عناصر آب، آتش، خاک، باد سے ہوئی ہے۔ یہ چاروں عناصر انسان کے پورے جسم اور اس کے سارے اجزاء میں موجود ہیں اس لیے آخر میں لطائف اربعہ عناصر کی سیر کی جاتی ہے یعنی انھیں خدا کی یاد کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے اور ذاکر یہ تصور کرتا ہے کہ ہمارا پورا جسم اور جسم کا ہر ہر رونگٹا، اللہ اللہ کر رہا ہے۔ صاحب ② ارشادِ رحمانی تحریر فرماتے ہیں:

"جب قلب ذاکر ہو جائے تو اسی طرح لطیفہ روح کی طرف متوجہ ہو اور دھیان کرے کہ روح سے اللہ، اللہ نکلتا ہے اور اس ذاتِ پاک کے خیال میں محو ہو جائے۔ جب یہ لطیفہ بھی جاری ہو جائے یعنی بے تکلف اور بغیر خیال کے اس سے ذکر جاری رہے اور جب اس کی طرف دھیان کرے تو اسے ذاکر پائے تو لطیفۂ سِرّ کی طرف متوجہ ہو اور اسی طرح ذکر کرے۔ جب لطائف اربعہ عناصر پر نوبت پہنچے تو خیال کرے کہ تمام اعضاء بلکہ ہر بُن مو سے اللہ اللہ نکلتا ہے۔ حضرات نقشبندیہ کی اصطلاح میں اسے "سلطان الاذکار" کہتے ہیں۔ ③

"سلطان الاذکار" اکابر نقشبندیہ کی تعلیم کا اہم ترین حصہ، ذکر کا آخری مرحلہ اور انتہائی منزل ہے اور سلطان الاذکار کے ذریعہ ذکر سے متعلق حق تعالیٰ کا مطالبہ پورا ہوتا ہے اور ذاکر کی وہ کیفیت سامنے آتی ہے جس کی نشان دہی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارشادِ مبارک میں فرمائی ہے اور سلطان الاذکار کے بعد مراقبات شروع ہوتے ہیں۔

میں نے پہلے لکھا ہے کہ ان سارے اذکار و اشغال کا مقصود "وصول الی اللہ" اور "حضورِ

---

① اسی کے مشابہ ایک حدیث اس طرح ہے۔ عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون رواہ احمد و ابو یعلی و ابن حبان والحاکم فی صحیحہ (فضائل ذکر از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ ص ۳۳۸)۔ ۱۲

② قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ مراد ہیں۔ ۱۲ ③ "ارشاد رحمانی"، صفحہ ۱۴۔ ۱۲

دوام“ ہے جو سلطان الاذکار سے زیادہ بہتر طریقہ پر حاصل ہوتا ہے۔ اسی ذکر و شغل کے ذریعہ بندہ کو حق تعالیٰ کے ساتھ نسبت بھی پیدا ہوتی ہے، یوں تو توبہ کرنے کے بعد صدق دل سے کلمہ پڑھتے ہی بندہ کو اپنے خدا کے ساتھ ایک رابطہ اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے اسے بھی نسبت کہہ سکتے ہیں اب جیسے جیسے یہ رابطہ اور تعلق بڑھتا جائے گا، نسبت قوی ہوتی جائے گی۔ لیکن عام طور پر ذکر و شغل کے بغیر ”نسبت کی قوت“ حاصل نہیں ہوا کرتی۔ ذکر و شغل کی کثرت سے جب انسان ایسے مقام پر پہنچے جہاں بندے کی طرف سے اطاعت اور بندگی مدام ہو، اور حق تعالیٰ کی طرف سے قبولیت دوام ہو تو ایسے شخص کو صوفیاء کی اصطلاح میں صاحب نسبت کہتے ہیں۔ یعنی بندہ ہمہ وقت اطاعت پر کمر بستہ ہے اور حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بندہ کی ہر اطاعت کو قبول فرماتا رہتا ہے۔ جس میں یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں گی وہ ”صاحب نسبت“ کہلائے گا۔

صاحب نسبت ہونا کوئی مذاق نہیں ہے۔ عام طور سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہی شان تھی، انھوں نے کبھی اطاعت سے منہ نہیں موڑا اور حق تعالیٰ نے ان کی کسی بندگی کو قبول کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ وہ اللہ کو دوست رکھتے تھے، اللہ ان کا دوست رکھتا تھا۔ اسی لیے قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ① ”اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

؎ الفت کا جب مزا ہے کہ دونوں ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

اولیاء اللہ بھی صاحب نسبت گذرے ہیں اور اس وقت بھی کچھ ہوں گے مگر یہ خیال رہے کہ انسان کو یہ مقام بھی عام طور پر ذکر و شغل ہی کے ذریعہ ملتا ہے۔ اب اتفاقاً کسی کو کچھ کیے بغیر مل جائے، یا کسی اور ذریعہ سے مل جائے تو یہ ایک اتفاقی بات ہوگی۔ عام صورت حال یہی ہے کہ ہزاروں انسان ذکر و شغل میں رہتے ہیں ان میں سے چند صاحب نسبت بھی ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن ② علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حضرت شاہ مینا ③ علیہ الرحمہ لکھنؤ میں بڑے

---

① سورہ انعام، پارہ نمبر ۷، رکوع نمبر ۶، اس سورت کے علاوہ قرآن مجید کی مختلف سورتوں میں بھی یہ آیت مذکور ہے۔ ۱۲

② حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی علیہ الرحمہ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

③ حضرت شاہ مینا علیہ الرحمہ نیک و صالح، متقی، شریعت کے پابند اور صاحب فضل و کمال بزرگ تھے، لکھنؤ (یوپی) میں مدفون ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

عالی نسبت تھے۔ میں مزار پر جایا کرتا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ عرش سے لے کر مزار تک انوار کا ہجوم ہے، پھر فرمایا کہ ایک پیر جلیلو ن ہیں، لکھنؤ میں ان کی نسبت ان سے بھی عالی ہے۔ ①

حضرت گنج مراد آبادی علیہ الرحمہ کی مجلس میں ایک دفعہ مولوی نور صاحب اور مولوی انوار صاحب لکھنوی اور شاہ عبد العزیز ② صاحب اور شاہ عبد القادر ③ صاحب دہلوی رحمہم اللہ کا ذکر آیا۔ کسی کے بارے میں ارشاد ہوا کہ صلحائے وقت میں سے تھے، کسی کے بارے میں فرمایا کہ ذاکر شاغل تھے، مگر شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ کے متعلق ارشاد ہوا کہ "ہاں شاہ عبد القادر صاحبؒ البتہ صاحب نسبت تھے، کچھ صاحب نسبت ہونا ٹھٹھے کی بات ہے؟" ④ حضرت مولانا مونگیری علیہ الرحمہ نے عرض

---

① "ارشاد رحمانی" ص ۳۵۔ ۱۲

② حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ، حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے جلیل القدر فرزند اپنے دور کے اہل علم وفضل کے سرتاج و رہنما اور تحریک اصلاح و جہاد کے بانی و سرپرست تھے۔ ۲۵ / رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ مطابق ۳۰ / ستمبر کو پیدا ہوئے۔ تاریخی نام "غلام حلیم" تھا۔ اپنے عظیم المرتبت والد اور شاہ محمد عاشق پھلتیؒ، شاہ نور اللہ بڈھانویؒ اور خواجہ محمد امین کشمیریؒ جیسے اساطین علم وفضل سے پندرہ سال کی عمر میں جملہ علوم وفنون حاصل کر لیا اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ سولہ برس کی عمر تھی کہ والد ماجد علیہ الرحمہ داغِ مفارقت دے گئے۔ آپ علیہ الرحمہ ان کے جانشین منتخب ہوئے اور ان کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کی۔ زندگی کے تمام شعبوں میں آپ کی خدمات بے نظیر اور کارنامے عدیم المثال ہیں۔ اشاعت وتبلیغ قرآن، ترویج واشاعت حدیث، تحریک جہاد کا احیاء، جدو جہد آزادی کا آغاز وغیرہ آپ کے کارناموں کے جلی عنوانات ہیں۔ ۷ / شوال ۱۲۳۹ھ کو آپ علیہ الرحمہ نے وفات پائی اور منہدیان دہلی میں مدفون ہوئے۔ آپ کے تلامذہ کا حلقہ اتنا وسیع تھا کہ ہندوستان میں کوئی ایسا علمی حلقہ نہیں تھا جس کا تعلق آپ کے علمی مرکز سے نہ ہو۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے لکھا ہے کہ ایک عالم نے صرف اس لئے سیاحت کی کہ کوئی علم حدیث کا ایسا استاذ ملے جو امام عبد العزیزؒ کا شاگرد نہ ہو، مگر ہند میں اسے ایک مدرس بھی ایسا نہ ملا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ حضرت شاہ عبد القادر دہلویؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ کے چوتھے صاحبزادے اور جلیل القدر محدث و مفسر تھے۔ والدؒ کی وفات کے وقت صرف ۹ / برس کے تھے۔ علوم کی تکمیل شاہ محمد عاشقؒ اور دوسرے علماء سے کی اور راہِ طریقت، شاہ عبد العدل دہلویؒ کی زیر نگرانی طے کیا، دہلی کی اکبر آبادی مسجد میں درس وافادے کا سلسلہ تمام عمر جاری رکھا۔ آپ کا عظیم کارنامہ قرآن شریف کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ جو آپ نے ۱۲۰۵ھ میں مکمل کیا اور جو پہلی بار ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء میں سید عبد اللہ بن بہادر علی نے مطبع احمدی ہگلی بنگال سے شائع کیا۔ آپ کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں۔ امام فضل حق خیر آبادیؒ، مولانا مفتی صدر الدین آزردہؒ، شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ، شاہ محمد اسحاق محدث دہلویؒ، شاہ محمد یعقوب دہلوی مہاجر مکیؒ جیسے اکابر علمائے عصر نے آپ سے علوم نقلیہ وعقلیہ حاصل کیے۔ چہارشنبہ ۱۹ / رجب ۱۲۳۰ھ مطابق ۲۹ / مئی ۱۸۱۵ء کو وفات پائی اور اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے جوار میں منہدیان دہلی میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

④ "ارشاد رحمانی" ص ۳۶۔ ۱۲

کیا: ”صاحب نسبت کسے کہتے ہیں؟“ حضرت گنج مراد آبادیؒ نے ارشاد فرمایا کہ ”جاگتے اور سوتے کسی حال میں اسے غفلت نہیں ہوتی اور جس امر کے دریافت کی طرف وہ متوجہ ہوجاتا ہے اس طرف سے اس کا القاہی ہوجاتا ہے، ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ ①

حضرت گنج مراد آبادیؒ نے صاحب نسبت کی جو تعریف کی ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ صاحب نسبت ہونے کے لئے دو باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ بندے کی طرف سے ایسی اطاعت کہ سوتے، جاگتے کبھی بھی غفلت نہ ہو اور حق تعالیٰ کی طرف سے ایسی عنایت کہ جب وہ بندہ کسی امر کے دریافت کی طرف متوجہ ہوجائے تو حق تعالیٰ بندے کے قلب پر اس امر کا القاء کر دے۔“ بات وہی ہے کہ ؎

دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

موجودہ زمانہ کے مسلمہ بزرگ اور مصلح حضرت مولانا عبدالماجد② صاحب دریابادی (اور کیا عجب کہ صاحب نسبت بھی ہوں) نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی③ صاحب تھانوی

---

① ”ارشاد رحمانی“ ص ٣٦۔ ١٢

② حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی علیہ الرحمۃ متبحر عالم دین، بہترین ادیب، مفکر و مدبر، مفسر قرآن اور علوم دینیہ میں مہارت تامہ رکھنے والے ہندوستان کے نامور عالم دین تھے، ١٨٩٢ء میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ کیننگ کالج (Canning College) لکھنؤ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور نمایاں نمبرات سے کامیاب ہوئے۔ آپ کی زندگی عجیب مرحلوں سے گذری اولاً آپ کی ذہنیت کچھ علیحدہ تھی لیکن حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم نے آپ کو راہِ ہدایت دکھائی اور آپ نے زبردست دینی و علمی خدمات انجام دیں، اپنی زندگی میں ہفت روزہ اخبار ”سچ“ اور ”صدق“ نامی جاری کئے جو ١٩٢٥ء سے ١٩٧٦ء تک برابر جاری رہا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ندوۃ العلماء لکھنؤ، شبلی اکیڈمی وغیرہ بہت سے اداروں سے منسلک رہے۔ قرآن مجید کی تفسیر (انگلش اور اردو) میں تحریر فرمائی جو تفسیر ماجدی کے نام سے مشہور و معروف ہے، اس کے علاوہ خودنوشت سوانح ”آپ بیتی“ کے نام سے تحریر فرمائی جس میں بہت وضاحت اور دلچسپی کے ساتھ اپنے حالات زندگی کو تحریر فرمایا۔ ”تفسیر ماجدی“ اور ”آپ بیتی“ کے علاوہ آپ کی اور بھی تصنیفات ہیں جو مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔ ١٩٧٧ء میں آپ نے وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ١٢

③ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ بلاشبہ آپ اپنے وقت کے مجدد اور حکیم الامت تھے۔ ٥ ربیع الثانی ١٢٨٥ھ مطابق ١٨٦٣ء کو تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم تھانہ بھون اور میرٹھ میں ہوئی۔ ١٢٩٥ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور پانچ سال مصروفِ تعلیم رہ کر ١٣٠١ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ، حضرت مولانا سید احمد دہلویؒ اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ وغیرہ اکابر علماء و صوفیاء آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ سید الطائفہ (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

قدس اللہ سرہ سے اسی نسبت کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے جو اس کا جواب تحریر فرمایا وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں: ''نسبت کے اصطلاحی معنی وہی ہیں جو لغوی معنی ہیں یعنی تعلق یا لگاؤ، اتنا فرق ہے کہ لغوی معنی مطلق ہیں۔ کسی کا تعلق کسی سے ہو اور اصطلاحی معنی مقید ہیں یعنی عبد کا تعلق حضرتِ حق سے اور یہ تعلق دو قسم سے ہے۔ ایک عام جو ہر مومن کو حاصل ہے اور یہ ولایت عامہ ہے۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ① میں اسی کا ذکر ہے اور ایک خاص جو مخصوص ہے اولیاء اللہ کے ساتھ یعنی اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق جس کے لیے دو چیزیں لازمی ہیں کہ کثرتِ ذکر و دوامِ طاعت یعنی دو چیزیں مثل امرِ طبعی کے ہو جاویں اور اس کے صلہ میں حق تعالیٰ کی طرف سے تعلق رضاء کا ہو۔ ان دونوں تعلقات کے مجموعہ کا نام ''نسبت'' ہے اصطلاح میں'' ②۔ بات وہیں آ کر ٹھہری کہ نہ ادھر سے طاعت میں کمی اور نہ اُدھر سے عنایت میں کمی جب ''نسبت'' کا حصول ہوتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ ③ صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے جنھیں حق تعالیٰ نے اشیاء کے حقائق و حکم کا علم عطا فرمایا تھا اور جو اپنے وارداتِ قلبی اور کشف کے اظہار پر مامور تھے اپنی کتاب ''القول الجمیل'' ④ میں نسبت کی حقیقت، اس کی کیفیت اور اس کے حصول کے ذرائع پر کلام کیا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: ''جب بندہ اذکار و اشغال پر، طہارت ظاہری و باطنی پر اور حق تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری پر مداومت کرتا ہے اور کبھی ان باتوں سے غافل نہیں ہوتا تو اس کے اندر حق تعالیٰ کے ساتھ انتساب و ارتباط کی ایک کیفیت اور صفت پیدا ہوتی ہے جو ملکوتیت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر اکتساب فیض کیا اور انکے عظیم المرتبت خلیفہ ہوئے۔ ۱۵ ارسال کانپور میں درس و تدریس کا سلسلہ قائم رکھا، اسکے بعد تادمِ اخیر دعوت و تبلیغ، تصنیف و تالیف، اصلاحِ عقائد، شرک و بدعات کے ابطال کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا، کثرت تصانیف میں چودھویں صدی ہجری میں آپ کا کوئی ہمسر نہیں، مختلف موضوعات پر تقریباً ایک ہزار تصانیف آپکی یادگار ہیں۔ آپکے خلفاء و مجازین بیعت کی تعداد ۱۶۴ ارہے جن کے ذریعہ آپ کا فیض چاروں طرف پھیلا اور الحمدللہ آج بھی جاری ہے۔ جولائی ۱۹۴۳ء کی درمیانی شب میں اس دنیائے فانی کو الوداع کہا۔ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تھانہ بھون کے قبرستان ''عشق بازاں'' میں مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ علیہ۔ ۱۲

① سورۂ بقرہ، پارہ: ۳، آیت: ۲۵۷۔ ۱۲

② ''حکیم الامت نقوش و تاثرات۔ ص: ۲۱۰، مصنفہ از حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

④ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب ''القول الجمیل'' کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

کے مشابہ ہے جسے صوفیاء ''سکینہ'' اور ''نور'' بھی کہتے ہیں۔''①

حضرت شاہ صاحبؒ کے بیان سے بھی ظاہر ہے کہ ''نسبت'' کے حصول کا عمومی ذریعہ کثرتِ ذکر اور دوامِ طاعت ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا کہ یوں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت ایمان لانے کے بعد ہی پیدا ہو جاتی ہے، لیکن جس نسبت کا حاصل کرنا سلاسل طریقت کا مقصود ہے وہ جب ہی پیدا ہوگی کہ بندہ کی طرف سے کامل سپردگی ہو اور حق تعالیٰ کی طرف سے اس سپردگی کو شرفِ قبولیت بخشا جائے۔ ہر زمانے میں اولیاء اللہ صاحب نسبت پیدا ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہوں گے۔ دنیا کبھی بھی اللہ کے مقبول بندوں سے خالی نہیں رہی ہے۔ ہاں اب ایسے کاملین کم نظر آتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل رحمٰن علیہ الرحمہ کی مجلس میں سلسلۂ مداریہ کا تذکرہ آیا۔ اب تو دیکھنے میں نہیں آتا، ستّر اسّی سال پہلے تک فقراء اور درویشوں کی بعض جماعتیں ایسی ہوتی تھیں جو ذکر و شغل اور شب بیداری وغیرہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی تھی اور ان میں سے بہت سے لوگ صاحب دل اور صاحب مقام ہوتے تھے، لیکن اخفاءِ حال ان کا مشرب تھا، وہ اپنا سوزِ دروں کسی پر ظاہر کرنا کسی وقت نہیں چاہتے تھے، وہ اپنے حال کو چھپانے کے لئے ایسی ایسی حرکتیں کرتے جس کی وجہ سے درویش ہونے کا گمان بھی ان پر نہ ہوتا، اسی سلسلۂ مداریہ کے متعلق حضرت مولانا مونگیری علیہ الرحمہ نے عرض کیا کہ اب ان میں کوئی ولی نہیں ہوتا؟

حضرت گنج مراد آبادی قدس اللہ سرہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ: ''دہلی میں ایک روز اہل اللہ کا مجمع تھا اور ان میں خواجہ محمد معصومؒ② بھی تھے۔ اتفاقاً اس طرف سے مداریوں کا غول نکلا۔ بعض کہنے لگے بھلا دیکھو تو سہی ان میں کوئی صاحب نسبت بھی ہے؟

حضرت خواجہ معصومؒ نے فرمایا کہ ٹھہرو میں دیکھتا ہوں۔ تأمل کے بعد فرمایا کہ فلاں

---

① حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی مذکورہ بات ''القول الجمیل مع شرح شفاء العلیل'' کی فصل سات، ص: ۱۱۳، ۱۱۴ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ۱۲

② حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ ۱۰۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ متقی و صالح اور صاحب کشف و کرامات بزرگوں میں تھے۔ بیعت و اصلاح کا تعلق حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے قائم فرمایا اور اجازت و خلافت سے سرفراز کئے گئے۔ حضرت محمد نقشبند ثانی علیہ الرحمہ جیسے بلند پایہ بزرگ آپ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ ۹ ربیع الاول ۱۰۹۸ھ میں آپ نے وفات پائی۔ مزار مبارک سرہند میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

شخص ان میں ''صاحب نسبت'' ہے۔''①

معلوم ہوا کہ صاحب نسبت ہوتے ہیں مگر کم۔ اور یہ بات بھی واضح ہوئی کہ نسبت خصوصی جو طالبین کا مقصود ہے اس کے حصول کا معمول بہا ذریعہ وہی ذکر و شغل ہے۔ بندہ میں یہ کیفیت کہ سوتے جاگتے کسی وقت بھی غفلت طاری نہ ہو، جب پیدا ہوگی کہ ذکر و شغل کی کثرت نے اس کے ہر ''بن مو'' کو ذاکر بنادیا ہو اور اس کے بدن کے ہر ہر رونگٹے سے اللہ اللہ، یا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی آواز محسوس ہوتی ہو۔ اسی ذکر کا آخری مرحلہ ''سلطان الأذکار'' ہے جس کا مقصد لطائف اربعہ عناصر کو بیدار اور ذاکر کرنا ہے۔ یہ سلسلۂ نقشبندیہ کی تعلیم کا اہم ترین حصہ ہے، عموماً اسی سلطان الأذکار کے بعد نسبت خاصہ جسے ولایت بھی کہتے ہیں، حاصل ہوتی ہے اور پھر طاعتِ مدام اور مراقبات سے اس نسبت کی قوت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

حق تعالیٰ ہم سب لوگوں کو ان اذکار و اشغال کی لذت سے آشنا فرمادے۔ آمین۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① یہ واقعہ بالتفصیل ''ارشاد رحمانی'' ص ۳۶ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

مکتوب بنام

علماء کرام ومفتیانِ عظام وماہرِ قانون

یہ اہم ترین مکتوب قطب زماں حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ نے اپنی مرتب کی ہوئی مشہور کتاب ''اسلامی قانون'' (متعلق ''مسلم پرسنل لاء'') کی ترتیب کے موقع مختلف اربابِ علم وفضل وماہرِ قانون کی طرف ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ مکتوب کیا ہے، اسے پڑھ کر خود قارئین حضرت علیہ الرحمہ کی تلاش وجستجو، تبحر علمی اور فقہی بصیرت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

۱۵/ ۷/ ۱۴۱۷ھ

خانقاہِ رحمانی مونگیر

مکرم ومحترم! زید مجدکم السامی　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں، یہ عریضہ ایک اہم دینی اور علمی ضرورت کے پیش نظر ارسال خدمت ہے، جس کی تفصیل نیچے معلوم ہوگی۔ ''آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ'' نے اسلام کے عائلی اور معاشرتی احکام ومسائل کی ترتیب جدید کا کام شروع کیا ہے، اس سلسلہ کی سب سے پہلی کتاب ''کتاب النکاح'' ارسالِ خدمت ہے، یہ کتاب مسائل نکاح کے ساتھ مہر، رضاعت، حضانت، نفقہ اور ولایت کے ابواب پر مشتمل ہے۔

ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد جب انگریزوں کا دورِ حکومت آیا، تو ابتداءً مسلمانوں کے معاملات ومسائل کے حل وفیصلے کے لئے علماء کرام میں سے قضاۃ منتخب ومقرر کئے جاتے تھے، جنہیں شریعت اسلامیہ سے پوری واقفیت ہوتی تھی اور اسلام کی روح سے بھی آشنا ہوتے تھے لیکن کچھ دنوں کے بعد انگریزی حکومت نے مسلمانوں کے سول اور دیوانی معاملات کو بھی انگریزی عدالتوں کے حوالہ کر دیا، نتیجہ کے طور پر فیصلہ ان لوگوں کے ہاتھ میں آگیا، جو شریعت اسلامیہ سے بالکل ہی بے خبر اور مسلمانوں کے معاشرتی حالات سے لاعلم ہوا کرتے تھے لیکن انگریزی عدالتوں نے اس کی کوشش کی، کہ مسلمانوں کے معاشرتی معاملات کا فیصلہ ان کی شریعت کے مطابق کیا جائے، اس کام کے لئے اس وقت ہدایہ① اور عالمگیری② وغیرہ کے ترجمے

---

① ہدایہ فقہ حنفی کی مشہور ومعروف، مستند وثقہ کتاب ہے جس میں دلائل نقلیہ کے ساتھ دلائل عقلیہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمہ کا جامع حاشیہ کتاب پر تحریر ہے۔ کتاب اکثر مدارس کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ کتاب کے مصنف علی بن بکرؒ ہیں، آپ کی ولادت ۸/ رجب ۵۱۱ھ کو مرغینان کے قریہ رشدان میں ہوئی، ۵۷۳ھ میں ہدایہ کی تصنیف شروع کی اور تیرہ سال کے عرصہ میں تکمیل فرمائی۔ اس پورے عرصے میں انہوں نے روزے کی پابندی کی۔ ۵۹۳ھ میں وفات پائی اور بلاد سمرقند کے ''ماکردین'' نامی قبرستان کے قریب مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② فتاویٰ عالمگیری عہد عالمگیری کی سب سے اہم تصنیف ہے جسے ہندوستان کے حنفی علماء ہدایہ کے بعد بہترین فقہی کتاب سمجھتے ہیں جب حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ نے باقاعدگی سے شرع رائج کی تو انھوں نے محسوس کیا کہ کئی باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق صحیح شرعی فیصلے تک پہونچنے میں دقت ہوتی ہے، چنانچہ انھوں نے ہندوستان کے ممتاز علماء کی ایک جماعت کو حکم دیا کہ فقہ کی تمام کتب سے ''مفتیٰ بہا مسائل'' منتخب کر کے ایک کتاب تیار کی جائے (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

جو انگریزی زبان میں کئے گئے تھے، کافی سمجھے گئے، جو بڑی حد تک ناقص اور جن کی تعبیریں غلط ہیں۔

اس کے بعد قانون دانوں نے شرع اسلامی پر کتابیں لکھیں جن میں مسائل کے ساتھ ساتھ اس کی تشریح بھی کی گئی لیکن یہ لکھنے والے اصل ماخذ کی زبان یعنی عربی سے یا تو پوری طرح واقف نہیں تھے یا بالکل ہی ناواقف تھے۔ ان کتابوں میں بھی صحت کا التزام نہ ہوسکا اور مختلف مقامات پر تو تشریح وتعبیر گمراہ کن ثابت ہوئی جس کے نتیجے میں عدالت کے فیصلے شریعت کے خلاف ہوئے، اس کے علاوہ تدوین احکام شرعی اور اس کی ترتیب نو کی طرف اس امر واقعہ نے بھی متوجہ کیا کہ ۱۹۳۷ء میں شریعت اپلیکیشن ایکٹ نافذ وجاری ہوا جس کے ذریعہ مسلم پرسنل لایا اسلام کے معاشرتی مسائل نے قانونی حیثیت اختیار کی۔ لیکن اس ایکٹ میں مسائل کے صرف عنوانات ہیں، اس کی تعریف، تشریح وغیرہ بالکل نہیں ہے۔ اس قانون میں صرف اتنا کہا گیا ہے، کہ نکاح، مہر، رضاعت، حضانت، نفقہ، ولایت، طلاق، وصیت، وقف، وراثت وغیرہ کے مسائل مسلمانوں کے لئے شریعت کی روشنی میں طے کئے جائیں گے۔ لیکن ان سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا، کہ نکاح، طلاق، خلع وغیرہ کی تعریف کیا ہے، اس کے مسائل کیا ہیں، اس کی تشریح کیا ہے؟ اور ان تمام امور سے متعلق قرآن وسنت کی ہدایت کیا ہے؟ اس لئے سخت ضرورت تھی کہ ان سارے عنوانات سے متعلق کتاب وسنت اور فقہِ اسلامی کی روشنی میں تعریف، تشریح اور توضیح کی جائے اور موجودہ دور کی ضروریات کے پیش نظر اور سہولت پسندی کے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے ایسی تعبیر کی جائے جس سے فہم آسان اور عمل سہل ہو۔

ان حقائق نے اس کی ضرورت محسوس کرائی کہ شریعت اسلامیہ کے قانون کو نئے طرز

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جو فقہ کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو۔ اس جماعت علماء کے سرخیل حضرت ملا نظام الدین علیہ الرحمہ تھے چنانچہ انھوں نے متعدد علماء احناف کے تعاون سے آٹھ (۸) سال کی محنت کے بعد کتاب تیار کی اس کی تیاری میں دو لاکھ روپیے صرف ہوئے نیز محی الدین اورنگ زیب عالمگیرؒ نے کتاب مرتب کرنے والے علماء کے لئے وظائف بھی مقرر کئے تھے۔ کتاب کی ابتداء میں دوسو سے زائد صفحات پر مشتمل مبسوط مقدمہ تحریر ہے جس میں ان علماء وفقہاء کے مختصر حالات ہیں جن کی تصانیف وآراء سے مدد لی گئی ہے۔ کتاب کا طریق کار یہ ہے کہ اہم مسائل پر فقہ کی مشہور اور مستند کتابوں کے اقتباسات مآخذ کے حوالوں کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں اور یہ انتخاب وترتیب اس محنت واحتیاط کے ساتھ کی گئی ہے کہ جو مسائل قاضی یا مفتی کو پیش آسکتے ہیں انکے متعلق مشہور فقہاء کی رائے بغیر کسی دشواری کے دستیاب ہوسکتی ہے۔ جزئیات کی کثرت کے اعتبار سے کتاب ممتاز حیثیت رکھتی ہے، چھ جلدوں پر مشتمل یہ کتاب پچھلی چار صدیوں سے علماء کرام اور اصحاب فقہ وفتویٰ کا مرجع ہے۔ ۱۲

پر مدوّن کیا جائے، جو نئے تقاضوں کو پورا کرنے والا ایک مستند مجموعہ ہو، جس پر مستند علماء کرام کو اتفاق ہو اور جسے عدالتوں میں بطورِ سند پیش کیا جاسکے، ضرورت تو اس کی تھی کہ ہندوستان کے جید اور مستند علماء دین برس چھ مہینے کے لئے یکجا ہو کر کہیں بیٹھتے اور اس اہم ترین کام کو انجام دیتے، لیکن اس طرح ان کا جمع ہونا مشکل ہی نہیں تقریباً ناممکن ہے اور ضرورت کا تقاضہ بہت زیادہ ہے، اس لئے اللہ کا نام لے کر اپنی بے بضاعتی کے پورے احساس کے ساتھ چند جید علماء اور بعض دیوانی کے اچھے اور ممتاز قانون دانوں کو ساتھ لے کر یہ نازک کام شروع کر دیا گیا۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس عاملہ اور مرکزی ایکشن کمیٹی منعقدہ ۱۳؍جولائی ۸۶ء میں صدر بورڈ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ؒ ① نے ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

''یہ افسوس ناک حقیقت ہے کہ ابھی تک عدالتوں میں مسلم لاکی ان کتابوں کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے، جن میں صریح غلطیاں یا غلط فہمیاں موجود ہیں، اور یہ بات کئی مرتبہ اہل علم کی زبانوں پر آئی، کہ زمانۂ حاضر کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق کوئی ایسا مستند مجموعہ موجود نہیں ہے، جو شریعت اسلامی کی صحیح ترجمانی کرتا ہو اور اس پر مستند علماء کا اتفاق ہو اسلئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اسکی ضرورت محسوس کی کہ وہ اپنی نگرانی اور رہنمائی میں مستند علماء کے قلم سے، مسلم وکلاء اور قانون

① حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی علیہ الرحمہ دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں ۱۹۱۳ء مطابق محرم الحرام ۱۳۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ بڑے بھائی ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنیؒ کی نگرانی میں اردو، فارسی، عربی کی تعلیم حاصل کی پھر دارالعلوم ندوۃ العلماء اور لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب کیا علامہ شیخ خلیل بن محمد عرب یمانیؒ، حضرت مولانا حیدر حسن خانؒ، علامہ تقی الدین ہلالیؒ وغیرہم آپ کے اساتذہ میں ہیں۔ حضرت سید احمد شہید علیہ الرحمہ کے خانوادے سے آپ کا تعلق ہے، اجازت وخلافت حضرت اقدس مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ سے حاصل تھی، ۱۹۳۴ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تفسیر و ادب کے استاذ مقرر ہوئے اور آپ کی ادارت میں ''البعث الاسلامی'' (عربی ماہنامہ) اور آپ کی سرپرستی میں پندرہ روزہ ''تعمیر حیات'' اور ''الرائد'' جاری ہوا۔ یہ سب رسالے بحمد اللہ اب تک پابندی کے ساتھ نکل رہے ہیں اور علم وصحافت کی دنیا میں وسیع حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ، بزرگوں کی امانتوں کے امین، قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیری نور اللہ مرقدہ کے قائم کردہ ادارے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم، مجلس تحقیقات ونشریات کے بانی، رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ اور الجامعۃ الاسلامیہ کے بنیادی رکن تھے، عربی اور اردو ادب میں یکتائے روزگار تھے، حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ۱۹۸۳ء میں صدر منتخب ہوئے اور تادم اخیر اس منصب پر فائز رہے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہیں جن میں تذکرہ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ، تاریخ دعوت وعزیمت، ارکان اربعہ، نبی رحمت، پرانے چراغ، ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین، وغیرہ آپ کی شہرہ آفاق تصانیف ہیں۔ دسمبر ۱۹۹۹ء میں وفات پائی اور دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

دانوں کے مشورہ سے ایک ایسا مجموعہ تیار کرائے جس کو عدالتوں میں سند کے طور پر پیش کیا جا سکے۔
چنانچہ بنامِ خدا یہ کام مرکزی دفتر مسلم پرسنل لا بورڈ خانقاہ رحمانی مونگیر ① میں حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ صاحب رحمانیؒ جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی نگرانی اور رہنمائی میں شروع کر دیا گیا ہے اور اس کے لئے چند ممتاز فاضل مستند علماء کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں اور کام کی پیش رفت بفضلہ تعالیٰ اطمینان بخش ہے۔ عاملہ نے بورڈ کے اس اقدام کو منظور کیا اور تحسین کی۔"

---

① مونگیر ہندوستان کا قدیم اور تاریخی شہر ہے، اس شہر کے تین طرف دریائے گنگا بہتا ہے اور ایک طرف خوبصورت پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔ اور آج بھی مونگیر سے بھاگل پور جانے والی ٹرینوں کو پہاڑی سرنگ سے گذرنا پڑتا ہے، دریائے گنگا اور پہاڑی سلسلہ کے درمیان صرف چھ میل چوڑا ایک راستہ ہے، جس سے مغرب کی طرف جایا جا سکتا ہے۔ مونگیر مسلم حکمرانوں کے زمانے میں ہمیشہ مرکزی مقام اور فوجی اہمیت رکھنے والا شہر رہا ہے۔ بارہویں صدی عیسوی میں بختیار خلجی کے دورِ حکومت میں اس شہر کو بڑی مرکزیت اور فوجی اہمیت حاصل تھی۔ شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں ۱۵۹۰ء کے بعد ٹوڈرمل نے مونگیر ہی کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تھا۔ مسلمانوں کے زمانے کا قلعہ آج بھی اس شہر کی تاریخی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے موجود ہے۔ میر قاسم کی انگریزوں سے جنگ اسی شہر سے قریب ڈکرا نالہ کے آس پاس ہوئی تھی۔ آج بھی وہ پل موجود ہے جسے میر قاسم کی فوج نے پسپائی کے بعد انگریزوں کے حملے سے بچنے کے لئے توڑ دیا تھا جسے مونگیر کے لوگ "ڈکرے کا پل" کہتے ہیں۔ یہ خوش منظر اور فوجی اہمیت رکھنے والا شہر آب و ہوا کے لحاظ سے بھی صحت بخش مقام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سطح زمین سے دس بیس فٹ نیچے مختلف جگہ گندھک کی کانیں ہیں جہاں سے چشمے ابلتے ہیں۔ ان کا پانی تیز گرم اور معدے کے تمام امراض کیلئے نہایت مفید ہے اور جلدی امراض کیلئے تو اکسیر ہی ہے۔ یہاں کے صاحب دل بزرگوں میں حضرت پیر شاہ نافہؒ، حضرت شاہ لوہانیؒ، حضرت شاہ سلیم شہیدؒ، حضرت مولانا سید شاہ محمد علی مونگیریؒ اور حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے نامور اور باکمالوں میں گذرے ہیں۔ اور آج بھی انکے مزارات زیارت گاہ خلائق ہیں۔ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کی خانقاہ جو خانقاہِ رحمانی کے نام سے موسوم ہے اسی شہر میں واقع ہے۔ مونگیر کو صوبہ بہار میں "لیڈروں کا شہر" کہا جاتا ہے۔ صوبہ بہار میں جو ملکی اور قومی تحریکیں چلی ہیں اسکی رہنمائی اسی ضلع کے افراد نے انجام دی ہیں۔ ایک عرصہ تک صوبہ بہار کی کانگریس کو اسی ضلع کے افراد کی سرپرستی حاصل رہی، مسٹر شری کرشن سنہا جو ۱۹۲۳ء میں بہار کونسل کے اندر سوراج پارٹی کے لیڈر تھے اور ۱۹۳۸ء سے جنوری ۱۹۶۲ء تک بہار کے چیف منسٹر رہے، اسی ضلع کے رہنے والے تھے۔

مونگیر لوہے کی اور خاص کر بندوق سازی کی صنعت کے لئے ایک عرصہ سے مشہور مقام ہے۔ مجاہد جلیل حضرت سید احمد شہیدؒ بھی مونگیر تشریف لائے اور اسلحہ خرید کر لے گئے۔ تاڑ جو بہار کی ایک مشہور اور خاص چیز ہے، اس کی چھڑی اور اس کے پتوں سے مختلف قسم کے سامان مثلاً پنکھا اور ہیٹ (انگریزی ٹوپی) وغیرہ بھی مونگیر کی مشہور صنعت رہی ہے، ریلوے کا سب سے بڑا ورکشاپ اور امپیریل ٹوباکو کمپنی کا سب سے بڑا کارخانہ مونگیر ہی میں ہے، ہندوستان کی زندہ خانقاہ، خانقاہِ رحمانی اور صاحب مکتوب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کا وطن مالوف بھی یہی شہر ہے۔ ۱۲

اس عاجز① نے جب عملی نقشہ تیار کیا تو سب سے پہلے نگاہ جناب مولانا مفتی ظفیر الدین②
صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند③ پر پڑی، جو نہ صرف مسائل کا جواب دینے میں کافی مشاق ہیں بلکہ
بارہ جلدوں میں ''فتاویٰ دارالعلوم دیوبند'' کو مرتب کر کے قابل قدر علمی خدمات انجام دے چکے ہیں
چنانچہ میری درخواست پر جناب مولانا مرغوب الرحمن④ صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے چھ ماہ کے

---

① امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی۔ ۱۲

② حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب مفتاحی علیہ الرحمہ (سابق مفتی دارالعلوم دیوبند) جید عالم دین، صاحب درس وافتاء بزرگ تھے۔ایک زمانہ تک کامیاب مدرس رہے، پھر دارالعلوم دیوبند میں ترتیب فتاویٰ کے ساتھ مفتی کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ جہاں دیدہ، نرم وگرم چشیدہ، صاحب الرائے، بے تکلف، رحم دل، بات میں سادہ، معانی میں دقیق، اردو کے بے ساختہ اہل قلم، بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۶ء کو اپنے وطن ''پورہ نوڈیہہ'' ضلع دربھنگہ (بہار) میں پیدا ہوئے، ۱۹۴۴ء میں مفتاح العلوم مئو سے فارغ ہوئے، حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی محدث جلیل (متوفی ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء) کے اخص تلامذہ میں تھے۔دینی، تاریخی اور سیرت وسوانح کے موضوعات پر بیس سے زائد گراں قدر کتابوں کے مصنف ہیں۔عرصہ دراز تک موصوف علیہ الرحمہ نے دارالعلوم دیوبند میں خدمات انجام دی۔بیعت وارشاد کا تعلق مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی رحمانی مدظلہ العالی سے تھا۔دونوں بزرگوں میں جو محبت کا تعلق تھا وہ اپنی مثال آپ ہے اور یہ بات بالخصوص اہالیان خانقاہ رحمانی سے مخفی نہیں ہے، حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ، برابر خانقاہ رحمانی میں حاضر ہوتے تھے احقر مرتب کو الحمدللہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے ملاقات کا شرف ۲۰۰۳ء میں خانقاہ رحمانی میں حاصل ہوا۔ زندگی کے آخری دنوں میں نگاہ کی کمزوریوں اور دیگر اعذار کی بناء پر دارالعلوم دیوبند کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر آپ اپنے وطن تشریف لے گئے اور ۲۰۱۱ء میں رحلت فرمائی اور اپنے وطن ہی میں مدفون ہوئے۔رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ دارالعلوم دیوبند ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء کو ایسی فضا میں قائم کیا گیا جب کہ ہندوستان پر انگریزی حکومت کے پنجے پوری طرح مضبوط ہو چکے تھے، عیسائی مشنریوں کا سیلاب پورے ہندوستان میں پھیل چکا تھا، انگریزی تعلیم پوری قوت سے ہندوستان میں پھیلائی جارہی تھی، اور یورپ یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ ہندوستان پر جسم کے ساتھ ساتھ تعلیم اور مشنریوں کے واسطے سے اس کی روح پر بھی قبضہ کر لیا جائے، دارالعلوم دیوبند انتہائی کسمپرسی کی حالت میں قائم ہوا۔ پہلے سال صرف چار اساتذہ اور اٹھتر طلبہ تھے لیکن حق تعالیٰ کو اسے پوری دنیا میں علوم اسلامیہ کا مرکز بنانا تھا اور اس کے ذریعہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچانا تھا، اس لئے چند ہی سالوں میں طلبہ کی تعداد دہائیوں سے آگے بڑھ کر سیکڑہ تک پہنچی۔چنانچہ ۱۳۳۲ھ میں اساتذہ اکیس اور طلبہ ۵۶۲ تھے اور تقسیم ہند سے کچھ پہلے یعنی ۱۳۶۶ھ میں اساتذہ چالیس اور طلبہ ۱۴۴۲ تھے۔تقسیم ہند کے بعد ویزا اور پاسپورٹ کا اثر دیوبند پر پڑا چنانچہ ۱۳۷۳ھ میں طلبہ کی تعداد گھٹ کر ۱۳۹۱ ہوگئی لیکن پھر تقسیم سے بچے ہوئے ہندوستان ہی نے اس کمی کو پورا کیا، اور اب تک دارالعلوم سے کئی ہزار افراد فارغ ہو چکے ہیں اور دنیا کے ہر ملک میں پھیل چکے ہیں اور ملک کی قومی، دینی، سیاسی، تصنیفی غرض کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں دارالعلوم کے فضلاء کی خدمات نمایاں نہ ہوں۔ ۱۲

④ حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) شہر بجنور کے ایک بڑے زمین دار، ذی وجاہت وشرافت، علم دوست، صدیقی خاندان میں ۱۹۱۴ء بمطابق ۱۳۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔(بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

لئے مفتی صاحب کو مونگیر بھیج دیا۔ یہاں جامعہ رحمانی① کے استاذ فقہ وحدیث جناب مولانا زبیر احمد ② صاحب قاسمی اور جناب مولانا صغیر احمد③ صاحب رحمانی، امارت شرعیہ کے مفتی جناب مولانا محمد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) آپؒ کے والد جناب مشیت اللہ بن قدرت اللہ دولت وثروت کے باوجود بڑے صالح اور نیک آدمی تھے، علامہ کشمیری سے بڑی دوستی تھی علامہ کشمیریؒ بکثرت بجنور تشریف لے جاتے اور انکے ہاں کئی کئی روز قیام کرتے۔ حضرت مولانا مرغوب الرحمنؒ نے ابتدائی تعلیم شرح وقایہ تک اپنے شہر بجنور کے مدرسہ رحیمیہ میں حاصل کی۔ ۱۹۲۹ء (۱۳۴۷ھ) میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۲ء بمطابق ۱۳۵۱ھ میں فارغ ہوئے، حضرت مدنیؒ، حضرت شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علیؒ، علامہ بلیاویؒ، مولانا میاں اصغر حسینؒ، مولانا غلام رسول خاں ہزارویؒ، مولانا نبی حسنؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ وغیرہ آپکے اجل اساتذہ میں تھے، فراغت کے بعد آپ علالت کی وجہ سے دو تین سال گھر پر رہے، پھر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور فتاویٰ نویسی کے نصاب کی تکمیل کی، والد صاحبؒ سے چونکہ بڑی زمین وجائیداد ورثے میں ملی تھی اسلئے اسکے انتظام وانصرام کی وجہ سے باقاعدگی سے تدریسی خدمات انجام نہ دے سکے، لیکن ہمیشہ علمی وقومی اور دعوتی واجتماعی کاموں میں سرگرم رہے۔ ۱۹۶۲ء بمطابق ۱۳۸۳ھ میں اکابر نے آپکو شوریٰ کا رکن منتخب کیا۔ آپ نے اپنے صلاح وتقویٰ، سنجیدگی ومتانت، کم گوئی، صلابت رائے، دارالعلوم سے بے پناہ محبت کی وجہ سے ہمیشہ شوریٰ میں شرکت کی اپنی رائے گرامی سے ارکان کو متاثر کیا اور سارے اکابر کے ہر دل عزیز رہے، اسی لئے اجلاس صد سالہ کے بعد جب دارالعلوم کے حالات خراب ہوئے اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے شوریٰ سے اپنے لیے مددگار کی درخواست کی تو رجب المرجب ۱۴۰۱ھ مطابق اگست ۱۹۸۱ء میں ارکان شوریٰ نے بالاتفاق آپکو مددگار مہتمم منتخب کیا۔ نومبر ۱۹۸۱ء میں جب کیمپ دارالعلوم قائم ہوا، تو اسکے دوران آپکو ارکان شوریٰ نے متفقہ طور پر دارالعلوم کا مہتمم منتخب کیا، آپکی انتظامی صلاحیت، دینداری، دیانتداری، سبھوں کو ساتھ لیکر چلنے کی لیاقت، مختلف الطبائع انسانوں سے کام لینے کی قدرت، منصب کی بڑائی کے احساس سے مکمل طور پر عاری ہونے اور شب وروز کی محنت کی وجہ سے خلفشار کے بعد بھی دارالعلوم کو اتنا استحکام نصیب ہوا جسکی توقع نہیں کی جاسکتی اور یہ سارے کام آپ خالص لوجہ اللہ کرتے رہے اور کبھی تنخواہ نہیں لی، آپ صاحب مکتوب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے رفیق درس تھے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ نے حضرت علیہ الرحمہ کی زندگی پر جو مضمون تحریر فرمایا اسے "حضرت امیر شریعت نقوش وتاثرات" نامی کتاب میں دیکھ کر ان دونوں بزرگوں کی باہمی محبت والفت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ۲۰۱۱ء میں آپ راہی ملک بقاء ہوئے اور اپنے وطن بجنور ہی میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ کے والد بزرگوار قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری صاحب علیہ الرحمہ نے ۱۹۲۷ء میں اس ادارہ کو قائم کیا۔ ۱۹۳۴ء کے قیامت خیز زلزلہ کی وجہ سے یہ ادارہ بند ہوگیا تھا۔ ۱۹۴۳ء میں حضرت امیر شریعتؒ نے جامعہ کو دوبارہ وجود بخشا۔ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی علمی اور فکری تربیت اسی ادارہ میں ہوئی۔ جلیل القدر عالم دین مولانا شمس الحق صاحبؒ کے شیخ الحدیث کے منصب جلیل پر فائز ہونے کا سبب جامعہ رحمانی ہی بنا۔ جامعہ رحمانی نے تعلیمی اداروں کو باصلاحیت علماء اور حفاظ دیئے اور تحریکوں کو افراد سے نوازا۔ فی الحال یہ جامعہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی صاحب رحمانی کی زیر سرپرستی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ۱۲

② حضرت مولانا قابل قدر عالم دین اور کامیاب مدرس ہیں، فقہ وفتویٰ پر گہری نظر ہے۔ آپ نے لمبے عرصہ تک جامعہ رحمانی میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ خاصہ وقت شیخ الحدیث کی حیثیت سے دارالعلوم سبیل السلام میں گذارا۔ "وراثت میں پوتے کا حصہ" موصوف کی جامع تالیف ہے۔ ۱۲ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

نعمت اللہ صاحب قاسمی اور جناب سید اظہار الحق صاحب ایڈوکیٹ ① اور دو تین اساتذہ کو ساتھ لے کر یہ کام شروع کر دیا گیا، الحمد للہ کام کی رفتار اچھی رہی اور اس وقت ''کتاب النکاح'' آپ کے سامنے ہے۔ وقت کے تقاضوں اور موجودہ دور کی ضرورتوں کو جاننے اور مسائل کی تعبیر اور تشریح میں ہم نے قانون دانوں اور وکلاء سے مدد لی ہے۔ کام کرتے وقت ہم نے جناب مولانا برہان الدین ② صاحب سنبھلی استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء ③ اور جناب مولانا مجاہد الاسلام ④ صاحب قاسمی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ④ حضرت مولانا کی تعلیم مشکوٰۃ شریف تک جامعہ رحمانی میں ہوئی۔ دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد مدرسہ حسینیہ دوگھرا در بھنگہ میں دو سال مدرس رہے، پھر جامعہ رحمانی آگئے، اور تقریباً چالیس سال جامعہ رحمانی میں درس و تدریس کی خدمت انجام دی۔ ایک کامیاب اور ذہین استاذ کی حیثیت سے آپ کی شہرت رہی ہے، ہر فن کی کتاب پڑھانے کی عمدہ صلاحیت کے مالک رہے ہیں، درس و تدریس کا طویل تجربہ رکھتے ہیں، حدیث اور فقہ پر گہری نگاہ ہے، طلاق کے استعمال کا طریقہ اور تعویذ کی شرعی حیثیت جیسی کتابوں کے مصنف ہیں، اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن بھی ہیں۔ ۱۲

① محترم سید اظہار الحق صاحب مونگیر کورٹ میں تاحیات ایڈوکیٹ رہے۔ انجمن حمایت اسلام دلاور پور کے سکریٹری تھے، ایڈوکیٹ زبیر احمد صاحب رحمانی (مونگیر) کے مخلص دوستوں میں تھے، ضلع شیخ پورہ کے رہنے والے تھے، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور نیک آدمی تھے، ماضی قریب میں پٹنہ ہاسپٹل میں وفات پائی اور مونگیر میں دفن ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② موصوف کا تعارف اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

③ خصوصیت کے ساتھ تیرہویں صدی ہجری میں ہندوستان کے مسلمان اور ان کا دین جن حالات اور خطرات میں مبتلا تھا اسے سب سے پہلے قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری ؒ نے محسوس کیا، جو عقائد میں پختہ علم و عمل میں راسخ اور دینی مقام و مرتبہ کے اعتبار سے بہت بلند نکتہ رس اور دور بین تھے اور استاذ العلماء مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی کے شاگرد اور اویس زمانہ حضرت مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی کے خلیفہ و مجاز تھے۔ انہوں نے دینی تعلیم عربی مدارس اور مسلمانوں کے عام اخلاقی و ثقافتی مسائل پر غور کیا اور ۱۳۱۰ھ میں مدرسہ فیض عام کانپور کے جلسۂ دستار بندی کے موقع پر ندوۃ العلماء کا قیام عمل میں آیا اور مولانا سید محمد علی مونگیری ؒ اسکے ناظم مقرر ہوئے۔ اس اجلاس میں ہندوستان کے تقریباً سبھی نامور علماء شریک تھے اور کوئی مکتب خیال ایسا نہ تھا جس کی نمائندگی نہ رہی ہو۔ ندوہ کے قیام کا مقصد مسلمانوں اور خصوصاً علماء کو ایک محاذ پر لانا تنگ نظری اور فرقہ بندی کو دور کرنا، طریقۂ تعلیم، نصاب تعلیم کی اصلاح اور نظام تعلیم میں ایسا خوشگوار انقلاب جس سے علماء موجودہ بدلے ہوئے زمانہ میں ملک و ملت کے لئے کارآمد ہوسکیں اور ۱۳۱۱ھ میں ندوۃ العلماء کا پہلا اجلاس کانپور ہی میں منعقد ہوا۔ ۱۳۱۶ھ میں دار العلوم کا قیام عمل میں آیا تاکہ دوسرے مدارس کیلئے نمونہ کا کام دے سکے۔ ۱۳۲۰ھ تک ندوۃ العلماء کے ناظم مولانا سید محمد علی مونگیری ؒ رہے۔ پھر حضرت مولانا مسیح الزماں خاں مولانا خلیل الرحمٰن سہارنپوری، حضرت مولانا سید عبد الحیؒ رائے بریلوی رحمہم اللہ وغیرہ کا انتخاب اسی منصب پر ہوتا رہا۔ دار العلوم ندوۃ العلماء کے قیام کے تین سال بعد حضرت علامہ شبلی نعمانی ؒ اس کارواں میں شریک ہوئے اور تعلیمی نگرانی حضرت مولانا شبلی نعمانی ؒ کے سپرد ہوئی۔ اس عظیم ادارے کے مایہ ناز فرزندوں کی فہرست طویل ہے۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ؒ نے اسی ادارے میں تعلیم حاصل کی اور ایک وقت آیا جب آپ نے ادارے کی سربراہی فرمائی، اب مولانا سید رابع حسنی ندوی مدظلہ ناظم ندوۃ العلماء ہیں، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

قاضی شریعت امارت شرعیہ سے بھی استفادہ کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ چنانچہ مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی نے مونگیر کے سفر کی زحمت گوارہ فرمائی اور ''کتاب النکاح'' دیکھ کر کچھ تحریری مفید مشورے دیئے جن سے نظر ثانی کے وقت استفادہ کیا گیا۔

اس سلسلہ میں پہلا کام تو یہ کیا گیا کہ فقہ کی معتبر اور مستند کتابوں میں پھیلے ہوئے اور منتشر کثیر الوقوع یا ممکن الوقوع احکام ومسائل کو مختلف ابواب کے تحت جمع کیا گیا ہے۔ پھر ہر جزئیہ اور ہر مسئلہ پر ہم نے اس حیثیت سے غور کیا کہ موجودہ سہولت پسندی کے زمانہ میں اس پر عمل سہولت کے ساتھ ممکن ہے یا نہیں؟ اگر یہ محسوس کیا گیا کہ اس مسئلہ پر عمل مشکل ہوگا تو پھر دوسرے اقوال پر نظر ڈالی گئی، اگر وہاں سہولت نظر آئی اور اسے اس دور کے مناسب سمجھا گیا تو اسے ہی اختیار کرلیا گیا اور اس موقعہ پر ہم نے مجتہدانہ انداز اختیار نہیں کیا بلکہ مقلد ہی رہے۔ ہم نے یہ دیکھا کہ قرونِ اولیٰ میں ائمہ نے کسی مسئلہ پر ایک فتویٰ دیا جوان کے زمانہ کے حالات کے مناسب تھا، بعد میں اسی مسلک کے دوسرے علماء وائمہ نے دوسرا فتویٰ دیا جوان کے اپنے وقت کے مناسب تھا۔ مثلاً امام اعظم ابوحنیفہؒ ①، امام ابو یوسفؒ ② وغیرہ نے ''استیجار علی الطاعة'' ③ کو ناجائز وحرام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اس ادارے کو ہر دور میں قابل قدر علماء کی خدمات حاصل رہی ہیں، اس ادارے کی شہرت عالمی ہے۔ ۱۲

④ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ ۹/اکتوبر ۱۹۳۶ء کو اپنے آبائی وطن، جالہ دربھنگہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا عبدالاحد قاسمیؒ سے پھر مدرسہ محمود العلوم دملہ ضلع مدھوبنی وغیرہ میں حاصل کی ۱۹۵۵ء میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے، تقریباً سات سال تک جامعہ رحمانی مونگیر میں تدریسی خدمات انجام دیں، اور حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں آپ کی صلاحیت کو جلا ملی، ۱۹۶۲ء میں امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانیؒ نے انہیں قاضی کے عہدے پر فائز کیا، علمی صلاحیت کو تازہ کرنے کے لئے دوبارہ جامعہ رحمانی میں بحیثیت استاذ کام کرنے کیلئے بلایا، پھر قاضی کے عہدے پر فائز کیا، اخیر میں نائب امیر شریعت بھی ہوئے۔ علوم دینیہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے، جدید علوم عرف وعادات اور حالات زمانہ پر گہری نگاہ تھی، بلند پایہ فقیہ، امور قضاء کے ماہر اور غیر معمولی ذہانت وذکاوت کی دولت سے مالامال تھے ملک وبیرون ملک کی کئی تنظیموں اداروں سے وابستہ رہے، ۲۳/اپریل ۲۰۰۰ء میں بورڈ کے صدر منتخب ہوئے اور تادمِ اخیر اس پر فائز رہے۔ آپ نے ملی کانسل اور فقہ اکیڈمی قائم کی، عمدہ خطیب اور صاحب قلم تھے، ۴/اپریل ۲۰۰۲ء میں وفات پائی اور مہدولی، دربھنگہ میں مدفون ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت کوفیؒ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے، ایک مشہور واقعہ سے عبرت حاصل کرکے امام حمادؒ کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے اور حدیث وفقہ حاصل کرکے ان کے جانشین بنے، چار ہزار شیوخ سے احادیث حاصل کی، عطاء بن ابی رباحؒ عکرمہؒ، حضرت امام مالکؒ، امام جعفر صادقؒ وغیرہ مشہور (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بتلایا اور تیسری صدی ہجری تک یہی فتویٰ دیا جاتا رہا لیکن چوتھی صدی ہجری میں جب حالات بدلے اور بیت المال کا نظام کمزور پڑ گیا اور یہ محسوس کیا گیا کہ اگر ''استیجار علی الطاعۃ'' کو ناجائز وحرام کہا جائے تو تعلیم قرآن ہی نہیں دین کی اضاعت کا خطرہ ہے تو فقیہ ابو اللیثؒ ① متوفی ۳۷۱ھ نے جواز کا فتویٰ دیا۔ رسائل ابن عابدین میں ہے۔ قال الفقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ کنت افتی بثلاثۃ افتی ان لا یحل أخذ الأجرۃ علی تعلیم القرآن و أنه لا ینبغی للعالم أن یدخل علی السلطان و أنه لاینبغی للعالم أن یخرج إلی الرستاق فرجعت عن الکل تحرزا عن ضیاع تعلیم القرآن و بحاجۃ الخلق و بجھل أھل الرستاق ② ، رسائل ابن عابدین ③ ص ۱۵۷، ۱۵۸، پانچویں صدی ہجری تک بات یہیں تک رہی اور شمس الائمہ سرخسیؒ ④ متوفی ۵۰۰ھ نے تعلیم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) علماء وصلحاء آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ صحابہ کرام میں حضرت انسؓ کے دیدار سے مشرف ہو کر زمرۂ تابعین میں شامل ہوئے۔ آپ عالم، محدث، عابد وزاہد اور دریادل تھے۔ پیچیدہ مسائل کو چٹکیوں میں حل کرنا آپ کی خصوصیات میں سے ہے، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام زفرؒ آپکے مشہور شاگردوں میں ہیں، خلیفہ منصور نے آپ کو جبراً منصب قضاء سونپنا چاہا، آپ کے انکار پر منصور نے ۱۴۶ھ میں آپ کو قید خانہ بھجوا دیا، قید خانہ میں بھی برابر درس دیتے رہے، بالآخر بے خبری میں آپ کو زہر پلایا گیا، زہر کا اثر محسوس کیا تو سجدہ میں گر گئے اور اسی حالت میں ۱۵۰ھ کو بغداد میں وفات پائی اور خیزران کے مقبرے میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② حضرت امام ابو یوسفؒ، امام اعظمؒ کے اجل تلامذہ میں سے ہیں، ۱۱۳ھ مطابق ۷۳۱ء کوفہ میں ایک غریب گھرانہ میں آنکھ کھولی، وقت کے مشاہیر محدثین وفقہاء سے علم حاصل کیا، سترہ سال منصب قضاء پر فائز رہے اور انتیس سال تک تدوین فقہ کے کام میں مشغول رہے، کتاب الخراج، امالی، نوادر وغیرہ موصوف کی شہرہ آفاق تصانیف ہیں ۱۸۲ھ مطابق ۷۹۸ء میں راہی ملک بقا ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲ ③ نیکی کے کاموں پر اجرت لینا۔

① فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ چوتھی صدی ہجری کے مایہ ناز حنفی فقیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وسیع اور وقیع علم کے ساتھ غیر معمولی ذہانت اور قوتِ حافظے سے نوازا تھا۔ آپ کی متعدد کتابیں مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ ہیں۔ ۱۲

② عبارت کا ترجمہ یہ ہے: ''فقیہ ابو اللیثؒ نے فرمایا کہ میں تین فتوے دیا کرتا تھا، ایک یہ کہ قرآن کے پڑھانے پر معاوضہ لینا جائز نہیں ہے، دوسرے یہ کہ عالم کے لئے زیب نہیں دیتا کہ وہ بادشاہ کے دربار میں جائے، تیسرے یہ کہ عالم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دیہات کی جانب نکلے، پھر میں نے ان تمام باتوں سے رجوع کر لیا، تعلیم قرآن کے ضائع ہونے کے ڈر سے، مخلوق خدا کی ضرورت کے سبب اور دیہات والوں کے جاہل رہ جانے کے خطرے کے پیش نظر۔

③ ''رسائل ابن عابدینؒ'' مشہور حنفی فقیہ علامہ شامی علیہ الرحمہ کے مختلف رسائل کا مجموعہ ہے جو مکتوب ومطبوع شکل میں موجود ہے۔ ۱۲

④ شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمہ پانچویں صدی کے مشہور حنفی فقیہ تھے، آپ خراسان کے رہنے والے تھے۔ علم وعمل، فکر ونظر، تلاش وتحقیق میں ہم عصروں میں ممتاز اور استنتاج کی غیر معمولی صلاحیت تھی۔ علم حدیث، علم کلام، علم فقہ اور علم اصول فقہ پر عبور حاصل تھا۔ شمس الائمہ عبد العزیز بن احمد بخاری حلوانی علیہ الرحمہ (متوفی ۴۴۸ھ) کے تلمیذ رشید ہیں، مبسوط، سیر کبیر، اصول سرخسی وغیرہ موصوف کی مشہور تصانیف ہیں۔ ۱۲

قرآن کو مستثنیٰ کر کے عدم جواز کا فتویٰ دیا اور لکھا "اجمعوا علی ان الاجارۃ علی تعلیم الفقہ باطلۃ" ①

چھٹی صدی ہجری میں بھی قاضیخان ② متوفی ۵۹۲ھ اور علامہ برہان الدین ③ صاحب، ہدایہ متوفی ۵۹۳ھ نے یہی لکھا کہ تعلیم قرآن کے سوا کسی طاعت پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ لیکن اسی صدی ہجری میں صاحب مجمع البحرین احمد بن علی بن ثعلب مظفر الدین المعروف بابن الساعاتی ④ متوفی ۶۹۴ھ نے تعلیم قرآن کے ساتھ تعلیم فقہ و امامت پر بھی اجرت کے جواز کا فتویٰ دیا، آٹھویں صدی ہجری میں صاحب مختصر الوقایہ امام تاج الشریعہ ⑤ محمود بن صدر الشریعۃ احمد بن عبید اللہ متوفی ۷۴۷ھ اور صاحب درر الحکام متوفی ۸۸۷ھ نے صاحب مجمع البحرین کی تائید کی، پھر جیسے جیسے زمانہ آگے بڑھتا گیا اور ضرورتیں زیادہ سنگین ہوتی گئیں اس مسئلہ میں جواز کا حلقہ بڑھتا گیا، دسویں صدی ہجری میں صاحب تنویر الابصار محمد ⑥ بن عبد اللہ بن احمد الخطیب متوفی ۱۰۰۴ھ نے تعلیم قرآن، فقہ، امامت کے ساتھ اذان کو بھی شامل کر دیا، اس طرح دسیوں مثالیں ملیں گی جن میں زمانہ کی ضروریات، عرف، عادت کا لحاظ کرتے ہوئے فقہاء نے اپنے ہی مسلک کے ائمہ کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور زمانہ کی ضرورت اور عرف و عادت کے مطابق فتویٰ دیا ہے "رسم

① ترجمہ: تمام فقہا کا اس بات پر اجماع ہے، کہ فقہ پڑھانے پر اجرت لینا باطل ہے۔

② علامہ فخر الدین قاضی خاں حسن بن منصور اوز جندی فرغانی چھٹی صدی ہجری کے مشہور حنفی فقیہ ہیں، آپ کی کتاب فتاویٰ قاضی خان، فقہ حنفی کے مشہور اور مقبول مراجع میں سے ہیں جس میں موصوف نے فقہ حنفی کے راجح اور مفتی بہ مسائل کو جمع کیا ہے۔ امالی، شرح زیادات وغیرہ موصوف کی تصانیف ہیں، فرغانہ اوز جند کے قریب ایک جگہ کا نام ہے، اسی طرف آپ کی نسبت کی جاتی ہے۔ ۱۲

③ صاحب ہدایہ کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

④ "مجمع البحرین علامہ احمد بن علی بن ثعلب مظفر الدین" کا مشہور متن متین ہے، اس متن میں مصنفؒ نے قدوری اور منظومۃ الخلافیات کے مسائل کو جمع کیا ہے، اسی لئے اس کا نام مجمع البحرین رکھا، پھر خود دو جلدوں میں اس کی شرح لکھی، اس کے علاوہ متعدد کتابیں موصوف کی علمی یادگار ہیں، آپ نے ۶۹۴ھ میں وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

⑤ صاحب مختصر الوقایہ ساتویں صدی ہجری کے مشہور فقیہ۔ سلسلۂ نسب حضرت عبادہ بن صامتؓ سے ملتا ہے۔ اپنے پوتے صدر الشریعہ احمد بن عبید اللہ کے حفظ کیلئے ہدایہ کے مسائل کا خلاصہ "وقایۃ الروایۃ فی مسائل الہدایۃ" کے نام سے لکھا۔ ۱۲

⑥ علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ ۹۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ تنویر الابصار و جامع البحار، موصوف کا معروف متن ہے۔ خود مصنفؒ نے منح الغفار کے نام سے اس کی شرح لکھی، اسی متن کی علامہ علاء الدین حصکفیؒ (متوفی ۱۰۸۸ھ نے دو شرحیں "خزائن الاسرار و بدائع الافکار فی تنویر الابصار و جامع البحار" اور "الدر المختار شرح تنویر الابصار" کے نام سے لکھی۔ ۱۲

المفتی ①'' اور ''الاشباہ ②'' میں ایسی بہت سی مثالیں جمع کر دی گئی ہیں جن کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ صرف یہی نہیں، مفتی کا فرض ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرے، عرف وقرائن اسکے سامنے ہوں اور ضروریات زمانہ سے باخبر ہو، ورنہ وہ صحیح طور پر مسائل نہیں بتلاسکے گا۔ رسم المفتی ص ۹۸ میں ہے ''فقد ظھر لک ان جمود المفتی أو القاضی علی ظاھر المنقول مع ترک العرف والقرائن الواضحۃ والجھل باحوال الناس یلزم منہ تضییع حقوق کثیرۃ وظلم خلق کثیرین ③''

اپنے زمانہ اور اپنے علاقہ کے عرف کی تو بڑی اہمیت ہے۔ عرف عام کو تو قانون اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے، ''شرح الاشباہ للبیری ④'' میں لکھا ہے ''الثابت بالعرف کالثابت بدلیل شرعی ⑤''

علامی سرخسیؒ نے ''مبلسوط ⑥'' میں وضاحت کی ہے ''الثابت بالعرف کالثابت بالنص''

عرف کا تعلق لسانیات سے ہے اور عادت کا روایات واستعمال سے ہے۔ ''صاحب الاشباہ'' نے لکھا ہے ''تترک الحقیقۃ بدلالۃ الاستعمال والعادۃ ⑦'' ''قنیہ ⑧'' میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے ''لیس للمفتی ولا للقاضی أن یحکما علی ظاھر المذھب ویترکا العرف ⑨'' بہرحال

---

① ''رسم المفتی'' فتوی نویسی کے اصول وآداب اور قواعد افتاء میں علامہ شامیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ ۱۲

② ''الاشباہ والنظائر'' علامہ ابن نجیم زین الدین بن ابراہیم مصری علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے، جو قواعد کلیہ، ضوابط عامہ، فن جمع وفرق، فقہی تدابیر وغیرہ فنون پر مشتمل غیر معمولی علمی کاوش ہے۔ کتاب کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ مصنفؒ نے ۹۷۰ھ میں وفات پائی، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ تو آپ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ مفتی یا قاضی کا منقول روایات کے ظاہر پر جمار ہنا اور عرف اور واضح قرائن کو چھوڑ دینا اور لوگوں کے احوال سے ناواقف رہنا بہت سے حقوق ضائع کرنے اور بہت بڑی مخلوق پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

④ عمدۃ ذوی البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر، شرح کا نام ہے جو شرح الاشباہ للبیری سے معروف ہے، علامہ ابراہیم بن حسین بیری حنفی مفتی مکہ مکرمہ نے اس کو لکھا ہے، استنبول میں شرح کا مخطوطہ موجود ہے، علامہ شامیؒ نے رسم المفتی میں اس شرح سے بکثرت نقل کیا ہے، علامہ بیریؒ ۱۰۲۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۹۹ھ میں راہی ملک بقا ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

⑤ جو بات عرف سے ثابت ہوتی ہے وہ دلیل شرعی سے ثابت ہونے والی بات کی طرح ہے۔

⑥ ''مبسوط'' علامہ شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسیؒ کی تیس جلدوں پر مشتمل مشہور تصنیف ہے، مصنفؒ نے اوز جند کے جیل خانہ میں تقریباً پندرہ جلدیں املاء کرائی تھی، فقہاء کے نزدیک مبسوط سرخسی کا بڑا مقام ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب مبسوط نہ صرف حدیث اور فقہ کے ممتاز ترین علماء میں سے تھے بلکہ زبان وبیان پر بھی آپ کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ ۱۲

⑦ حقیقت کو تعامل اور عادت کے سبب ترک کر دیا جاتا ہے۔

⑧ کتاب کا پورا نام ''قنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیۃ'' ہے، ساتویں صدی ہجری کے مشہور حنفی فقیہ علامہ زاہدی مختار بن محمود ابو الرجاء نجم الدین رحمۃ اللہ اس کتاب کے مصنف ہیں۔ ۱۲

⑨ ترجمہ مفتی اور قاضی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ عرف کو چھوڑ کر ظاہر مذہب پر فیصلہ کرے۔

انہیں تصریحات کے دامن میں پناہ لیتے ہوئے ہم نے بعض مسائل میں ظاہر الروایۃ ① اور قول مفتی بہ کو چھوڑ کر اسی سلسلہ کے دوسرے ائمہ اور اصحاب ترجیح کے اقوال کو اختیار کرلیا ہے یا ظاہر روایہ کو چھوڑ کر دوسرا قول اختیار کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱/ دفعہ (۴۲) باپ دادا کا معروف بسوء اختیار ہونا،

۲/ دفعہ (۵۴) غیر کفو میں ولی عصبہ کو حق اعتراض

۳/ دفعہ (۱۳۴) ادائیگی نفقہ میں شوہر کے حال کا اعتبار

۴۔ باب مہر کی تعریف ان تعریفوں سے ذراہٹ کر کی گئی ہے جو عام کتب فقہ میں مذکور ہے۔ اسلئے کہ اس دور میں مہر کی تعریف میں یہ کہنا کہ یہ ملک بضعہ کا بدل ہے۔ شاید استہزاء کا باعث ہو اسلئے اسکی تعبیر بدل دی گئی۔

اس کتاب جس کا نام ''اسلامی قانون'' (متعلق مسلم پرسنل لاء) ہے میں ایسے مقامات بھی ملیں گے جہاں فقہ حنفی سے عدول کرتے ہوئے دوسرے ائمہ کے مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔ ایسا کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ہمارے خیال میں دونوں زمانوں میں بڑا فرق ہے، موجودہ بدلے ہوئے حالات اور معاشرہ میں ان مسائل پر عمل مشکل تھا اس لئے ہم نے اس متعین مسئلہ میں دوسرے امام کے مسلک کو اختیار کر کے مسلمانوں کے لئے عمل میں سہولت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ کام بھی ہم نے اس علم کے بعد کیا ہے کہ ہمارے فقہاء کرام ایسا کرتے رہے ہیں، اور اس یقین کے بعد کیا ہے کہ ایسا کرنے سے کسی ایسے حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوتی جو سنت سے صراحۃً ثابت ہے یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع سے ثابت ہے۔

کتب فقہ کا مطالعہ بتلاتا ہے کہ وقت کی ضرورت، بدلے ہوئے حالات کی رعایت، عرف وعادت کے پیش نظر یا دفع فتنہ کے لئے اگر کسی مسلک پر عمل نہ کیا جاسکتا ہو تو دوسرے مسلک و مذہب پر فتویٰ دینا اور عمل کرنا درست ہے ''رد المحتار ②'' میں لکھا ہے۔

---

① ظاہر الروایہ جسے روایۃ الاصول بھی کہا جاتا ہے اسکا اطلاق ان مسائل پر ہوتا ہے جو حضرت امام محمدؒ کی کتب ستہ (مبسوط، زیادات، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر) میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام ابو یوسفؒ اور دیگر اصحابِ مذہب سے نقل کئے گئے ہیں، یہ درجہ مسائل سب سے اعلیٰ اور اقویٰ ہے اور اس کی سند مذہب میں مشہور و معروف ہے۔ ۱۲

② ''ردالمحتار'' علامہ علاء الدین حصکفیؒ کی معروف کتاب ''الدار المختار فی شرح تنویر الابصار'' پر علامہ ابن عابدین شامیؒ کے قلم سے لکھا ہوا بڑا جامع حاشیہ ہے۔ ۱۲

ذکر ابن وھبان ① فی منظومته لو افتی بقول مالک ② علیہ الرحمۃ فی موضع الضرورۃ جاز۔ قال القھستانی ③ فی "لو افتی به فی موضع الضرورۃ لا بأس به علیٰ ما أظن ④ مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی ⑤ رحمۃ اللہ علیہ، ج ۳، ص ۱۶۹ میں مندرجہ بالا حوالہ کے ساتھ یہ تحریر بھی موجود ہے۔ "فی حسب المفتین" قول مالک علیہ الرحمۃ معمول به فی ھذہ المسئلة وھو احد قولی الشافعی ⑥ و لو افتی الحنفی بذلک یجوز فتواہ لان عمر رضی اللہ عنه

① عبدالوہاب بن احمد بن وھبان ۷۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ مشہور حنفی فقیہ ہیں، موصوف نے ایک ہزار اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ لکھا جس میں حنفی مسلک کے نامانوس مسائل شامل ہیں، ۷۶۸ھ میں وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② حضرت امام مالک رحمہ اللہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے، اصل خاندان یمن کا تھا، آپ کے جد امجد ابو عامر مدینہ میں آ کر آباد ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو کر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنے، حضرت امام صاحبؒ نے نو سو سے زائد شیوخ سے علم حاصل کیا، مدینہ کے امام القراء نافع بن عبدالرحمن سے قرآن کریم کی قرأت وسند حاصل کی، اور ان کے جانشین ہوئے، حدیث شریف کا حد درجہ احترام فرماتے، مدینہ منورہ میں طویل عرصہ تک حدیث کا درس دیا، ہر وقت آپ کی مجلس میں مستفتیوں، علماء اور طلبہ کا ہجوم رہتا، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہاء محبت تھی، مدینہ طیبہ کا غیر معمولی اور مثالی احترام آپ کے دل میں تھا، مؤطا امام مالکؒ آپ کی مشہور تصنیف ہے، امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ جیسے بلند پایہ فقیہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں، ربیع الاول ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ علامہ شمس الدین محمد قہستانی علیہ الرحمہ بخارا کے مفتی تھے، نقایہ کی شرح "جامع الرموز" کے نام سے لکھی جو مطبوعہ ہے، ۹۵۳ھ میں وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

④ ترجمہ: ابن وھبان نے اپنی منظوم کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ضرورت کے موقع پر امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق فتویٰ دے تو جائز ہے، علامہ قہستانیؒ نے کہا کہ اگر ضرورت کے موقع پر دوسرے مسلک کے مطابق فتویٰ دیا جائے تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں۔

⑤ حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی فرنگی محلی علیہ الرحمہ ۱۲۶۴ھ میں پیدا ہوئے، مشہور حنفی فقیہ ہیں، نہایت کم عمر (صرف ۳۹) سال پانے کے باوجود مختلف علمی، دینی، تاریخی موضوعات پر بالخصوص حدیث وفقہ پر اتنی کثیر اور قیمتی کتابیں یادگار چھوڑ گئے ہیں جن کی نظیر عالم اسلام میں بھی ملنا مشکل ہے، ان میں سعایہ اور حاشیہ ہدایہ کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ علاوہ ازیں مولانا مرحوم کا "مجموعہ فتاویٰ" جو تین جلدوں میں سینکڑوں بلکہ ہزار سے زیادہ فقہی سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے اور عصر حاضر کے بہت سے تازہ اور زندہ مسائل ومشکلات کے عالمانہ ومحققانہ حل کا بیش قیمت ذخیرہ ہے، جس کی قدر وقیمت برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ ۱۳۰۴ھ میں آپ راہی ملک بقا ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

⑥ حضرت امام شافعی محمد بن ادریس رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور آٹھ سال کی عمر میں مؤطا امام مالک ازبر یاد کر لی، پھر مکہ مکرمہ کے مشہور مفتی ومحدث مسلم بن خالدؒ کے درس میں شریک ہوئے اور حدیث وفقہ میں مہارت حاصل کی، حضرت امام محمدؒ، سفیان بن عیینہؒ، فضیل بن عیاضؒ، امام مالکؒ وغیرہ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ مسالک اربعہ میں آپ ایک ستون ہیں۔ رجب ۲۰۴ھ میں وفات پائی اور قرافۃ الصغریٰ قاہرہ میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

قضی ھکذا فی الذی استھوتہ الجزّ بالمدینۃ و کفی بہ اماماً۔ و لانہ منع حقھا بالغیبۃ فیفرق القاضی بینھما بمضی ھذہ المدۃ اعتبار بالایلاء فی العدد و بالعنۃ فی السنۃ عملا بالشبھین ①"

اسی طرح جامع الرموز، ص ۶۵۲ ھ میں اسی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے: "ھذا أوسع فیجوز الأخذ بہ و ان لم یکن مذھبنا فان الانسان یعذر بہ فی العمل عند الضرورۃ کما فی الزاھدی ②" اور علامہ امین المعروف بابن عابدین نے "ردالمحتار" جلد اول کے اوائل میں لکھا ہے "و انہ یجوز العمل بمایخالفہ ما عملہ علی مذھبہ مقلد افیہ غیر امامہ مستجمعاشروطہ ③" اسی طرح ممتدۃ الطہر اور مقروض جس سے ادائیگی کی امید نہ ہو یہ اور اس طرح کے دوسرے مسائل میں علماء احناف نے دوسرے ائمہ کے مسلک پر فتویٰ دیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے "الدر المختار ④ و ردالمحتار کتاب السرقۃ" اور "ردالمحتار کتاب المفقود و کتاب القضاء فصل فی الحبس" ملاحظہ فرمائیں۔

فقہاء کرام کی ان ہی تصریحات کے پیش نظر ہم نے چند مسائل میں فقہ حنفی کو چھوڑ کر دوسرے ائمہ کے مسلک کو اختیار کیا ہے۔

(۱) "سسرالی رشتہ کی محرمات" کے عنوان کے تحت (۵)

---

① ترجمہ: "اور حسب المفتین" میں ہے کہ اس مسئلہ میں امام مالکؒ کا قول معمول بہ ہے اور یہی امام شافعیؒ کا ایک قول ہے، اور اگر کوئی حنفی اس پر فتویٰ دے تو اس کا فتویٰ صحیح ہوگا، اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جس کو مدینہ میں جن اٹھا لے گئے تھے ایسا ہی فیصلہ کیا تھا اور ان کی اقتدا کرنا کافی ہے اور اس لئے بھی کہ اس شخص نے غائب ہو کر عورت کی حق تلفی کی ہے لہٰذا قاضی اس مدت کے گذرنے کے بعد عدد کے بارے میں ایلاء کا اعتبار کر کے اور سال کے بارے میں عنین ہونے کا اعتبار کر کے دونوں مشابہتوں پر عمل کرتے ہوئے زوجین کے درمیان تفریق کر دیگا۔

② اس میں زیادہ گنجائش ہے لہٰذا اس کا لے لینا جائز ہے، اگرچہ وہ ہمارا مسلک نہ ہو، اس لئے کہ انسان ضرورت کے وقت اس پر عمل کرنے میں معذور ہے، جیسا کہ زاہدی میں ہے۔

③ اسکے لئے ایسا عمل کرنا جائز ہے، جو اس کے اس عمل کے خلاف ہو جو اس نے اپنے مذہب پر عمل کرتے ہوئے کیا تھا، اس طرح کہ وہ اس مسئلہ خاص میں دوسرے امام کی تقلید کرے گا، ان کی ساری شرطوں پر عمل کرتے ہوئے۔

④ صاحب درمختار علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمہ اللہ ۱۰۲۵ھ میں پیدا ہوئے، گیارہویں صدی کے مشہور حنفی فقیہ ہیں، دمشق کے مفتی تھے، آپ کی معروف کتاب الدرالمختار فی شرح تنویرالابصار ہے جس پر علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار کے نام سے حاشیہ لکھا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی دوسری کتابیں یہ ہیں افاضۃ الانوار علی اصول المنار اس کتاب پر بھی علامہ شامیؒ نے حاشیہ لکھا ہے جو مکتوب و مطبوع شکل میں موجود ہے، الدرالمنتقی شرح ملتقی الابحر یہ کتاب مخطوطہ ہے ۱۰۸۸ھ میں آپ نے وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) دفعہ (۱۹) رضاعت کا ثبوت چار عورتوں کی گواہی ہے
(۳) دفعہ (۴۱) خیار بلوغ کے استعمال میں مجلس کی شرط
(۴) دفعہ (۷۳) باب نکاح میں کفارہ کا مطلب
(۵) دفعہ (۸۶) مہر کی نفی کرنے کا نکاح پر اثر
(۶) نکاح کے شرائط، ایجاب وقبول کرنے والے کا عاقل و بالغ ہونا
(۷) دفعہ (۱۳۵) نفقہ سے محرومی فسخ نکاح کا سبب بن سکتی ہے
(۸) دفعہ (۱۳۷) بیوی زمانہ ماضی کے نفقہ کی مستحق ہوگی

بہر حال میں نے اس عریضہ میں مذکورہ بالا اشارات کے ذریعہ جناب والا کو اس طرف متوجہ کرنا چاہا ہے کہ اس کتاب ''اسلامی قانون'' (جو ابھی مسودہ ہے) میں موجودہ دور زمانہ اور آج کل کے بدلے ہوئے معاشرہ کی بھی رعایت کی ہے۔ اب ''اسلامی قانون[1]'' کا ایک حصہ یعنی ''کتاب النکاح'' جو باب المہر، نفقہ، رضاعت، حضانت، ولایت وغیرہ پر مشتمل ہے۔ ارسال خدمت کیا جارہا ہے۔ براہِ کرم اس کا مطالعہ فرما کر اپنی تفصیلی رائے سے مطلع فرمائیں اس لئے ہر دو ورق کے درمیان ایک سادہ ورق لگا دیا گیا ہے تاکہ آپ اپنی رائے تحریر فرما سکیں۔ نیز جواب کے لئے لفافہ پر ٹکٹ لگا کر رکھ دیا گیا ہے تاکہ آپ کو سہولت ہو۔

ایک ضروری بات یہ عرض کرنی ہے کہ براہِ کرم اپنی رائے تحریر فرما کر اس مسودۂ قانون کے ساتھ ۱۵/دسمبر تک ارسال فرمادیں۔ کام کی ضرورت، اہمیت اور عجلت کا احساس مجھ سے زیادہ آپ کو ہوگا، اس لئے اس میں تاخیر روانہ رکھی جائے۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

[1] اسلامی قانون متعلق مسلم پرسنل لا جو اولاً اپنے اصلی نام سے ہٹ کر مجموعہ قوانین اسلامی کے نام سے شائع ہوئی۔ مجموعہ قوانین اسلامی میں نام کے علاوہ مرتب کا نام بھی چھوٹ گیا تھا، بلکہ کتاب کا کچھ حصہ ہی چھپنے سے رہ گیا تھا، صاحب کتاب کے صاحبزادے مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ نے اصلی نام اور کتاب کے مرتب کے نام کے ساتھ تہذیب، تنقیح اور تصحیح کے ساتھ کتاب کو دوبارہ شائع کرایا۔ یہ کتاب عدالت کے ججوں، وکلاء اور اسلامی قانون سے واقفیت حاصل کرنے والوں کے لئے بڑی کارآمد ہے، کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ ۱۲

مکتوب بنام

محترمہ ڈاکٹر نجمہ ہبت اللہ، ایم پی

(سابق ڈپٹی چیئرمن راجیہ سبھا)

محترمہ ڈاکٹر نجمہ ہبت اللہ ۱۳/اپریل ۱۹۴۰ء کو بھوپال (مدھیہ پردیش) میں پیدا ہوئی۔ Colorado Denver میں پی ایچ ڈی اور ماسٹر آف سائنس کی ڈگری حاصل کی اور نمایاں نمبرات سے کامیاب ہوئی۔ ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۸ء میں کانگریس پارٹی کی جانب سے راجیہ سبھا کی ممبر اور نائب صدر رہی نیز ۱۹۸۶ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی جنرل سکریٹری بھی رہ چکی ہیں، بعض اختلافات کی بنا پر کانگریس پارٹی سے علیحدہ ہو کر بی جے پی میں داخل ہوئی فی الحال بی جے پی کی نائب صدر ہے۔ مجاہد و قائد آزادی حضرت مولانا ابو الکلام آزادی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبی تعلق ہے، حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے ایک اہم دینی معاملہ میں محترمہ کو مکتوب تحریر فرمایا جس کو پڑھ کر مکتوب کی اہمیت و افادیت اور حضرت علیہ الرحمہ کی فقہی بصیرت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

خانقاہِ رحمانی، مونگیر

۱۰/۱/۱۹۸۶ء

محترمہ ڈاکٹر نجمہ ہپت اللہ! سلام ممنون!

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

دلی اور لکھنؤ دونوں جگہوں پر دفعہ ۱۲۵ کے متعلق ساری باتیں ہو چکی ہیں اور شاید اب کوئی گوشہ باقی نہیں ہے، اسلئے ہمیں آرڈی ننس① کا انتظار ہے اور سخت انتظار ہے۔ میں یہ بھی کہدوں کہ اس میں جتنی تاخیر ہوگی مختلف جہتوں سے ذہن کو الجھانے کی سعی کی جائے گی اور اس کا نتیجہ اچھا نہیں خراب ہی ہوگا، آپ کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے، اور کروڑوں مسلمانوں کے انتظار کو ختم کرنا چاہئے اور میں آپ کو اس واسطے لکھ رہا ہوں کہ آپ اس معاملہ میں حکومت ہند اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے درمیان سفارت کے منصب پر سرفراز ہیں، ۲۱/دسمبر کو وزیر اعظم سے ملاقات کے وقت بھی آپ موجود تھیں اور آپ نے اپنے مشوروں سے گفتگو کو آگے بڑھایا، پھر اسی دن وزیر قانون اور وزیر مملکت برائے قانون کے ساتھ چھ اشخاص کی گفتگو بھی آپ ہی کے مکان پر ہوئی، اور آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ بات کنارے لگی۔

وزیر قانون کی تجویز اور خواہش کے مطابق بنات والا② نے دفعہ نمبر ۱۲۵ سی، آر، پی سی میں ترمیم کا مسودہ مرتب کر کے ۲۳/دسمبر کو مسٹر اشوک سین کے حوالہ کر دیا، راقم الحروف نے اس کے بعد دلی چھوڑا پھر بعض باتوں کی تشریح کی خاطر وزیر اعظم نے آپ ہی کو لکھنؤ بھیجا اور بحمد اللہ ہماری گفتگو کامیاب اور اطمینان بخش رہی، ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ اگر کچھ اونچ نیچ ہوتی ہے یا اعلان میں کافی تاخیر ہوتی ہے تو میں اور مجھ جیسے دوسرے واقف کار حضرات آپ ہی سے پوچھیں گے، لکھنؤ میں میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ شریعت اسلامیہ میں وارثوں اور اقرباء کے نفقہ کی جو اساس اور بنیاد ہے اور اس کے جو اہم اجزاء ہیں، اس سے میں آپ کو باخبر کروں گا، یہ خط دراصل اسی مقصد سے لکھ رہا ہوں۔

---

① قانون۔ ۱۲

② محترم غلام محمود صاحب بنات والا۔ مشہور رہنما، مسلم لیگ کے اہم ترین قائد، بہترین پارلیمنٹرین، چھ بار لوک سبھا کے رکن منتخب ہوئے، مہاراشٹرا اسمبلی کے بھی رکن چنے گئے، عمدہ مقرر، قانون پر گہری نظر اور اپنے طرز انداز کی منفرد شخصیت کے مالک تھے، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

اب سنئے قرآن مجید میں سورۂ بقرہ کی آیت ۲۳۳ اقرباء اور ورثاء کے نفقہ کی بنیاد ہے۔ اسی آیت شریفہ، احادیث، صحابۂ کرام کے آثار اور اس زمانہ کے فتاویٰ کی روشنی میں فقہاء نے نفقہ کے سارے احکام مستنبط کئے ہیں اور بتلائے ہیں۔ آیت یہ ہے

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ق وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج ①

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد ② رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے:

اور جو شخص (اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور بیوی کے گود میں بچہ ہو اور وہ) ماں سے بچہ کو دودھ پلوانا چاہے تو اس صورت میں چاہیئے پورے دو برس تک ماں بچہ کو دودھ پلائے (کہ یہی دودھ پلانے کی پوری مدت ہے) اور جس کا بچہ ہے اس پر لازم ہے کہ ماں کے کھانے کپڑے کا مناسب طریقہ پر انتظام کرے (یہ انتظام ہر شخص کی حالت اور حیثیت کے مطابق ہونا

---

① سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۲۳۳، پارہ نمبر ۲، رکوع نمبر ۱۴۔ ۱۲

② امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد علیہ الرحمہ ہندوستان کے عظیم المرتبت قائد، جنگ آزادی کے سپہ سالار، صاحب طرز انشاء پرداز اور ایک عہد آفریں انسان تھے۔ ۸؍ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۷؍اگست ۱۸۸۸ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام خیر الدین تھا جو ایک جید عالم اور صوفی باعمل تھے۔ آپ کی نشو و نما کلکتہ میں ہوئی اور ساری تعلیم گھر پر ہوئی۔ مجتہدانہ دماغ کے مالک تھے۔ علوم و فنون پر گہری نظر تھی۔ اسی کے ساتھ سحربیان خطیب و مقرر تھے۔ آپ نے اپنی زبان و قلم سے ہزاروں لاکھوں سینوں میں آزادیٔ وطن کی آگ لگا دی، آپ کے اخبار ''الہلال'' نے ملک کے چپہ چپہ میں آزادی کا بگل بجادیا۔ ۱۹۱۵ء میں آپ کی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے حکومت بنگال نے آپ کو جلاوطن کر کے رانچی میں نظر بند کر دیا۔ اس کے بعد بھی آزادیٔ وطن کے حصول میں بار بار قید و بند کے مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ تقریباً ۱۶؍سال جیل کی سلاخوں میں رہے۔ ابتداء ہی سے جمعیۃ العلماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہے اجلاس عام لاہور منعقدہ ۱۹۲۱ء اور اجلاس عام کراچی منعقدہ ۱۹۳۱ء کے صدر رہے۔ آزادی سے پہلے سال کانگریس کے صدر رہے آزادی کی مشہور تحریک ''کوئٹ انڈیا'' ۱۹۴۲ء میں آپ کی قیادت میں چلائی گئی۔ آزادی کے بعد کانگریس وزارت میں وزیر تعلیم رہے۔ آپ کی علمی و سیاسی اور ادبی و صحافتی خدمات پر اس قدر لکھا گیا ہے کہ اگر صرف ان کا اشاریہ تیار کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

آخری عمر کی سیاسی مصروفیتوں کے باوجود آپؒ نے تھوڑا وقت علمی اور دینی کاموں کے لئے نکال لیا اور دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ''ترجمان القرآن'' منظر عام پر آیا۔ ترجمان القرآن اگرچہ مکمل نہ ہو سکی لیکن دو ضخیم جلدوں میں اہم دینی امور کے متعلق مولانا کا نقطۂ نظر پوری طرح امت کے سامنے آچکا ہے۔ غبار خاطر نامی کتاب بھی موصوف ہی کی تصنیف کردہ ہے۔

۲۲؍فروری ۱۹۵۸ء کو آپؒ نے وفات پائی اور جامع مسجد دہلی کے سامنے آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

چاہئے اصل اس بارے میں یہ ہے کہ) کسی شخص پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے ۔ نہ تو ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان پہونچایا جائے، نہ باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے (دونوں کے حقوق اور احساسات کی رعایت کرنی چاہئے) اور (اگر باپ کا اس اثناء میں انتقال ہو جائے تو جو اس کا) وارث (ہو، اس) پر (عورت کا کھانا کپڑا) اسی طرح ہے، (جس طرح باپ کے ذمہ تھا) اس آیت پر حضرت علامہ علیہ الرحمہ نے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے۔

(۱) طلاق کی صورت میں ایک نہایت اہم سوال چھوٹے بچوں کی پرورش کا تھا، ماں باپ کی علیحدگی کے بعد دودھ پیتے بچوں کی پرورش کا انتظام کیا ہو؟ اس بارے میں طرح طرح کی خرابیوں کا اندیشہ تھا پس اس کا سد باب کر دیا گیا، بڑا محل نقصان پہونچنے کا، ماں تھی، کہ طلاق کی وجہ سے جدا ہوگئی تھی اور محبت مادری کی وجہ سے مجبور تھی کہ بچہ کو دودھ پلائے، پس حکم دیا گیا کہ دودھ پلانے تک اس کا خرچ باپ کے ذمہ ہے اور دودھ پلانے کی مدت دو برس ہے۔ ساتھ ہی اس بارے میں دو بنیادی قاعدے بھی واضح کر دیئے ''نہ تو ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان پہونچایا جائے اور نہ باپ کو اور کسی پر اسکی وسعت سے زیادہ خرچ کا بار نہیں'' ترجمان قرآن جلد اول، ص ۲۵۷

اس آیت میں چند باتیں کہی گئیں ہیں۔ (۱) رضاعت کی مدت دو سال کامل ہے اگر رضاعت کو مکمل کرنے کی خواہش ہو تو ماں کو اپنے بچوں کو دو سال دودھ پلانا چاہئے۔ (۲) مولود اور (باپ) پر بچہ کی پرورش اور بچہ کی ماں کا نفقہ مناسب طریقہ پر واجب ہے۔ (۳) کسی پر ذمہ داری اسکی وسعت و برداشت کے مطابق ہی ڈالی جاسکتی ہے خواہ شوہر ہو یا اس کی بیوی۔ (۴) رضاعت اور نفقہ کے معاملہ میں ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے کہ وہ نہ بچہ کی ماں کیلئے نقصان دہ ہو اور نہ بچہ کے باپ کے لئے۔ اس طرح شیر خوار بچے اور اس کی ماں کا نظم تو ہو گیا، لیکن اگر کسی وجہ سے (مختلف اسباب ہو سکتے ہیں) مذکورہ بالا انتظام نہ ہو تو پھر حق تعالیٰ نے وارثوں کو اس کا ذمہ دار بنایا ہے، فرمایا گیا وَعَلَى الْوَارِثُ مِثْلُ ذَالِكَ ج اسی لئے یہ آیت مجتہدین اور فقہاء کے نزدیک نفقہ کے معاملہ میں اصل اور بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ علامہ ابوبکر جصاص ① نے اپنی

---

① امام ابوبکر جصاص رازی علیہ الرحمہ ۳۰۵ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اکابر علماء و صلحاء سے استفادہ کیا جن میں ''ابوسہل''، ''ابوالحسن کرخیؒ''، ابوسعید بردعیؒ، موسیٰ بن نصیر رازیؒ، محمدؒ بالخصوص قابل ذکر ہیں تعلیم سے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مشہور عالم کتاب ''احکام القرآن ①'' میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۵ یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ط ② اور سورہ بقرہ ہی کی آیت ۲۱۹ وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ ط ③ اور سورہ ''النور'' کی آیت وَّلَا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْ م بُیُوْتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّھٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِکُمْ ④ کو بھی نفقہ کے معاملہ میں اصل اور بنیاد بنایا ہے اور ان آیات سے نفقہ کے وجوب اور اس کی جزئیات اور فروع کا استنباط ہوتا ہے لیکن چوں کہ اس پر بحث طویل ہے، اسلئے ہمیں ''وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ ج'' والی آیت ہی کو سامنے رکھنا چاہئے، یہ آیت اپنے الفاظ و مفہوم کے لحاظ سے خاص نہیں ہے، عام ہے۔ اس لئے عموماً مفسرین اور فقہاء کرام نے آیت کے عموم کے پیش نظر مطلقہ اور دوسرے اقرباء و ورثہ کا نفقہ اس سے ثابت کیا ہے اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے چوں کہ پہلے سے اس آیت میں طلاق کا ذکر چلا آرہا ہے بلکہ پورا رکوع ہی طلاق سے متعلق ہے اس لئے وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذَالِکَ ج کا مصداق ومحل آیت کے سباق اور قرآن

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) فراغت کے بعد بغداد ہی میں طویل مدت تک آپ نے تدریسی خدمات انجام دی، اپنے دور میں احناف کے امام شمار کئے جاتے تھے، آپ مشہور مفسر اور اصولی عالم ہیں آپ کی مشہور کتاب پانچ جلدوں میں مطبوعہ ہے جو احکام القرآن کے نام سے جانی جاتی ہے۔ علمی لیاقت کے ساتھ آپ زہد و ورع میں بھی مشہور تھے۔ آپ کو عہدۂ قضا سپرد کیا گیا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ بغداد کے علاوہ آپؒ نے اہواز اور نیسا پور میں بھی دینی خدمات انجام دی، ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ، ابوالحسن محمد بن احمد زعفرانی رحمہم اللہ وغیرہ آپؒ کے اجل تلامذہ میں سے ہیں، ''احکام القرآن'' کے علاوہ آپ کی تصنیفات میں شرح مختصر الطحاوی، شرح الجامع محمد بن حسن، شرح الاسماء الحسنیٰ وغیرہ بھی ہیں۔ ۳۷۰ھ میں آپ اس دارفانی سے دارِ بقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① احکام القرآن حضرت امام ابوبکر جصاص احمد بن علی رازی رحمہ اللہ کی فن تفسیر میں نہایت اہم تصنیف ہے جو اکثر مدارس کے شعبہ افتاء میں پڑھائی جاتی ہے۔ جو صدیوں سے علماء، مفسرین اور محدثین کا مرجع ہے۔ ۱۲

② ترجمہ: تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں، کہہ دو کہ جو کچھ تم خرچ کرو مال سو ماں باپ کے لئے اور قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور محتاجوں اور مسافروں کے۔ (سورہ بقرہ ۲۱۵ پارہ ۲، رکوع ۱۰)۔ ۱۲

③ ترجمہ: اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہدے جو بچے اپنے خرچ سے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۱۹، پارہ ۲، رکوع ۱۱)۔ ۱۲

④ اور نہیں تکلیف تم لوگوں پر کہ کھاؤ اپنے گھروں سے یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائی کے گھر سے یا اپنی بہن کے گھر سے یا اپنے چچا کے گھر سے یا اپنی پھوپھی کے گھر سے یا اپنے ماموں کے گھر سے یا اپنی خالہ کے گھر سے (سورہ نور، آیت ۶۱، رکوع نمبر ۱۴، پارہ نمبر ۱۸)۔ ۱۲

کے نظم کو برقرار رکھتے ہوئے خصوصیت کے ساتھ مطلقہ کو قرار دیا ہے۔ جہاں تک احادیث کا سوال ہے تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے مختلف طریقوں سے اپنے والدین بیوی اور اقربا کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مطالعہ کرنے والے کے ذہن پر یہی اثر پڑے گا کہ یہ صلہ رحمی اور حسن سلوک واجب سے بھی کچھ آگے کی چیز ہے، اور اگر ان احادیث کو "وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ" کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو انسان یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ والدین، بیوی اور اپنے قریبی رشتہ داروں کی ہر ممکن اعانت اسلامی نقطۂ نگاہ سے نہ صرف واجب، بلکہ ایک مسلمان کا شعار اور اسکے ایمان کی علامت ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ پر ایک باب ہی قائم کیا ہے، اس باب میں سیدنا عائشہ صدیقہ (۱) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ہندہؓ (۲)

---

(۱) ام المومنین حضرت عائشہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ، علم وفضل، خیر وبرکت، اخلاق وکردار، جرأت وعزیمت میں حوصلہ مندی میں بے مثال تھیں۔ حق بات کسی کی پرواہ کئے بغیر بے خوف ہو کر کہہ دیا کرتی تھیں، ان کی پیدائش نبوت کے چوتھے سال مکہ مکرمہ میں ہوئی، بچپن ہی سے بے حد ذہین اور عقل مند تھیں، گھر میں خادمہ ہونے کے باوجود اپنا کام خود کیا کرتی تھیں، غریبوں کی مدد، یتیموں کی پرورش، مہمان نوازی اور راہِ خدا میں بڑی دریادلی سے خرچ کرتی تھیں، ساتھ ہی اللہ کی عبادت آپ علیہ السلام کی سنت کی پیروی اور شریعت کے ایک ایک حکم پر بڑے اہتمام سے عمل کیا کرتی تھیں، نماز تہجد و چاشت کی بہت پابند تھیں اکثر روزے رکھا کرتی تھیں، شریعت کے خلاف چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی پرہیز کرتی تھیں۔ آپؓ کا علمی مقام ومرتبہ بھی بہت بلند تھا، بیک وقت قرآن کریم کی حافظہ، تفسیر وحدیث کی ماہر اور مشکل مسائل کو حل کرنے میں بے مثال ذہانت کی مالک تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ آپؓ سے شریعت کے احکام ومسائل معلوم کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔ ۶۶ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا اور رات کے وقت جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ رضی اللہ عنہا۔ ۱۲

(۲) حضرت ہندہ (رضی اللہ عنہا) عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوئیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں کے نکاح کو باقی رکھا، یہ نہایت فصیح اور عاقلہ تھیں، جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کروگی، تو ہندہؓ نے عرض کیا کہ ابوسفیانؓ ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں، جس کی تنگی ہوتی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس قدر لے لو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے حسب دستور کافی ہو، آپ ﷺ نے فرمایا اور نہ زنا کروگی تو ہندہؓ نے عرض کیا کہ کیا کوئی شریف عورت زنا کار ہوسکتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کروگی، تو ہندہؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کردیا ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کی پرورش کی اور بڑے ہونے پر آپ ﷺ نے بدر میں قتل کرادیا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ اسی روز حضرت ابوقحافہ حضرت ابوبکرؓ کے والد کا بھی انتقال ہوا، ان سے حضرت عائشہؓ نے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہا۔ ۱۲

نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیانؓ ① (ہندہؓ کے شوہر) سخت بخیل ہیں، اگر میں ان کے مال سے اپنے اور اپنے بچہ کیلئے بقدر کفالت لے لوں تو کوئی حرج تو نہیں؟ حضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا: خذی بالمعروف ② مناسب انداز سے لے لو۔ بخاری شریف ③، ج ۲،

① حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا نام صخر تھا، حضور ﷺ کی نبوت سے پچاس سال پہلے پیدا ہوئے، آپ ﷺ سے وہ عمر میں دس سال بڑے تھے، مسلمان ہونے سے قبل وہ حضور ﷺ اور اسلام کے بڑے دشمن تھے، کئی مرتبہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کی، جنگ احد میں کفار کی قیادت کی، لیکن ان کی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا شروع ہی میں مسلمان ہوگئی تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ ہجرت کرگئی تھیں، ان کے شوہر کا وہاں انتقال ہوا تو حضور ﷺ نے بادشاہ حبشہ کو اپنا وکیل مقرر فرما کر ان سے نکاح کرلیا۔ اس طرح حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے خسر ہوگئے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے ایک دن قبل رات میں مسلمان ہوئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضور ﷺ سے بہت محبت ہوگئی اور دین اسلام کی خاطر جان و مال لگا دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔ چنانچہ جنگ حنین کے موقع پر کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی، روم کے مقابلہ میں جنگ یرموک کے موقع پر میدان میں بہادری سے آگے آگے مقابلہ کرتے رہے، دوسری آنکھ بھی اس جنگ میں چلی گئی، حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ۳۳ھ میں ۹۳ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

② حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: عن عائشۃ قالت ہند یا رسول اللہ ان ابا سفین رجل شحیح فھل علی حرج ان اخذ من مالہ ما یکفینی و بنی قال خذی بالمعروف (باب و علی الوارث مثل ذلک بخاری شریف، ۲/ ۸۰۹)

③ اس کتاب کا پورا نام "الجامع الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ" ہے۔ اسکے جامع شیخ الاسلام امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ الحجۃ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری ہیں۔ آپکی ولادت ۱۳ر شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں ہوئی ۲۰۵ھ میں سماعت حدیث کی ابتداء اپنے وطن میں فرمائی، پھر مختلف دینی اور علمی مرکزوں کے سفر کئے، صحیح بخاری شریف کے متعلق خود ان کا بیان ہے کہ میں نے یہ کتاب سولہ سال میں مرتب کی ہے اور اس التزام کیساتھ کہ ہر حدیث کے اندراج سے قبل غسل کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور اسکے مسودہ کو جناب نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر مبارک اور منبر کے درمیان بیٹھ کر صاف کیا ہے اور میں نے اس میں کوئی ایک حدیث بھی ایسی درج نہیں کی جس کی صحت پر مجھ کو پورا بھروسہ نہ ہو، اور پھر فرماتے ہیں "جعلتہ حجۃ فیما بینی و بین اللہ" "میں نے اس کتاب کو اپنے اور پروردگار کے درمیان حجت بنایا ہے" یہ فن حدیث کا عمدہ اور صحیح تر مجموعہ ہے، جس کے بارے میں علماء امت کا فیصلہ ہے کہ قرآن پاک کے بعد سب سے صحیح کتاب یہی ہے۔ حضرت امام بخاری نے جن شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی کتاب میں حدیث کا استخراج کیا ہے، وہ روایت کی قوت اور حدیث کی صحت کے معیار کو اونچا کردیتے ہیں۔ حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں "و اما حجۃ من حیث الاتصال فلاشتراطہ ان یکون الراوی قد ثبت لہ لقاء من روی عنہ ولو مرۃ واکتفی مسلم بمطلق المعاصرۃ" صحیح بخاری شریف کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہوتا ہے کہ امام صاحب سے براہ راست نوے ہزار اشخاص نے پڑھا سنا اور نقل کیا، اور اس وقت سے آج تک ہر دور میں اس کے پڑھنے اور سماعت و روایت کرنے والوں کی تعداد بڑھتی ہی جارہی ہے، بخاری شریف چھ لاکھ احادیث کا انتخاب ہے۔ حافظ عسقلانیؒ نے ہر باب کی احادیث صحیح طور سے شمار کر کے لکھا ہے کہ کل احادیث، مسندات کی تعداد سات ہزار تین سو ستانوے (۷۳۹۷) ہے۔ امام بخاریؒ کا انتقال یکم شوال ۲۵۶ھ شنبہ کی شب میں ہوا، رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

ص ۸۰۹، یہی حدیث مسلم شریف ① جلد ثانی، ص ۷۵ میں موجود ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ ② سے ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''للمملوک طعامہ وکسوتہ'' آقا پر مملوک و خادم کا کھانا اور کپڑا واجب ہے ③۔ مسلم، ج ۲، ص ۵۲، ابوداؤد ④ میں

① صحیح مسلم شریف کے جامع مشہور محدث امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیریؒ ہیں، عرب کے معروف قبیلہ بنی قشیر سے تعلق رکھتے ہیں، آپکی ولادت امام شافعی علیہ الرحمہ کی وفات کے سال ۲۰۴ھ میں ہوئی، حصول علم کیلئے مختلف دینی اور علمی مرکزوں کے سفر کئے۔ امام بخاریؒ اور امام احمد بن حنبلؒ آپکے اجل اساتذہ میں سے ہیں۔ صحیح مسلم شریف کے متعلق خود بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مکررات کو ساقط کرتے ہوئے تین لاکھ احادیث میں سے صحیح مسلم شریف کی تصنیف کی جو کہ سب سے سنی گئی ہیں اوران کی تعداد چار ہزار ہیں، امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جس نے بھی مسلم شریف میں غور کیا تو وہ اس بات سے آگاہ ہوا کہ مسلم شریف اپنی سندوں، ترتیب سیاق و سباق کی اچھائی اور عجیب وانوکھے انداز، طریقوں کی تلخیص اور متفرقات کے ضبط کرنے میں ایسی کتاب ہے کہ امام مسلم علیہ الرحمہ کے بعد زمانے کا کوئی بھی شخص آپکے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکا، مسلم شریف کے متعلق بڑا جامع قول ہے کہ ''ماتحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ نے حد درجہ اہتمام کے ساتھ صحیح مسلم شریف کو مرتب فرمایا۔ مسلم شریف کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہوجاتا ہے کہ خود امام صاحبؒ سے براہِ راست ہزاروں اشخاص نے پڑھا، سنا اور نقل کیا اور اس وقت سے آج تک اس کے پڑھنے اور سماعت و روایت کرنے والوں کی تعداد برابر بڑھتی جارہی ہے، امام مسلم رحمہ اللہ کا انتقال ۲۵ ررجب ۲۶۱ھ میں ہوا اور نیشاپور کے باہر نصیر آباد میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② آپؓ کی کنیت ابوہریرہ ہے۔ آپ کا تعلق قبیلۂ دوس سے ہے۔ حضرت طفیل دوسیؓ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور مکہ مکرمہ میں آکر آپ ﷺ سے ملاقات کرکے اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔ پھر ۷ھ میں اسّی (۸۰) آدمیوں کے ہمراہ دوبارہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کی خدمت میں رہ گئے، آپؓ کو احادیث سننے اور یاد رکھنے کا شوق بہت زیادہ تھا یہی وجہ ہے کہ تمام صحابہ میں سب سے زیادہ احادیث انہیں سے منقول ہیں، جن کی تعداد تقریباً پانچ ہزار تین سو چوہتر ہے۔ آپؓ کو حضور نبی کریم ﷺ سے جو قرب وتعلق اور محبت تھی وہ مختلف احادیث سے واضح ہے۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

③ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: عن أبی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال للملوک طعامه وکسوته ولا یکلف من العمل الا مایطیق (مسلم شریف ۲/ ۵۲)۔ ۱۲

④ سنن ابوداؤد شریف کے جامع سلیمان بن اشعث رحمہ اللہ ہیں، ابوداؤد کنیت ہے، تیسری صدی کے شروع ۲۰۲ھ میں سجستان میں پیدا ہوئے، حصول علم کے لئے مختلف ملکوں، مصر، شام، حجاز، عراق کا سفر کیا پھر بغداد میں سکونت اختیار فرمائی۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ سے احادیث حاصل کی، ابوداؤد شریف کے متعلق خود ان کا بیان ہے کہ میں نے پانچ لاکھ احادیث میں سے چار ہزار آٹھ سو احادیث کا انتخاب کرکے اپنی اس سنن میں ذکر کیا۔ موصوف نے مستدلات ائمہ (یعنی ائمہ وفقہاء نے اپنے اپنے مسائل میں جن جن احادیث سے استدلال کیا ہے) وہ سب استدلالات اور دلائل ابوداؤد شریف میں جمع کیا ہے۔ تکمیل پر اپنے استاذ امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے جب کتاب کو پیش کیا تو آپ نے اسے پسند فرمایا، حافظ ابن حجرؒ نے آپ کے شیوخ کی تعداد تین سو بتلائی ہے۔ وفات سے چار سال قبل بصرہ منتقل ہوئے اور ۱۶ر شوال ۲۷۵ھ بروز جمعہ کو انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

عمرو بن شعیب ① کی روایت ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا میرے پاس کچھ مال ہے اور میرے والد میرے مال کے محتاج ہیں، آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ تم اور تمہارا مال والد ہی کیلئے ہے اور آگے بڑھ کر والد کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد ہوا، تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، تم اپنی اولاد کے کمائے ہوئے مال سے کھاؤ۔ ②

(ابوداؤد شریف، ج ۲، ص ۱۴۲۔ مسلم شریف ج ۲، ص ۳۱۲ کتاب البر والصلۃ) میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ انسانوں کے لئے سب سے زیادہ حسن معاشرت کا حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں، پھر ارشاد ہوا تمہارے باپ، پھر فرمایا گیا ثم ادناک ③ یعنی پھر تم سے جو قرابت میں قریب ہوں۔

علامہ ابوبکر جصاصؒ نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ نفقہ سے متعلق ''اقرب فالاقرب کا اصول احادیث سے ثابت ہے، حضرت عبداللہ ④ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور کائنات ﷺ کا

---

① یہ عمرو، شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے اور سہمی ہیں۔ اپنے والد اور ابن المسیب اور طاؤس سے حدیث سنی اور ان سے زہری ابن جریج عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت کی، امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اپنی صحیحین میں ان کی کوئی حدیث نہیں لی اس لئے کہ وہ اپنی روایات اس طرح نقل کرتے ہیں عن ابیہ عن جدہ اور کبھی اس سند میں اختصار کرتے ہیں، تو اگر مراد عن ابیہ عن جدہ سے خود اپنے والد اور اپنے دادا ہیں تو معنیٰ یہ ہوئے کہ اپنے والد شعیب اور اپنے دادا محمد سے روایت کر رہے ہیں کہ ان کے دادا محمد سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا فرمایا اس صورت میں روایت مرسل ہوگئی، کیوں کہ محمد جو ان کے دادا ہیں حضور ﷺ کی ملاقات سے مشرف نہیں تھے، نہ انہوں نے زمانہ پایا اور اگر اس سند کا مطلب یہ ہے کہ عمرو اپنے والد شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے روایت کرتے ہیں تو اس صورت میں سند متصل نہیں رہتی کیوں کہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا اسی عیب کی وجہ سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف میں ان کی روایات کو نہیں لیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے ہیں۔ ۱۲

② حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ فقال یا رسول ان لی مالا وولدا وان والدی یحتاج مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم (باب الرجل یاکل من مال ولدہ، کتاب البیوع، ابوداؤد ۲ / ۴۹۸)

③ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق الناس بحسن الصحبة قال امک ثم امک، ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک (کتاب البر والصلۃ، مسلم شریف ۲ / ۳۱۲)

④ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں، آپ کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جو فتویٰ دینے کے ذمہ دار تھے، آپ جسمانی اعتبار سے دبلے پتلے تھے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ضرورت سے (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

قول نقل کرتے ہیں: اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے ان لوگوں پر خرچ کرو جو تمہاری ذمہ داری میں ہیں، تمہاری ماں، باپ، بہن، بھائی اور پھر اس سے قریب اور اس سے قریب اور ایسی ہی ایک روایت ثعلبہ بن زہدم اور طارق رضی اللہ عنہم ① سے ہے۔

اس سلسلے میں کثرت سے احادیث آئی ہیں اگر انھیں قرآن مجید کی آیات نفقہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو اپنے اقرباء خصوصاً والدین اور بیوی کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن معاشرت کی اہمیت خوب واضح ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ جو قرآن اور تعلیمات نبوی ﷺ کے اولین مخاطب تھے اور ان کے تلامذہ یعنی تابعین ان کے آثار فتاوے اور فیصلے بھی یہی بتلاتے ہیں۔

علامہ ابوبکر جصاص نے احکام القرآن، ج ا، ص ۴۰۶ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ عمر ابن الخطاب ②، زید بن ثابت ③، حضرت حسن ④، حضرت قبیصہ بن ذویب ⑤، حضرت عطا ⑥ رضوان اللہ علیہم

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) ان کو درخت پر چڑھایا صحابہؓ ان کی دبلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنسنے لگے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک عبداللہ بن مسعودؓ کے یہ دبلے پتلے پیر احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہیں، آپ علیہ السلام کے خاص خادم ہونے کی وجہ سے صحابہؓ ان کو صاحب النعل (جوتے والے) صاحب الوسادہ (تکیہ والے) کہا کرتے تھے، ان کو قرآن پاک سے خصوصی شغف اور تعلق تھا حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں انھیں کوفہ کا امیر مقرر کر دیا تھا۔ ۳۲ھ میں آپؓ اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

① حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ کو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صحبت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی حدیث مشکوٰۃ شریف کے بیانِ خمر کے بارے میں موجود ہے، ان سے حضرت علقمہ ابن وائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

② آپؓ کا نام عمر بن خطاب تھا، والد کا نام خطاب بن نفیل اور والدہ کا نام حنتمہ بنت ہشام تھا، آپؓ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے، ہجرت سے ۴۰ سال قبل پیدا ہوئے اور ۳۳/ سال کی عمر میں اپنے بہن بہنوئی سے تحریک پا کر اور حضور ﷺ کی دعا کی قبولیت کے طفیل اسلام میں داخل ہوئے، آپ کے قبول اسلام کے بعد پہلی مرتبہ مسلمانوں نے خانہ کعبہ میں با جماعت نماز ادا کی اور کھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی، آپؓ کے دورِ خلافت میں دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں اور بیت المقدس فتح ہوا۔ آپ علیہ السلام کی جانب سے حضرت عمرؓ کو "الفاروق" کا خطاب ملا۔ کل ۱۰ سال ۴ مہینے کی خلافت کی۔ آپ کے دورِ خلافت کو عدل و انصاف اور رعایا پروری کا دور کہتے ہیں، ایک ایرانی مجوسی فیروز ابولولو نے ۲۶/ ذی الحجہ ۲۳ھ مطابق ۶۴۵ء میں آپ کو شہید کیا۔ گنبد خضراء میں آپ علیہ السلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جوار میں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

③ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کاتب ہیں، جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کی عمر گیارہ سال کی تھی، ان کا شمار ایسے جلیل القدر فقہائے صحابہ میں ہوتا ہے جن پر فرائض کا مدار ہے، نیز یہ ان صحابہ میں سے ایک ہیں جنہوں نے تدوین قرآن میں بڑا حصہ لیا ہے اور انہوں نے خلافت (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

اجمعین نے یہ کہا ہے کہ قرآن کی آیت ''وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج'' میں ذلک سے مراد نفقہ ہے۔ یعنی باپ اور شوہر کی عدم موجودگی میں بچہ اور ماں کا نفقہ اقربا اور وارثین پر ہے، اسی طرح بچہ کے نفقہ سے متعلق حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب نے فرمایا اگر بچہ کا باپ نہ ہو تو اس کا نفقہ عصبات پر واجب ہے۔ ①

اب فقہاء کرام کی طرف آئیے، ہدایہ جیسی مستند اور معروف و مشہور کتاب سے کون ناواقف ہے، قانون کا ہر طالب علم اس سے آشنا ہے۔ صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں، شوہر پر بیوی کا

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ میں قرآنِ مقدس کی کتابت بھی کی ہے اور قرآنِ پاک کو مصحف سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر اس وقت چھپن برس کی تھی۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

④ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یکم مارچ ۶۲۵ء بمطابق ۱۵ رمضان المبارک کو پیدا ہوئے آپ حضرت فاطمہ و علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے اور جناب سرورِ عالم ﷺ کے چہیتے نواسے تھے، بچپن ہی سے ذہین اور بہت عقلمند تھے۔ آپ کا شمار اہل بیت میں ہے۔ اللہ کے رسول علیہ السلام کو آپ سے جو محبت و تعلق تھا وہ بہت سی احادیث سے واضح ہے۔ آپ عمر میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے ۶۶۹ء مطابق صفر المظفر ۵۰ھ میں ۴۷ سال کی عمر میں آپؓ نے وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

⑤ حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ بنو خزاعہ میں سے ہیں، ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے ان کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اسی لئے یہ بڑے رفیع المرتبت عالم اور فقیہ تھے۔ ابو الزنادؒ کہتے ہیں کہ چار شخص مدینہ میں فقیہ مشہور تھے۔ ابن مسیبؓ، عروہ بن زبیرؓ، عبد الملکؒ بن مروان اور قبیصہ بن ذویبؓ، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ و ابو درداء اور زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی اور ان سے امام زہریؒ اور دوسرے حضرات نے، ۸۶ھ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

⑥ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو محمد ہے۔ ان کے بال سخت گھنگھریالے تھے، سیاہ فام تھے، بیٹھی ہوئی ناک ہاتھ سے لنجے اور یک چشم تھے۔ بعد میں نابینا ہو گئے تھے۔ جلیل القدر فقیہ اور مکہ مکرمہ کے تابعین میں سے تھے۔ امام اوزاعیؒ کا قول ہے کہ انکی وفات جس روز ہوئی انہوں نے اس شان کے ساتھ وفات پائی کہ اس روز لوگ دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ان سے خوش تھے۔ آپؒ حبشی تھے، سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جسکے علم کی غرض صرف خدا کی ذات ہو۔ ہاں تین شخص ایسے ضرور تھے۔ عطاء، طاؤس اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ۱۱۵ھ میں بعمر ۸۸ رسال انتقال فرمایا، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے حضرات صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① وہ مرد عورت جو ذوی الفروض کے بعد مورث کا مال پاتے ہیں، ذوی الفروض وہ مرد و عورت ہیں جن کے حصے قرآن و حدیث میں متعین ہیں۔ ۱۲

نفقہ واجب ہے، خواہ وہ مسلمہ ہو یا کتابیہ اور نفقہ کھانا، کپڑا، مکان سب کو شامل ہے① اور یہ اسلئے کہ قرآن میں لِيُنفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ط ② اور وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ③ کہا گیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع سے ارشاد فرمایا ولهن عليكم رزقهن و كسوتهن بالمعروف پھر یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ نفقہ میں زن وشوہر دونوں کے حالات کا لحاظ رکھا جائے گا، اگر دونوں خوشحال ہوں تو شوہر کو ایسا نفقہ دینا ہوگا جو خوشحال بیوی کے مناسب ہے۔ اور اگر بیوی غریب ہو اور شوہر مالدار تو شوہر پر واجب ہوگا کہ وہ غریب سے کچھ اونچا اور مالدار سے کچھ نیچا نفقہ اپنی بیوی کو دے۔ پھر صاحب ہدایہ نے بیوی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور زوجہ کے حقوق کا پورا لحاظ کرتے ہوئے مختلف جزئیات کو بیان کیا ہے۔ پھر یہ بھی بتلایا ہے کہ اگر عورت مطلقہ ہو جائے طلاق رجعی ہو یا بائنہ شوہر پر اس کا نفقہ اور سکنیٰ واجب ہے، لیکن صرف عدت تک، اس کے بعد صاحب ہدایہ نے بچوں کے نفقہ پر گفتگو کی ہے اور اس سے فارغ ہو کر کہا ہے کہ مرد پر اپنے والدین، دادا اور دادی نانا اور نانی کا نفقہ واجب ہے، گرچہ دونوں کا دین ایک نہ ہو، اس کے بعد ایک عام حکم بیان کیا ہے۔ النفقة لكل ذی رحم محرم اذا كان صغيراً فقيراً او امرأة بالغة فقيرة او كان ذكراً بالغا فقيراً زمنا أو أعمٰى لان الصلة فی القرابة القريبة راخية دون البعيدة والفاصل ان يكون ذا رحم محرم وقد قال الله تعالىٰ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وفی قرأة عبد الله بن مسعود وعلى الوارث ذی الرحم المحرم مثل ذالک ـــ ويجب ذالک على مقدار الميراث ويجبر عليه وتجب نفقة إبنة البالغة والابن الزمن على ابويه ثلاثا على الاب الثلثان وعلى الام الثلث لان الميراث لهما على هذا المقدار④ یعنی نفقہ ہر ذی رحم محرم کا وارث پر واجب ہوگا

---

① عبارت کے الفاظ یہ ہیں: قال النفقة واجبة للزوجة على زوجها مسلمة كانت او كافرة فعليه نفقتها وكسوتها وسكناها والاصل فی ذلک قوله تعالىٰ لينفق ذو سعةٍ مِّن سعته وقوله تعالىٰ وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف (باب النفقۃ، ہدایہ ص ۴۳۷)۔ ۱۲

② ترجمہ: چاہیے خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے موافق (سورہ طلاق، آیت ۷)۔ ۱۲

③ اور لڑکے والے یعنی باپ پر ہے کھانا اور کپڑا ان عورتوں کا موافق دستور کے۔ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۳۳)۔ ۱۲

④ کتاب الطلاق، باب النفقۃ، ہدایہ ص ۴۴۶، ۴۴۷۔ ۱۲

جب کہ وہ ذی رحم محرم صغیر ہو اور فقیر ہو یا عورت بالغہ ہو اور فقیرہ ہو اور مرد بالغ ہو مگر فقیر، لونج یا اندھا ہو اس لئے کہ نفقہ قرابت قریبہ میں ہے، نہ بعیدہ میں اور ان دونوں میں امتیاز ذی رحم محرم کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَالِكَ ج" اور عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں وعلی الوارث ذی الرحم المحرم مثل ذلک آیا ہے اور یہ نفقہ میراث کی مقدار کے مطابق واجب ہوگا اور نفقہ کی ادائیگی پر اسے مجبور کیا جائے گا۔ اور بالغہ لڑکی اور لونج لڑکے کا نفقہ والدین پر واجب ہے۔ نفقہ کے تین حصے کئے جائیں گے، دو حصہ باپ دے گا اور ایک حصہ ماں، اس لئے کہ میراث کی تقسیم ان دونوں میں اسی مقدار سے ہے، اس کے بعد صاحب ہدایہ نے نفقہ کے بقیہ مسائل بیان کر کے "باب النفقۃ" کو ختم کر دیا ہے، اس موقع پر ایک خاص چیز توجہ کے لائق ہے کہ نفقہ تو بیوی بچوں کا اور سارے ذی رحم محرم کا واجب ہے اور سب سے زیادہ اہمیت والدین کے نفقہ کو ہے، لیکن صاحب ہدایہ نے نفقہ کا بیان بیوی کے گذارہ سے شروع کیا ہے اور سب سے زیادہ اہمیت والدین کے نفقہ کو ہے، اس وقت میرے سامنے صاحب ھمام ① کی شرح "فتح القدیر" ② بھی ہے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر ③ رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار "فتاویٰ عالمگیری" بھی ہے، فتاویٰ قاضی خان، درمختار،

---

① علامہ ابن الہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد سیواسی اسکندری رحمۃ اللہ علیہ ۷۹۰ھ میں اسکندریہ میں پیدا ہوئے۔ نویں صدی کے مشہور حنفی امام، مذاہب اربعہ کے اصولوں کے ماہر علم کلام کے شناور اور علوم عقلیہ کے جامع تھے، سیواس آبائی وطن ہے جو ترکیا میں ہے، علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ فقہ میں آپ کو اجتہاد کا درجہ حاصل تھا، آپ کی سب کتابیں مطبوعہ ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) فتح القدیر للعاجز الفقیر (۲) التحریر بین اصولی الشافعیۃ والحنفیۃ (۳) المسایرہ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ یہ علم کلام کا متن متین ہے (۴) زاد الفقیر" یہ مسائل فقہیہ کا مجموعہ ہے ایک سفر میں آپ نے اس رسالہ کو تحریر فرمایا تھا، علمی خدمات کے ساتھ ہی آپ نیک وصالح اور متقی و پرہیزگار بزرگ تھے۔ ۸۶۱ھ میں آپ نے قاہرہ میں وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② "فتح القدیر للعاجز الفقیر" علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد سیواسی، اسکندری رحمہ اللہ کی تصنیف کردہ ہدایہ کی معروف شرح ہے۔ علامہ ابن ہمامؒ شرح کو مکمل نہیں کر سکے تھے "کتاب الوکالہ" شروع کی تھی کہ وقت موعود آپہنچا پھر علامہ شمس الدین احمد بن قودر معروف بہ قاضی زادہ (متوفی ۹۸۸ھ) نے اس شرح کو مکمل کیا، علامہ ابن الہمامؒ نے قاری الہدایہ علامہ سراج الدین عمر بن علی کنانیؒ (متوفی ۸۲۹ھ) سے انیس سال ہدایہ تحقیق و اتقان کے ساتھ پڑھی پھر استاذ کے بعد خود پڑھانی شروع کی اور ساتھ ہی شرح بھی لکھنی شروع کی۔ ملا علی قاریؒ کا فتح القدیر پر دو جلدوں میں حاشیہ بھی ہے جو غیر مطبوعہ ہے اور الحمد للہ آج بھی یہ کتاب فقہ حنفی کی مستند کتابوں میں شمار کی جاتی ہے اور علماء کے درمیان مقبول و معروف ہے۔ ۱۲

③ حضرت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ شاہ جہاں کے تیسرے بیٹے ہیں، پندرہ ذیقعدہ ۱۰۲۷ھ میں ارجمند بانو (ممتاز محل) کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیخ ابو واعظ ہرگامی سے اور علم (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

ردالمحتار للشامی ملک العلماء علامہ کاسانی کی بدائع صنائع اور علامہ سرخسی کی ''مبسوط'' بھی ہے، جو فقہ کے موضوع پر امہات کتب میں شمار کی جاتی ہے۔ ان تمام فقہاء نے نفقہ کے مسائل بیان کرتے وقت بیوی کے نفقہ کو سب سے پہلے بیان کیا ہے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فقہاء کے نزدیک بیوی کے نفقہ کی کتنی اہمیت ہے۔ فقہ کی جن مستند اور معتبر کتابوں کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے ان تمام کتابوں میں نفقہ کے متعلق کم و بیش وہی مسائل واحکام درج ہیں جن کا ذکر ''ہدایہ'' میں کیا گیا ہے اور جسکا خلاصہ میں نے اوپر لکھا، اب اس بحث کو سمیٹتے ہوئے میں یہ عرض کرونگا کہ قرآن، حدیث، صحابہ کرام اور تابعین کے فیصلوں اور فتاوؤں سے حسب ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں۔ (۱) ہر عورت کا نفقہ اسکے شوہر پر اور اسکے باپ پر واجب ہے۔ (۲) ہر عورت کا نفقہ اگر وہ محتاج ہے تو اسکے ذی رحم محرم پر واجب ہے خواہ وہ عورت بالغہ ہو، ظاہر ہے کہ ایک مطلقہ جو عدت گذار کر اجنبیہ بن چکی ہے، وہ محتاج ہے تو اس کا نفقہ بھی اسکے ذی رحم محرم پر واجب ہوگا۔ (۳) اور یہ وجوب اس انداز کا ہے کہ ذی رحم محرم کو نفقہ دینے پر مجبور کیا جائیگا۔ (۴) اگر مرد محتاج ہے اور معذور ہے نابینا ہو تو اس کا نفقہ بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وادب مولوی سید محمد قنوجیؒ سے حاصل کیا اور دیگر اساتذہ سے علوم دینیہ میں مہارت حاصل کی۔ آپؒ نے صرف ایک سال میں قرآن مجید حفظ کرلیا، علماء اور بزرگوں سے حسن عقیدت رکھتے تھے، کسی جگہ تشریف لے جاتے تو وہاں کے علماء و مشائخ کی مجلس میں حاضر ہو کر علم و معرفت کی باتیں سنتے اور انہیں قیمتی تحفہ و تحائف سے نوازتے۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ اور ان کے صاجزادے سیف الدینؒ سے علم سلوک و معرفت حاصل کیا۔ آپ صبح صادق سے پہلے اٹھ کر تہجد پڑھتے اور مسجد میں پہونچ کر فجر کی اذان کے انتظار میں قبلہ رو ہو کر بیٹھے رہتے، اذان کے فوراً بعد سنت ادا فرماتے اور باجماعت نماز پڑھ کر تلاوت قرآن، مطالعہ حدیث وغیرہ میں مشغول ہو جاتے اور چاشت کی نماز پڑھ کر خلوت گاہ تشریف لے جاتے ہمیشہ باوضو رہتے۔ کلمہ طیبہ اور دیگر وظائف کے حد درجہ پابند تھے۔ پیر، جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتے۔ اسی کے ساتھ آپ نہایت ذکی، بہادر، منصف مزاج اور حکومت و ملکی انتظام کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوئے اور لوگوں کے تمام ٹیکس معاف کر دیئے، پچیس لاکھ روپئے ضرورت مندوں میں تقسیم کئے، چھ لاکھ تیس ہزار روپئے کے تحفے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ روانہ فرمائے، ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپئے کی لاگت سے قلعہ میں سنگ مرمر کی مسجد تعمیر کرائی، جگہ جگہ غریبوں کے لئے لنگر خانے کھلوائے، آپؒ کی حکومت کراچی بندرگاہ سے لے کر آسام کی مشرقی حدود اور کوہِ ہمالیہ سے لے کر بحر ہند تک پھیلی ہوئی تھی۔ آپؒ نے ملکی انتظام کے تحت نشہ آور چیزوں، ناچ گانے اور خلاف شریعت کاموں پر پابندی لگائی۔ ایک لاکھ چالیس ہزار روپئے سالانہ محتاجوں کے لئے مقرر کئے، کسی مذہبی مقام کو گرانے کی کبھی اجازت نہیں دی، آپؒ کے دور میں بہت سی دینی کتابیں شائع ہوئیں جن میں علامہ حسنؒ کی کتاب ''ردِ شیعہ'' اور مولانا محمد مصطفیٰؒ کی ''نجم الفرقان'' اور ''فتاویٰ عالمگیری'' قابل ذکر ہیں۔ ۱۱۱۴ھ میں صوبہ مہاراشٹر کے شہر احمد نگر میں وفات پائی اور وصیت کے مطابق مہاراشٹر ہی کے مشہور مقام خلد آباد میں حضرت زین الدین شیرازیؒ کے پائینی تدفین ہوئی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

ذی رحم محرم پر واجب ہوگا۔اب یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ دفعہ ۱۲۵ میں دی گئی سہولت بہت تھوڑی اور تنگ ہے اور ''اسلامی قانون'' میں آسانی اور سہولت کا ایک وسیع میدان ہے۔مطلقہ جب تک بیوی تھی شوہر اسکے نفقہ کا پابند تھا۔طلاق کے بعد بھی وہ عدت تک نفقہ اپنے سابق شوہر سے پاتی رہی عدت کے بعد وہ اپنے گھر لوٹے گی بیٹا موجود ہے وہ نفقہ دے گا، باپ موجود ہے اس سے نفقہ ملے گا ورنہ چچا اور بھائی کو دینا پڑیگا، بہر حال ہر ذی رحم محرم اس مطلقہ کو نفقہ دینے کا پابند ہے اور بقدر صلاحیت اسے نفقہ دینے پر مجبور کیا جائیگا اور اگر کوئی ذی رحم محرم نہ ہو تو حکومت نفقہ کی ذمہ دار ہے۔لیکن دفعہ ۱۲۵ میں صرف پہلے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس عورت کو سڑکوں پر بھیک مانگنے کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔مذکورہ بالا تفصیلات سے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ ''اسلامی قانون'' شریعت نہ صرف مطلقہ کیلئے بلکہ تمام محتاج عورتوں کیلئے خواہ وہ نابالغہ ہوں یا بالغہ اور تمام نابالغ بچوں کیلئے اور تمام بالغ مردوں کیلئے بشرطیکہ وہ مجبور اور معذور ہوں، کام کرنے کی صلاحیت کھو چکے ہوں نفقہ اور ہر قسم کی آسانی مہیا کرتا ہے جو شاید دنیا کے کسی قانون کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام

حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کے پوتے ہیں۔ مظفر الدین تاریخی نام ہے، ۱۸۹۸ء مطابق ۱۳۱۵ھ میں پیدا ہوئے، دارالعلوم کے ممتاز فاضل ہیں۔ حدیث کی خصوصی سند وقت کے مشاہیر علماء واساتذہ سے حاصل کی، علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت کا شرف حاصل تھا، ۱۳۵۰ھ میں حضرت تھانوی علیہ الرحمہ نے خلافت سے سرفراز کیا۔

وعظ وخطابت میں، منفرد انداز تھا اور اپنے عہد میں حکمت شریعت، اور قرآن وحدیث کی ترجمانی میں بے نظیر تھے۔ کئی درجن کتابوں کے مصنف ہیں اور متانت وسنجیدگی میں اپنی مثال آپ تھے۔ تقریباً ساٹھ سال دارالعلوم دیوبند کے مہتمم رہے۔ آپ کے دور میں دارالعلوم کو بہت ترقی ہوئی۔ مسلک دارالعلوم کے نمائندہ اور ابنائے دارالعلوم کے سربراہ تھے۔ ۱۹۷۲ء میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر اول منتخب ہوئے اور تادم اخیر اس منصب پر فائز رہے۔ ملک و بیرون ملک کی متعدد تنظیموں، اداروں، کمیٹیوں کی رکنیت یا عہدہ حاصل تھا۔ ۴ر شوال ۱۴۰۳ھ میں رحلت فرمائی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے جوار میں مزار قاسمی میں مدفون ہیں۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۴ فروری ۱۹۷۸ء

حضرت محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والانامہ ۲۸/ ۲/ ۹۸ھ نے مشرف کیا۔ اول تو اس عمر میں اتنے مشاغل اور پھر اتنے اسفار ہم جیسے کم ہمت لوگوں کے لئے شدید حیرت وتعجب کا باعث ہے اس استعجاب اور حیرت کو صرف کرامت ہی کہہ کر دور کیا جاسکتا ہے۔ ہم سبھوں کی دعا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نہ صرف صحت وعافیت کے ساتھ بلکہ طاقت وتوانائی لئے ہوئے سلامت با کرامت رکھے، آمین، بحرمت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں تو برابر نگاہ دوڑاتا رہتا ہوں اور ہر اس شخص سے ملنے کی سعی کرتا ہوں جس سے کچھ بھی استفادہ کی توقع ہوسکتی ہے۔ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے اور بزرگوں سے سنا ہے کہ آج سے سو پچاس سال پہلے لوگ دس دس اور بیس بیس باکمالوں کے پاس حاضر ہوتے تھے اور ان سے استفادہ کرتے تھے، اور یہ طریقہ عیب نہیں ہنر تھا۔

میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ فلاں صاحب گرچہ بیعت فلاں سے تھے لیکن فلاں نسبت فلاں بزرگ سے حاصل کی، اور فلاں نسبت کے حصول کے لئے فلاں بزرگ کی خدمت میں حاضر رہے، آج سے کچھ عرصہ پہلے علم اور معرفت کی راہ میں گروپ بندی، پارٹی بندی اور اس طرح کا تحزب نہیں تھا، سبھوں کے دل سبھوں کے لئے کھلے ہوئے تھے، چونکہ ان کے سینے غل وغش سے پاک تھے اور ان کے دلوں میں حسد، کینہ، بغض وعداوت اور تنافس کی کوئی رمق نہیں تھی، کہ یہی ذکر وشغل ریاضت ومجاہدہ کا ابتدائی ثمرہ ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو عام کرنا وہ اپنا فریضہ سمجھتے تھے، میں نظر دوڑاتا ہوں تو اب لوگ کہاں ہیں؟ مجھ کو تو نظر نہیں آتے۔ میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ اس دور میں مئے اور ہے، جام اور ہے، جم اور، مجھے لکھنا نہیں چاہئے لیکن جب بات ذہن میں آگئی ہے تو لکھ دینا ہی مناسب ہے، ورنہ بقول مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی ① انسان غبی ہوجائے گا

① حضرت مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی رحمہ اللہ ۱۲۴۴ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے، نسباً فاروقی ہیں، سولہ سال کی عمر میں درسیات سے فارغ ہوئے، مدرسہ عالیہ کلکتہ میں تدریسی خدمات انجام دیں پھر رام پور (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

اب تو مجھے ایک ہی شخصیت نظر آتی ہے جو سلف کا نمونہ ہے، جس کی مجلس میں غیبت نہیں ہوتی آدمی کچھ اچھی باتیں سن کر اٹھتا ہے، جو سبھوں کا بہی خواہ ہے، کسی کی طرف سے کدورت اپنے دل میں نہیں رکھتا، لیکن اس پر کوئی رحم کرنے والا نہیں، پہلے کچھ لوگ تھے جن پر نگاہیں جا کر رکتی تھیں لیکن اب تو مجھے کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، میں اس خودغرضی کی بنا پر بھی جناب کی صحت وعافیت اور تادیر دائم وقائم رہنے کی دعا کرتا رہتا ہوں، حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ اب صحت بحال ہو چکی ہوگی، اور ضعف وتقاضائے سن کو علیحدہ کر کے توانائی بھی آرہی ہوگی۔

الحمد للہ اضافہ اسکیل وتنخواہ کے سلسلہ میں میری معروضات کو شرف قبول حاصل ہوا، یہ تو لکھنا میرے واسطے مناسب نہیں ہے، متفق گردید رائے بوعلی با رائے من

لیکن ہاں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کے قلب صافی کا انعکاس اس سیاہ قلب پر ہوا اور پھر اس میں وہی بات آئی جو جناب سوچ رہے تھے، یہ نہایت اچھا ہوا کہ جناب والا نے اسکیل کمیٹی (۱) والی تجویز نافذ نہیں فرمائی، اگر مناسب معلوم ہو تو اسکیل کمیٹی کے ممبر حضرت مولانا عتیق الرحمن صاحب (۲)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تشریف لائے اور وہیں پر رہ کر درس وتدریس میں مشغول رہے۔ قیام رام پور میں جگر کی شکایت ہوئی تو اپنے آبائی وطن خیرآباد لوٹ آئے۔ حاشیہ قاضی مبارک، شرح میرزاہد امور عامہ، تسہیل الکافیہ وغیرہ موصوف کی علمی یادگار ہیں۔ ان کی رائے یہ تھی کہ جو بات ذہن میں آجائے اسے بیان کر دینا چاہئے ورنہ انسان غبی ہو جائے گا۔ ۱۳۱۶ھ کو وفات پائی اور مخدوم شیخ سعد علیہ الرحمہ کے مزار میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۱) دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کی درجہ بندی، ان کی تنخواہوں کی تحدید اور ترقی کا معیار طے کرنے کے لئے اس کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی تھی، جس کے روح رواں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ تھے۔ ۱۲

(۲) حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ظفر الحق تاریخی نام ہے اور دیوبند وطن، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ ۹ رسال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ۱۳۴۱ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی اور امتحان میں اول آئے۔ ۱۹۲۰ء سے برابر قومی تحریکوں میں حصہ لیا۔ ۱۳۴۴ھ میں جب کہ دارالعلوم دیوبند میں مشہور اصلاحی اسٹرائک ہوئی تھی، اس وقت آپ دارالعلوم میں درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ آپ نے بھی اسٹرائک میں شرکت کی نتیجہ میں دارالعلوم سے الگ ہو کر ڈابھیل چلے آئے یہاں پانچ سال تک مفتی ومدرس رہے، پھر پانچ سال کلکتہ میں رہ کر تفسیر، افتاء اور تبلیغ کی خدمات انجام دیں۔ اسی دور میں ندوۃ المصنفین کے قیام کی تحریک ہوئی، چنانچہ ۱۹۳۸ء میں یہ ادارہ قائم ہوگیا اور مفتی صاحب اس ادارے کے ناظم اور روح رواں رہے، اسلامی علوم کی متعدد کتابیں اس ادارہ سے شائع ہوئیں۔ ۱۹۴۷ء کی قیامت خیز تباہی کے باوجود ہمت مردانہ سے اس ادارہ میں ازسرنو جان ڈالی، آپ کی خدمت کا حلقہ ادارہ ہی نہیں بلکہ دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کی رکنیت، جمعیۃ علماء کے ورکنگ صدر اور مسلم مجلس مشاورت وغیرہ کی صدارت بھی آپ کو حاصل تھی۔ ۱۴۰۴ھ میں وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

اور مولانا مرغوب الرحمن صاحب ① سے میرے عریضہ کا تذکرہ فرمادیا جائے تاکہ وہ حضرات بھی اسی نہج پر سوچ کر کمیٹی میں شرکت فرمائیں۔

تاریخ دارالعلوم ② کے ترجمہ سے متعلق حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ ”ترجمہ جب بھی ہوگا، آپ ہی کی رائے کی روشنی میں ہوگا“ بھلا میں کیا اور میری رائے کیا؟ میری بکواس اور پراگندہ خیالات کو اگر آپ رائے فرمادیں تو وہ رائے ہوجائے گی۔

پیا جس کو چاہے سہاگن وہی ہے

ہر حال وقت پر جو حکم ہوگا اس کی تعمیل کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

دعواتِ صالحہ کا آرزومند

منت اللہ رحمانی

---

① مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ ۱۲

② دارالعلوم دیوبند کی عظیم ترین خدمات کے پیش نظر یہ ضروری تھا کہ اس کی تاسیس، اس کی تعمیر، اس کی مؤقر شخصیات، اس کا نصاب تعلیم، اس کے نامور فضلاء، اس کے اراکین شوریٰ، اس کے عہدیداران اور اس سے متعلقہ حوادث و واقعات کی منظر کشی ہو، مجلس شوریٰ دارالعلوم میں اس اہم کام کے لئے مولوی سید محبوب رضوی صاحبؒ کا انتخاب عمل میں آیا، موصوف نے انتہائی عرق ریزی اور خوش اسلوبی سے یہ خدمت انجام دی اور ”تاریخ دارالعلوم دیوبند“ دو جلدوں میں شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔ ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت مکرم! زید مجدکم السامی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والانامہ باعث مسرت وشادمانی ہوا، جناب کی یہ تحریر کہ اب الحمد للہ طبیعت اچھی ہے اور ضعف بھی روبہ انحطاط ہے، ہم جیسے خدام کے لئے جسمانی اور روحانی انبساط کا سبب ہے، ہم جیسے چھوٹے اپنے اکابر کے لئے دعاء صحت وعافیت اور دعائے ترقی مدارج کے علاوہ کر ہی کیا سکتے ہیں۔ سو اس میں انشاء اللہ تعالیٰ کوتاہی نہ ہوگی۔ حضرت والا نے مجھ جیسے عاصی اور گنہگار کے متعلق جو الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور جس حسن ظن کا اظہار کیا گیا ہے اسے میں اپنے لئے موجب سعادت اور ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔

میرٹھ ① میں لوگوں نے وعدہ خلافی کی اور جناب کو تقریر کے لئے گویا مجبور کیا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ مونگیر میں ہم لوگ ایسا نہیں کریں گے۔ حضرت کا قیام خانقاہ ② میں رہے گا اور مدارس اسلامیہ کا اجلاس جامعہ رحمانی کے میدان میں ہوگا۔ حضرت کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ اجلاس میں تشریف لے جائیں یا نہ لے جائیں۔ بہترین شکل یہ ہے کہ تیس مارچ روز جمعرات کو دن کے ڈھائی بجے تین سکیا میل ہی سے فرسٹ کلاس میں کوپے ریزرو کرا کے روانگی ہو اور ۳۱ر مارچ کو دن کے ساڑھے دس بجے جمالپور پہونچ جائیں۔ جمعہ کی نماز یہیں ادا کی جائے۔ پہلی دوسری اپریل کو قیام رہے۔ تیسری کو پھر تین سکیا میل سے چل کر دوسرے روز صبح پونے تین بجے دہلی پہونچا جائے اور ساڑھے گیارہ بجے دیوبند۔ مولانا محمد سالم صاحب سلمہ اللہ ③ کو بھی دعوت بھیجی گئی ہے یقین ہے کہ حضرت

---

① میرٹھ یوپی کا مردم خیز مشہور شہر ہے جو دہلی اور دیوبند کے درمیان واقع ہے۔ میرٹھ اور مظفر نگر کے درمیان ایک قصبہ کھتولی ہے۔ اسی قصبہ کے قریب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی تیرہویں پشت کے بزرگ حضرت شاہ ابوبکر چرم پوشؒ نے آج سے تقریباً ساڑھے تین سو سال قبل آکر قیام فرمایا، وہ جگہ جہاں ان کی خانقاہ آباد تھی آج بھی شیخ پورہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۲

② ہندوستان کی مشہور اور زندہ خانقاہ، خانقاہ رحمانی، مونگیر، قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۰۱ء میں قائم کیا جو بحمد اللہ آج بھی ذکر وفکر، درود شریف اور تسبیح سے آباد ہے اور تشنگان معرفت اور جوئندگان حقیقت کا مرکز ہے۔ ۱۲

③ حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی مدظلہ دیوبند ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حکیم الاسلام علیہ الرحمہ شہرہ آفاق محقق عالم وفاضل تھے۔ آپ علمی گھرانے کے چشم وچراغ ہیں اسی لئے بچپن ہی سے علمی ماحول میسر آیا اور اکابر علم وفضل کی آغوش میں آپ نے تعلیم وتربیت حاصل کی۔ ابتداء تا انتہا دار العلوم دیوبند میں تعلیم مکمل کی۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی، علامہ بلیاوی، شیخ الادب مولانا اعزاز علی، مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

والاان کو بھی اجازت دے دیں گے۔ساتھ ہی آئیں تو بہتر ہے بلکہ یہی مناسب ہے۔آج عزیزی مولوی محمد ولی ① سلمہ سے معلوم ہوا کہ وہ اب تک مونگیر نہیں آئے ہیں مجھے سن کر تعجب ہوگیا۔مولانا محمد سالم صاحب اب تک مونگیر نہیں آئے۔غلطی ہم ہی لوگوں کی ہے،کہ بلایا نہیں،ورنہ ضرور آتے۔اگر زحمت نہ ہو تو تشریف آوری منظوری بذریعہ تار دے دی جائے۔صوفی عبدالرحمن صاحب اوران

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) حضرت حکیم الاسلام رحمہم اللہ جیسے اساطین علم وفضل آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔دارالعلوم میں حضرت حکیم الاسلامؒ ہی کی زیرنگرانی درس وتدریس اور نیابت اہتمام کی خدمت پر منتخب ہوئے۔حضرت حکیم الاسلام علیہ الرحمہ کے بعد آپ ہی دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم منتخب ہوئے،اس وقت آپ ایک بڑے عالم وفاضل،عظیم محقق،متکلم و منتظم، ادیب وخطیب،محدث ومفسر اور قابل ترین مدرس ومدبر ہیں،علوم عقلیہ ونقلیہ کے بڑے ماہر اور جامع اوصاف شخصیت ہیں، حضرت حکیم الاسلامؒ کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔آپ نے اصلاح باطن کا سلسلہ اپنے والد ماجدؒ سے قائم کیا تھا۔بچپن ہی میں حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کی زیارت وصحبت کی سعادت بھی حاصل کی اور عربی نصاب دارالعلوم دیوبند کی اولین کتاب ''میزان الصرف'' حضرت حکیم الامتؒ سے پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔اپنے والد ماجدؒ کی رحلت کے بعد دیوبند میں آپ ہی حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے علوم ومعارف کے ترجمان ہیں اور حضرت حکیم الامتؒ کی تعلیمات وارشادات کے مطابق تبلیغ واصلاح میں مصروف ہیں۔مختلف دینی علمی اداروں کی سرپرستی موصوف کو حاصل ہے۔اس وقت دارالعلوم وقف میں بطور شیخ الحدیث والتفسیر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔متعدد کتب بھی تالیف کر چکے ہیں جو مختلف موضوعات پر بڑے محققانہ انداز میں لکھی گئی ہیں۔الحمدللہ احقر مرتب متعدد مرتبہ موصوف سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ ۱۲

① پیرومرشدم مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ،حضرت مونگیریؒ کے پوتے اور صاحب مکتوب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے صاحبزادہ ہیں۔آپ کی ولادت ۵/جون ۱۹۴۳ء کو مونگیر میں ہوئی۔سلسلۂ نسب ستائیسویں پشت میں حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔جامعہ رحمانی مونگیر میں مشکوٰۃ شریف تک تعلیم حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم ندوۃ العلماء اور پھر دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا،دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد یونیورسٹی کی بھی ڈگری حاصل کی،لمبے عرصہ تک جامعہ رحمانی میں تدریسی خدمات انجام دیں اور چار سال تک ناظم تعلیمات رہے،بہار قانون ساز کونسل کے رکن اور ڈپٹی چیئرمن رہ چکے ہیں۔ایک بحرانی دور میں جامعہ رحمانی کے انتظام کو سنبھالا اور جامعہ کو انتظامی اور مالی بحران سے نکال لیا۔بالغ نظری،بلند نگہی،دوراندیشی،ہمت،جرأت وعزیمت،تواضع وملنساری آپ کے نمایاں اوصاف ہیں۔دل میں خدمت کا جذبہ موجزن ہے،جس کی مثال آپ کا قائم کردہ ادارہ رحمانی فاؤنڈیشن ہے۔نازک حالات اور نازک موڑ پر ملت اسلامیہ کی رہنمائی فرمائی،امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ شاہ رحمانی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سے خانقاہ رحمانی آپ ہی کے انفاس سے گرم ہے۔برسوں سے لوگوں کے قلوب پر بادشاہت کر رہے ہیں۔ صاحب کشف وکرامات اور صاحب نسبت بزرگوں میں ہیں۔آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری،آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے نائب صدر اور امارت شرعیہ کے نائب امیر شریعت ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف دینی اداروں،مجلسوں،کمیٹیوں کی سرپرستی رکنیت یا عہدہ آپ کو حاصل ہے۔تصوف اور حضرت شاہ ولی اللہؒ،بیعت عہد نبوی ﷺ میں آپ کی منزل یہ ہے،دینی مدارس میں صنعت وحرفت کی تعلیم،شہنشاہ کونین کے دربار میں وغیرہ متعدد کتابیں موصوف کی علمی اور ادبی شاہکار ہیں۔ ۱۲

سے زیادہ نفیسہ سلمہا خوش نصیب اور لائق مبارکباد ہیں کہ شادی کے موقع پر آپ کی دعا انہیں حاصل ہوئی، اور وہ بھی اشعار میں جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ میں نے منظوم دعاء نامہ کا مطالعہ کیا کوئی کیسے یقین کرے کہ اسکا لکھنے والا شاعر ① اور اونچے درجہ کا شاعر نہیں، جناب والا نے یہ دعاء نامہ بھیج کر مجھے اسکا موقعہ بہم پہونچایا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ صوفی عبدالرحمن صاحب سے شکایت کروں اور ان پر الزام رکھوں کہ انہوں نے چپکے چپکے یہ تقریب مسرت انجام دے لی اور مجھے خبر تک نہ کی۔ بہر حال اس تحفہ دعائیہ کیلئے حضرت والا کا شکر گزار ہوں۔ احیا کم اللہ بالصحة و السلامة علینا و علی المؤمنین جمعاء

حضرت والا کی عنایت سے آج ''تاریخ دار العلوم'' سے نگاہیں روشن ہوئیں۔ ماشاء اللہ خوب چھپی ہے۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ میں تعمیل حکم نہ کرتا۔ حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ اسکی قیمت ۳۵ روپئے ہے، تم ۲۰ روپئے بھیج دو۔ میں نے ۵۰ روپئے بھیج دیئے ہیں، قبول فرمایا جائے۔ حضرت والا نے بھی اس کی قیمت ادا کی بہت مناسب ہے لیکن میرے خیال میں ۲۰ کے بجائے ۱۰۰ روپئے قیمت جناب کو ادا کرنی چاہئے تھی۔ اسلئے کہ سرورق پر ''حسب ہدایت حکیم الاسلام'' بھی درج ہے۔ یقین ہے کہ حسن ظاہری کیساتھ ساتھ حسن باطنی سے بھی مزین ہوگی۔ ابھی تو مطالعہ کا موقع نہیں ملا لیکن کتاب ہاتھ میں آتے ہی میرے نفس شریر نے کتاب کے اخیر میں درج اس فہرست کی طرف رہنمائی کی جس میں فارغین دار العلوم کی تصانیف و تالیفات کا ذکر ہے۔ میرے خیال میں یہ فہرست کافی تشنہ رہ گئی ہے۔ حدیث اور متعلقات حدیث میں حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی ② کی متعدد تالیفات کا اندراج نہیں ہوسکا ہے۔ اسی طرح اس عاجز بے بضاعت کا ایک رسالہ ''کتابت حدیث'' ③

---

① مکتوب الیہ کو شاعری سے خاص نسبت تھی۔ موصوف کے کلام کا مجموعہ ''عرفانِ عارف'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ جس میں اردو، فارسی اور عربی کا کلام جمع کیا گیا ہے۔ ۱۲

② حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی ۱۳۰۴ھ کو مئو ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ دار العلوم دیوبند کے ممتاز فاضل ہیں۔ عرصہ تک مدرسہ مظہر العلوم بنارس، دار العلوم مئو وغیرہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۳۴۷ھ سے ۱۳۶۹ھ تک مفتاح العلوم مئو میں شیخ الحدیث و صدر مدرس رہے۔ فن حدیث، رجال حدیث اور متعلقات حدیث میں آپ کو امتیازی مقام حاصل تھا۔ آخر میں تصنیفی شغف کی بنا پر درس و تدریس سے علیحدگی اختیار فرمالی تھی، ۱۳۷۲ھ سے تادم اخیر دار العلوم کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے، استدراک و تعلیق شرح مسند امام احمد بن حنبل، تعلیق و تحقیق سنن سعید بن منصور، نصرۃ الحدیث وغیرہ کتابیں موصوف کی یادگار ہیں۔ ۱۲

③ ۱۹۵۰ء میں منکرین حدیث کا فتنہ پنجاب سے ابھرا، ان کا دعویٰ تھا کہ احادیث نبویہ کو دو صدیوں کے بعد صرف حافظہ کی مدد سے ضبط تحریر میں لایا گیا اور اتنے طویل عرصہ بعد محض حافظہ کی مدد سے مدون و مرتب (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

جسے ندوۃ المصنفین ① نے متعدد بار طبع کرایا ہے اور جس میں منکرین حدیث کے اس الزام کا تاریخی حیثیت سے جواب دیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور آپ کی احادیث تقریباً ڈیڑھ سو سال تک لوگوں کے سینوں اور دماغوں میں محفوظ رہیں اور ایک صدی کے بعد احادیث کے جمع وترتیب کا کام شروع ہوا اور احادیث کا جو دفتر سینہ بسینہ چلا آرہا تھا اتنے عرصہ کے بعد قلم وقرطاس کے حوالہ ہوا اور جو چیز کے سو سال سے زائد لوگوں کے سینوں اور دماغوں میں محفوظ رہی ہو اس کا کیا اعتبار؟ اس کی حیثیت تو قصہ اور کہانی کی ہے۔ اسے حجت نہیں بنایا جاسکتا اس عاجز بے علم نے اس کا تفصیلی جواب دیا ہے اور بتلایا ہے کہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں احادیث کا ذخیرہ جمع ہوا تھا اور وہ احادیث جو عملی تواتر سے ثابت ہیں اس کے علاوہ معتدبہ مقدار میں احادیث قولی جمع ہو چکی تھیں، معتدبہ کے معنیٰ یہ کہ جن کا تعلق ایمانیات، عبادات اور اخلاقیات سے ہے بہر حال یہ رسالہ اہل علم میں کافی پسند کیا گیا اور منکرین حدیث سے اس کا کوئی جواب نہ بنا۔

اسی طرح میرے نفس شریر نے ''احسان وتصوف'' ② کے عنوان کے تحت فہرست کا مطالعہ کرایا۔ اس عنوان کے تحت بھی مجھ جیسے جاہل اور سیاہ دل نے جسے کوئی واسطہ احسان وسلوک سے نہیں ایک رسالہ لکھ ڈالا ہے جس میں یہ بتلایا ہے کہ نسبت کسے کہتے ہیں؟ فلاں بزرگ صاحب نسبت میں اور فلاں بزرگ کی نسبت بڑی قوی ہے۔ یہ ''نسبت'' ہے کیا چیز؟ اور اس نسبت کا حصول نبوت کی طرح محض وہبی ہے یا کسبی یہ دونوں رسالے غالباً کتب خانہ دارالعلوم کے اس گوشہ میں

کی گئی چیز پر کیونکر اعتماد کر کے اسے حجت قرار دیا جائے۔ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ ''کتابت حدیث'' میں منکرین حدیث کا مدلل انداز میں جواب تحریر فرمایا ہے یہ رسالہ کتب خانہ رحمانیہ مونگیر میں موجود ہے۔ ۱۲

① اس ادارہ کا مقصد اسلامی علوم کی نشرواشاعت کی گراں قدر خدمات انجام دینا تھا۔ ۱۹۳۸ء میں حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی ؒ نے دہلی میں اس ادارہ کو قائم کیا۔ ۱۲

② حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے ایک مجاز جناب قمر الہدیٰ صاحب کو یہ اشکال پیدا ہوا کہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کیساتھ نسبت پیدا کرنا ہے اسلئے سالکین طریقت کو اسی کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ ذکر وشغل اور مراقبہ پر اتنی محنت کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی پھر بزرگان طریقت ''نسبت الی اللہ'' کے حصول پر اپنی کوششیں صرف کرنے کی بجائے ذکر وشغل پر کیوں زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ جناب قمر الہدیٰ صاحب نے اپنے اشکال کو اپنے مرشد حضرت حضرت امیر شریعت ؒ کے سامنے رکھا حضرت علیہ الرحمہ کی یہ تحریر اسی اشکال کے جواب میں ہے، اور یہی جوابی مکتوب افادہ عام کی خاطر ۱۹۷۱ء میں مختصر رسالہ ''نسبت اور ذکر وشغل'' کی صورت میں طبع ہوا اور الحمدللہ کتاب ھٰذا میں بھی اول نمبر پر اس مکتوب کو شامل کیا گیا ہے۔ ۱۲

جہاں فضلاء دار العلوم کی تصانیف جمع کی گئی ہیں موجود ہیں۔شاید سید محبوب رضوی صاحب ① کی نظر ان رسالوں پر نہیں پڑ سکی ورنہ ضرور تذکرہ کرتے یہ میں شکایۃً نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ نفس کی شرارت دکھلا رہا ہوں کہ ۵۴۴ صفحات کی کتاب میں نفس شریر کی نظر گئی تو دو تین صفحات پر ہی، ہاں ایک بات اور عرض کردوں کہ اخبارات ورسائل کے تحت نقیب ② ہفتہ وار کا نام نہیں باوجود کہ پچاس سال سے پہلے "امارت" کے نام سے پھر "نقیب" کے نام سے نکل رہا ہے اور اسکے پہلے مدیر مولانا محمد عثمان صاحب ③ مرحوم ومغفور فاضل دیوبند تھے اور حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب علیہ الرحمہ ④

① حضرت مولانا سید محبوب صاحب رضویؒ کا آبائی وطن دیوبند ہے، اعلیٰ استعداد وصلاحیت کے مالک تھے۔موصوف کی دلچسپی کا اصل موضوع تاریخ تھا۔آپ نے جس عرق ریزی سے "تاریخ دار العلوم دیوبند" مرتب فرمائی وہ آپ کی زندگی کا شاہکار ہے۔تصنیف وتالیف کے علاوہ دیگر ملی خدمات کا بھی خاص جذبہ رکھتے تھے جس کا بین ثبوت تعلیم منزل کے نام سے دیوبند میں آپ کا قائم کردہ ادارہ ہے۔مولاناؒ کی کوئی اولاد نہیں تھی، اس لئے آپ کی علمی وراثت آگے نہ چل سکی۔ ۲۵ مارچ ۱۹۷۹ء میں آپ نے رحلت فرمائی۔رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② اخبار "نقیب" امارت شرعیہ صوبہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان ہے جو بڑی کامیابی سے آج تک نکل رہا ہے۔معروف کو جرأت کے ساتھ پیش کرنا اور منکر پر بے باک تبصرہ "اخبار نقیب" کی نمایاں خصوصیت ہے۔ ۱۲

③ حضرت مولانا محمد عثمان غنی صاحبؒ دیوبند کے فاضل ہیں، آپؒ نے لمبے عرصہ تک امارت شرعیہ میں دینی خدمات انجام دیں۔مسند افتاء پر جلوہ افروز رہے، امارتِ شرعیہ کے ناظم بھی رہے، صاحب علم وقلم تھے۔ ۱۲

④ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب علیہ الرحمہ ۱۳۰۱ھ میں موضع پنہسہ ضلع نالندہ میں پیدا ہوئے۔تعلیم کان پور میں مولانا احمد حسن کانپوری اور الہ آباد میں مولانا عبدالکافی صاحب سے پائی۔مدرسہ سبحانیہ الہ آباد اور مدرسہ انوار العلوم گیا میں تقریباً اٹھارہ سال تک درس دیا۔پھر سب کچھ چھوڑ کر اپنی زندگی ملکی وملی خدمات کے لئے وقف کردیں۔ ۱۹۱۷ء میں جمعیۃ علمائے بہار قائم کی۔محکمہ قضا کھولا۔پھر امارت شرعیہ قائم کی۔متعدد اخبارات نکالے جن میں سے اخبار "نقیب" پھلواری شریف اب بھی کامیابی سے چل رہا ہے۔ ۱۹۳۷ء میں نئی اصطلاحات کے ماتحت ہونے والے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی بنائی اور اس الیکشن میں یہ پارٹی کامیاب ہوئی۔بہار اسمبلی میں کانگریس کے بعد مولاناؒ ہی کی پارٹی سب سے بڑی تھی۔مولانا نے اس پارٹی کے تحت بہار میں حکومت قائم کی۔دو مسلمانوں اور دو ہندوؤں پر مشتمل وزارت بنائی اور وزارت پر پوری طرح قابو رکھا۔صوبہ بہار کے سرکاری دفاتر میں اردو جاری کرائی اور بھی متعدد اصلاحات جاری کرائیں لیکن خود اسمبلی اور کونسل سے باہر ہی رہے اور ان کا طرز اس غیر معمولی اثر واقتدار کے زمانہ میں بھی فقیرانہ ہی رہا۔قدرت نے غیر معمولی دل ودماغ اور بہترین قوتِ حافظہ سے سرفراز فرمایا تھا اور فکر وتدبر کے ساتھ قوتِ عمل بھی بخشی تھی۔قرآن، حدیث، فقہ اور اصول فقہ پر وسیع اور عمیق نظر تھی۔مولانا کی ذات علم وعمل کی جامع، فکر وتدبر کی مثال، خلوص وللہیت کا مرقع اور "یُؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصه" کا نمونہ تھی اور بقول علامہ انور شاہ صاحب کشمیری علیہ الرحمہ مولانا فقیہ النفس تھے۔ ۱۷ رشوال ۱۳۵۹ھ مطابق نومبر ۱۹۴۰ء کو راہی ملک بقاء ہوئے، مزار مبارک خانقاہِ مجیبیہ کے بزرگوں کے مزارات سے کچھ دوری پر پھلواری شریف پٹنہ میں ہے۔رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

بھی دارالعلوم دیوبند میں کچھ عرصہ رہ کر کسب فیض کر چکے تھے اور ۱۹۵۷ء سے تو امارت شرعیہ میں ہر جگہ فضلاء دارالعلوم ہی ہیں۔

بہر حال یہ اور اس طرح کی فروگذاشتیں قصداً نہیں بلکہ سہواً ہوئی ہیں اگلے ایڈیشن میں ان کا تدارک ہو جائے گا۔

حضرت والا کا مضمون① ۳۶ر صفحات پر پھیلا ہوا ہے"مجلہ" کے محدود صفحات اور اس کی تنگ دامانی مضمون کے پھیلاؤ کے لئے بالکل کافی نہیں ہے۔ اس لئے حسب حکم اسے مختصر کیا جا رہا ہے مگر اس انداز سے کہ کوئی نکتہ چھوٹنے نہ پائے اور ہر نکتہ کا پس منظر چند جملوں میں اس طرح بیان ہو جائے کہ وہ اس نکتہ کی صحت کے لئے دلیل وحجت کا کام کرے۔ اپنی کوشش تو یہی ہے اور اس میں کامیابی کہاں تک ہوگی اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اس لئے کہ جناب والا کے مضمون کا ایجاز واختصار کھیل نہیں کام کرنے والے کا پتہ پانی ہو جائے گا۔

بس یہاں سب لوگوں کو شرکت کی منظوری کے تار کا انتظار ہے۔ یہ عرض کر دوں کہ اس دفعہ مونگیر کی تشریف آوری بہار واڑیسہ اور بنگال کے تفصیلی دورہ کے متبادل ہوگی۔ اس لئے کہ ان تینوں صوبوں کے کم از کم چار ساڑھے چار سو علماء اس کنونشن میں جمع ہوں گے اور اس میں بہت بڑی اکثریت فارغین دارالعلوم کی ہوگی۔ اپنا حال کیا عرض کروں آپریشن② کے بعد سے صحت کو قرار نہیں۔ ایک تو آپریشن اور طویل علالت کا اثر میرے حافظہ پر بہت خراب پڑا، زبان کی لکنت بڑھ گئی اور کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہتا ہے مجھے ۶ر مارچ کو سخت جاڑے کے ساتھ تیز بخار آیا ۸ر کو اتر گیا، ۱۰ر مارچ سے پھر بخار ہے۔ اس وقت جب کہ عریضہ لکھوا رہا ہوں ٹمپریچر ایک سو ایک ہے۔ بس دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ نے بطورِ اشاعت ایک مضمون حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی خدمت میں ارسال فرمایا تھا، جسے مدارس اسلامیہ کنونشن کے موقع پر"مجلہ" میں شریک کرنا تھا، بحمد اللہ مجلہ شائع ہوا اور یہ مضمون بھی اس مجلہ کا حصہ بنا۔ ۱۲

② آنکھ کا آپریشن۔ ۱۲

مکتوب بنام

حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی علیہ الرحمہ ۱۸ر شوال ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں اپنے وطن سنبھل ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سنبھل، مدرسہ عبد الرب دہلی، دار العلوم مئو اعظم گڑھ میں پائی پھر دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۴۵ھ میں نمایاں نمبرات حاصل کر کے فارغ التحصیل ہوئے اولاً مدرسہ چلّہ امروہہ میں تین سال درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ چار سال تک دار العلوم ندوۃ العلماء میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ ۱۹۳۴ء میں رائے بریلی سے ''الفرقان'' کے نام سے ماہنامہ مجلہ جاری کیا جو اب تک آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی ندوی مدظلہ (خلیفہ مجاز حضرت مولانا حافظ پیر ذو الفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم) کی ادارت میں نکل رہا ہے۔ ۱۳۴۳ھ میں تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوئے بہترین مضمون نگار تھے۔ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ معارف الحدیث، اسلام کیا ہے؟ ملفوظات مولانا محمد الیاس ؒ، حضرت شاہ اسماعیل شہید علیہ الرحمہ پر معاندین کے الزامات وغیرہ موصوف کی معرکہ الآراء تصانیف ہیں۔ ہندوستان کے نمایاں اور اکابر علماء میں آپ کا شمار رہے۔ ۱۳۶۲ھ میں دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن منتخب ہوئے اور تادم اخیر رکن رہے۔ ۲۷ر ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۴ر مئی ۱۹۹۷ء کو رحلت فرمائی اور عیش باغ لکھنؤ میں مدفون ہوئے۔ حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب باندوی ؒ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۶/ ۴/ ۱۹۸۰ء

مکرمی و معظمی زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ باعث سرفرازی ہوا، اچھا ہوا آپ تشریف ① نہ لے گئے۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کو ضعیف الاعصاب ہونے کی بنیاد پر تکلیف ہوتی لیکن ہاں بے پناہ ہجوم وغیرہ کی بنیاد پر آپ کو ضرور تکلیف ہوتی۔ وزیر اعظم ② کی شرکت مجلس شوریٰ کے فیصلے کی تو نہیں لیکن شوریٰ میں شریک ممبران کی رائے کے خلاف ہوئی خود میں نے اختلاف کیا تھا اور دوسرے حضرات نے یا تو خاموش رہ کر یا ایک دو کلمہ کہہ کر میری تائید کی تھی۔ حضرت مولانا عبدالقادر ③ مالی گاؤں ④ نے چپکے

---

① دار العلوم دیوبند کے تاریخی صد سالہ جشن کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

② سابق وزیر اعظم ہند مسز اندرا گاندھی۔ ۱۲

③ حضرت مولانا عبد القادر صاحبؒ ۱۹۱۵ء میں قصبہ اٹورہ ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ موصوف کی عمر چار سال کی تھی کہ والد محترم نے وطن کو خیر باد کیا اور مالیگاؤں ضلع ناسک (مہاراشٹر) میں سکونت اختیار کی۔ ابتدائی تعلیم اردو، فارسی، عربی، حفظ قرآن مجید جامعہ بیت العلوم مالیگاؤں میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۹۳۲ء میں دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے اور سات سال رہ کر علوم وفنون حاصل کر کے ۱۹۳۹ء میں فارغ ہوئے۔ ابتداء کاروبار سے منسلک رہے۔ پھر مالیگاؤں کے مختلف دینی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ تادم اخیر مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند کے رکن اور جمعیۃ علماء مالیگاؤں کے صدر رہے۔ اعلیٰ استعداد اور صلاحیت کے مالک تھے۔ مہاراشٹر کے متعدد دیہاتوں اور اضلاع میں مکاتب کا جال بچھایا۔ ملی، سیاسی مسائل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ حضرت شیخ الاسلامؒ، حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ، حضرت علامہ محمد ابراہیم بلاوی آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں رحلت فرمائی اور مالیگاؤں میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

④ مالیگاؤں صوبہ مہاراشٹر کا ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے جو ابتداء میں مال گرام پھر مالی گاؤں اور آج زبان زد خاص و عام مالیگاؤں ہے۔ یہ شہر پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ اس شہر کے جنوب میں ایک بڑی گرنا ندی ہے۔ اولاً مالی قوم کی یہ مختصر بستی تھی جو راجہ نارو شنکر اور مسلم بنکروں کی آمد سے ایک بڑے شہر اور صنعتی مرکز میں تبدیل ہوگئی۔ راجہ نارو شنکر جسے عالمگیر ثانی نے ناسک سمیت اٹھارہ پرگنے انعام دیئے تھے اس میں شہر مالیگاؤں بھی شامل تھا۔ ۱۷۴۰ء میں راجہ نے موسم ندی کے کنارے ایک زمینی قلعہ کی تعمیر کا آغاز کیا جس کی تعمیر دس سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ راجہ کے زمانہ کا قلعہ آج بھی اس شہر کی تاریخی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے موجود ہے۔ راجہ کی فوج میں عربی النسل سپاہیوں کا ایک دستہ تھا جو حیدرآباد کے نظام نے اسے تحفتاً عطا کیا یہی وہ پہلے مسلمان تھے جو اس سرزمین پر آ کر بسے (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

سے مجھ سے کہا کہ انہیں بلانا چاہئے ورنہ گڑبڑ کریں گی میں نے مناسب جواب دیا، وہ خاموش ہو گئے اور میرے خیال میں مولانا کی بات اوروں نے سنی بھی نہیں پھر مجھے معلوم ہوا کہ صدر جمعیۃ علماء ① کے زور پر مہتمم صاحب مولانا سالم ② اور مفتی صاحب ③ نے جا کر دعوت دی۔ وہ تو منتظر ہی بیٹھی تھیں، وعدہ ہو گیا اس کے بعد یہ کہا گیا کہ دوسرے روز شریک ہوں گی پھر واقف کاروں کے مشورے سے پہلے اجلاس میں شرکت طے کی گئی تا کہ ان کی تقریر کو افتتاحی کہا جا سکے ہم لوگوں نے یعنی موجود ممبران شوریٰ نے پنجشنبہ کا دن گزار کر بعد مغرب مشورہ سے طے کیا کہ صدارت تو ترکی صاحب کی ہو گی اور افتتاح شیخ یوسف سالم جحی کی تقریر سے کیا جائے گا۔ چنانچہ جمعہ کے دن ۱۱ بجے جب جحی صاحب تشریف لے آئے اور چائے سے فارغ ہو گئے تو خود میں نے ان سے جا کر کہا کہ تلاوت کے بعد

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) ان کی یادگار غربیہ کی مسجد، یٰسین میاں کی مسجد و قبرستان اور قدیم عیدگاہ آج بھی اس شہر میں موجود ہے اور الحمد للہ اسی غربیہ مسجد میں خانقاہ رحمانی کے زیر اہتمام درود شریف کی مجلس منعقد ہوتی ہے جس میں بڑی تعداد میں متوسلین خانقاہِ رحمانی شریک ہوتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی انقلابی تحریک میں وہ مجاہدین جن کا تعلق یوپی کی سرزمین سے تھا، انگریزوں کے غیض وغضب سے دوچار ہو کر مالیگاؤں آکر بسے جن میں بڑی تعداد مسلم بنکروں کی تھی یہی وجہ ہے کہ یہ شہر کپڑا بننے کی صنعت کے لئے ایک عرصہ سے مشہور مقام ہے۔ یہ شہر مساجد و مدارس، علماء و صلحاء، شعراء و ادباء اور میناروں کا شہر ہے۔ مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر عثمانی، امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی جیسے بزرگوں کا ورود مسعود بھی اس شہر میں ہوا اور بار بار ہوا۔ یہاں کے صاحب دل بزرگوں میں حضرت مولانا شاہ اسحاق، حضرت مولانا شاہ معصوم، حضرت مرتضےٰ شاہ، حضرت سید داؤد، شیخ طریقت حافظ خیر اللہ صاحب بڑے باکمالوں میں گزرے ہیں اور آج بھی انکے مزارات زیارت گاہِ خلائق ہیں۔ ۱۲

① حضرت مولانا سید اسعد مدنی، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ۲۷ اپریل ۱۹۲۸ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے۔ دار العلوم دیوبند میں تعلیم پائی اور ۱۹۴۷ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ پھر دار العلوم دیوبند میں تقریباً ۱۲ سال تدریسی خدمات انجام دیں اور دار العلوم میں شرح الوقایہ تک پڑھایا۔ ۱۹۷۳ء سے تادم اخیر مسلسل ۳۳ سال جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر رہے۔ ملک کے طول وعرض میں رونما ہونے والے فسادات کے موقع پر ریلیف اور باز آبادکاری کا کام بڑے پیمانے پر کیا۔ امن و امان کے قیام کیلئے برابر کوشش کرتے رہے، حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے خلفاء نے آپ کو حضرت شیخ الاسلام کی طرف سے خلافت دی جو تاریخ تصوف و خلافت کی تنہا مثال ہے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد خانقاہ مدنی ان ہی کے وجود سے گرم رہی۔ آپ کی ذات والاصفات حرکت مسلسل اور عمل پیہم کا نمونہ تھی۔ آپ کی پالیسی کے نتیجے میں جمعیۃ علماء، مسلم مجلس مشاورت اور دار العلوم دیوبند اختلافات کا شکار ہوئے اور مسلک دیوبند کو نقصان پہنچا۔ آپ ۱۸ سال راجیہ سبھا کے ممبر رہے۔ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ میں رحلت فرمائی اور "مزار قاسمی" دیوبند میں اپنے والد کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② صاحبزادہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب و مہتمم دار العلوم وقف دیوبند۔ ۱۲

③ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب مراد ہیں۔ تفصیلی تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

چند کلمہ بطور افتتاح اجلاس کے آپ فرمائیں۔ انہوں نے جواب میں یہ بھی کہا کہ صدارت تو ترکی صاحب کررہے ہیں۔ میں نے عرض کیا صدارت اور چیز ہے، افتتاح اجلاس اور ہے۔ الحمدللہ ہمیں دونوں کاموں کے لئے معزز شخصیتیں مل گئیں ایسا ہی ہوا میں جگی صاحب کو اپنے ساتھ نماز جمعہ کے لئے پنڈال لے گیا تاکہ وقت پر موجود رہیں۔ الحمدللہ میں اس دن نہ وزیر اعظم صاحبہ کو دیکھ سکا اور نہ ان کی تقریر کو سن سکا۔ نماز جمعہ کے بعد مولوی بدر الحسن (۱) روتے ہوئے پہونچے کہ ترکی صاحب آگئے ہیں۔ مہمان خانہ میں ٹھہرے ہیں۔ وہ بہت خفا ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ''این مدیرکم؟'' اسٹیج پر لوگوں نے کہا کہ مولانا طیب صاحب تو اس وقت جا نہیں سکتے تم ہی جاؤ۔ میں اور مولوی بدر الحسن اور مسٹر اعجاز کار سے روانہ ہوئے اور ایک گھنٹہ دس منٹ میں مہمان خانہ تک جلسہ گاہ سے پہنچے اور وہاں مجھ سے مصافحہ اتنا زوردار ہوا کہ میرا ہاتھ زخمی ہوگیا۔ مہمان خانہ میں میاں ولی (۲) موجود تھے انہوں نے بتلایا کہ ہم نے انہیں چائے وغیرہ سے ضیافت کرا کے سوا دو بجے جلسہ گاہ بھیج دیا ہے۔ فلاں فلاں ساتھ گئے ہیں۔ میں عصر تک مہمان خانہ میں رہا اور لوٹنے کی ہمت نہ ہوئی، مولانا علی میاں صاحب تو اس خبر کے بعد دیوبند ہی نہ آئے۔ دہلی ہی میں رہ گئے۔ شنبہ کو دیوبند آئے اور الحمدللہ اس عاجز کا دامن قعر دریا میں رہنے کے باوجود تر نہ ہوسکا۔ مجھ سے کئی مرتبہ مہتمم صاحب اور مولوی اسلم (۳) صاحب نے کہا کہ آپ اپنی جماعت کے ساتھ کم از کم بیس روز پہلے آجائیے لیکن میں نے مختلف مصالح کی بنا پر اس قدر پہلے اپنی موجودگی مناسب نہیں سمجھی۔ میں بیس مارچ

(۱) حضرت مولانا بدر الحسن قاسمی مدظلہ موضع ریوڑھا ضلع دربھنگہ (بہار) سے تعلق رکھتے ہیں۔ چار سال علوم اسلامیہ عربیہ کی تعلیم جامعہ عربیہ میں حاصل کی۔ پھر دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے۔ حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی (استاذ ادب دارالعلوم دیوبند) کے ہم سبق رہے۔ زمانہ طالب علمی میں بھی کثرت مطالعہ اور خوش مزاجی میں مشہور تھے۔ فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند ہی میں مدرس ادب عربی اور مدیر الداعی کے عہدے پر فائز رہے۔ عربی ادب کے حوالے سے حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی علیہ الرحمہ کے گنے چنے شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انقلاب دارالعلوم دیوبند کے بعد جب دارالعلوم کے حالات خراب ہوئے تو موصوف دارالعلوم سے علیحدہ ہوئے اور کویت چلے گئے۔ وہاں وزارتِ اوقاف شئون اسلامیہ میں اہم عہدے پر فائز ہیں۔ اپنی پرکشش شخصیت اور حسن اخلاق و کردار کی بنا پر وہاں بھی ہر دلعزیز ہیں۔ ۱۲

(۲) مفکر اسلام، حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب۔ ۱۲

(۳) حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب ؒ کے دوسرے صاحبزادے، بہترین انتظامی صلاحیت کے مالک، ممتاز عالم اور مدرس ہیں اور دارالعلوم وقف دیوبند میں استاذ حدیث ہیں۔ ۱۲

پنجشنبہ ۴ر بجے شام دیوبند پہونچا۔ مغرب تک دیکھنے بھالنے اور گفتگو کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ نظم قطعاً فیل کر چکا ہے بلکہ نظم نام کی کوئی چیز دارالعلوم میں نہیں ہے۔ مولوی اسلم کے علاوہ کوئی نظم کرنے والا نظر نہیں آتا۔ جن مدرسین وطلبہ کی ڈیوٹیاں مختلف کاموں پر اور مختلف مقامات پر دی گئی تھیں وہاں کوئی نہیں ہے۔ نہ اساتذہ ہیں اور نہ طلبہ۔ مولانا نعیم صاحب ① کے حوالہ لوگوں کے ٹھہرانے کا نظم تھا اور انہیں کے پاس ان طلبہ کی فہرست تھی جن کے حوالہ کام کئے گئے تھے۔ میں نے اور مولوی مرغوب ② نے بیس کی شام سے لے کر اکیس کی صبح تک چار پانچ دفعہ ان سے فہرست مانگی لیکن وہ فہرست نہ دے سکے۔ انہوں نے وہ فہرست مجھے ۲۲ر کو اسٹیج پر دینا چاہی پھر ۲۳ کی صبح کو میں نے بعض مدرسین کو پکڑا کہ ۲۵، ۳۰ر طالب علم لائیے میں ان سے براہ راست کام لوں اور خود دوڑوں ایک گھنٹہ کے بعد واپس آ کر انہوں نے جواب دیا کہ کوئی نہیں ملتا ہے پھر ۲۱ر کی صبح کو ۹ر بجے مولوی اسلم ہمارے پاس آئے۔ چہرہ اترا ہوا، لب خشک، آنکھوں میں آنسو اور کہنے لگے کہ نو تعمیر ریسٹ ہاؤس ڈاک بنگلہ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجھ سے کہا یہ دونوں ہم آپ کو نہیں دے سکتے اس لئے کہ وزیر اعظم کی تشریف آوری ہے۔ وہ ہیلی پیڈ سے آ کر ۱۰ ارمنٹ آرام کریں گی اور مہمان خانہ تک اتنی بھیڑ اٹھا ہے کہ وہاں کسی مہمان کو لانا ممکن نہیں ہے۔ اب صرف افریقی بلڈنگ باقی ہے۔ اس پر بھی لوگ منڈلا رہے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد اس پر بھی لوگ قبضہ کرلیں گے اس لئے آپ افریقی بلڈنگ چلئے۔ وہاں بیٹھے رہئے گا تو ممکن ہے کہ لوگ کمروں پر قبضہ نہ کرسکیں۔ میں ان کی باتیں سن کر نہیں، انکی صورت دیکھ کر افریقی بلڈنگ چلا گیا۔ مولوی مرغوب بھی آ گئے۔ ولی سلمہ بھی جامعہ رحمانی کے کچھ طلبہ کے ساتھ افریقی بلڈنگ پہونچ گئے۔ ہم نے وہاں ایک پاکستانی وفد کا، عراق، عمان اور کویت کے وفد کا استقبال کیا اور الحمدللہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہونچی یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ جمعرات اور جمعہ کے درمیانی شب میں مولانا وحید الزماں ① اچانک گرے اور بے ہوش ہو گئے۔ انہیں اسپتال

---

① سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔ ۱۲ ② مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ ۱۲

① حضرت مولانا وحید الزماں صاحبؒ معتبر بزرگ عالم دین حضرت مولانا مسیح الزماں علیہ الرحمہ کے فرزند ہیں۔ کیرانہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن کیرانہ میں والد محترم کی نگرانی میں حاصل کی پھر حیدر آباد میں علامہ المامون الدمشقی سابق پروفیسر جامعہ عثمانیہ کے عربی زبان وادب کے درس میں شریک ہوئے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پہونچایا گیا اور پھر انہیں ان کے گھر پر دیکھنے گیا اس وقت وہ اچھے تھے۔ مولوی اسلم میرے ساتھ افریقی بلڈنگ گئے دن کے ۱۰/ بجے گرے اور بے ہوش ہو گئے ہم لوگوں نے گھنٹہ بھر انہیں وہیں رکھا ڈاکٹر وغیرہ آئے۔ انجکشن لگایا۔ کچھ ہوش آیا تو میں نے انہیں گھر بھیج دیا۔ اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی یہ دونوں حضرات بیکار ہو چکے تھے یا بیمار ہو گئے تھے مگر سارا کام حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے انجام پا رہا تھا انتظامات ہر جہت سے مکمل تھے چیزیں وافر تھیں کوئی کمی نہیں تھی میرا تاثر یہ ہے کہ دیوبند کا اجلاس مختلف جہات سے کامیاب رہا اور اس نے اچھے اثرات چھوڑے۔ اب کچھ آپ سے ملاقات ہو تو تفصیلی باتیں ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

میں خط ختم کر رہا تھا کہ آپ کے دیرینہ مخلص جناب مولانا اصغر حسین صاحب ① گیاتشریف لے آئے اور وہ سلام کہتے ہیں۔ مولانا یہ بھی فرماتے ہیں کہ وہ خیریت سے ہیں اور ۱۲/ اپریل سے بھاگلپور کے اجتماع کے سلسلہ میں نکلے ہوئے ہیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اعلیٰ تعلیم کے لئے دار العلوم دیوبند تشریف لائے اور فارغ التحصیل ہوئے۔ اولاً جامع مسجد دیوبند کے قریب دار الفکر کے نام سے تعلیمی ادارہ قائم کیا اور عربی زبان و ادب کا درس دیتے رہے، پھر حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی دوربین نگاہوں نے موصوف کو دار العلوم میں تدریسی خدمات کا موقع فراہم کیا۔ موصوف نے دار العلوم میں عربی ادب کی گرانقدر خدمات انجام دیں۔ عربی ادب کے درس میں جدید و قدیم اسالیب بیان پر جامع تحقیق بیان فرماتے۔ طویل عرصہ تک رسالہ "الداعی" دعوت الحق، الیقظہ اور جمعیۃ علماء ہند دہلی سے جاری ہونے والے رسالے الکفاح کی ادارت فرمائی، تدریس کیساتھ تصنیفی ذوق بھی رکھتے تھے۔ نفحۃ الادب، القراءۃ الواضحہ، القاموس الاصطلاحی، القاموس الوحید، القاموس الجدید موصوف کی شہرہ آفاق تصانیف ہیں، اعلیٰ انتظامی صلاحیت کی بناء پر دار العلوم میں مددگار مہتمم کے منصب پر بھی فائز رہے۔ آخر میں دار العلوم دیوبند سے تدریسی اور انتظامی رشتہ بالکل ختم ہو گیا۔ ۱۵/ اپریل ۱۹۹۵ء میں وفات پائی اور دیوبند میں "مزار قاسمی" میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① گیا (صوبہ بہار) کے رہنے والے ایک عالم دین جنھیں مکتوب الیہ سے خاص لگاؤ تھا۔ ۱۲

مکاتیب بنام

حضرت مولانا محمد برہان الدین صاحب سنبھلی مدظلہٗ

حضرت مولانا محمد برہان الدین صاحب سنبھل ضلع مراد آباد میں ۱۹۳۸ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اردو، فارسی، عربی، حفظ قرآن مجید، تجوید وقرأت اپنے والد ماجدؒ سے اور ابتدائی عربی ومتوسط درجات تک اپنے وطن سنبھل کے متعدد مدارس میں حاصل کی پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۷ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت شیخ الاسلامؒ، حضرت حکیم الاسلامؒ، حضرت مولانا سید فخرالحسنؒ، علامہ محمد ابراہیم بلیاویؒ وغیرہم آپ کے خاص اساتذہ میں سے ہیں۔ تکمیل کے بعد بارہ سال مدرسہ عالیہ عربیہ فتح پوری دہلی میں تدریسی خدمات انجام دیں اور درس نظامی کی تقریباً تمام چھوٹی بڑی کتابوں کا درس دیا۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی دعوت پر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں تشریف لائے اور طویل عرصہ تک تفسیر، حدیث و فقہ اور اصول تفسیر وحدیث وفقہ کا درس دیا۔ ایک درجن سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں جو زیادہ تر فقہی اور مسائل حاضرہ کے شرعی حل کے موضوع پر ہیں۔ متعدد علمی، تعلیمی کمیٹیوں، تنظیمی اداروں، اکیڈمیوں اور مدارس عربیہ کی سرپرستی یا رکنیت کا عہدہ حاصل ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ اور حضرت مولانا شاہ ابرارالحق ہردوئی علیہ الرحمہ سے بیعت کا شرف حاصل ہے۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ شاہ رحمانی علیہ الرحمہ کے خاص متعلقین میں سے ہیں۔ عرصہ پانچ سال سے مرض فالج میں مبتلا ہونے کی بنا پر نقل وحرکت دشوار ہے۔ فی الحال لکھنؤ میں مقیم ہیں۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۴؍اکتوبر ۱۹۸۷ء

مکرم ومحترم! زیدمجدکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۳؍ستمبر کا خط ملا۔ میں سفر میں تھا اور جنوبی ہند کا پندرہ روزہ سفر ۱۷؍اکتوبر کو ختم ہوا۔ ڈاک بہت جمع ہوگئی تھی اور کاموں کے ساتھ ڈاک کا بھی جواب دیتا رہا آپ کے محبت نامے کا جواب دینے کی نوبت آج آئی۔

۱ – دارالقضاء کے قیام اور قاضی کے تقرر کے سلسلہ میں مولانا سلمان ندوی سلمہ اللہ ① نے بات چھیڑی ان کی خواہش یہ تھی کہ بحیثیت امیر شریعت میں لکھنؤ اور اتر پردیش کے قاضی کے تقرر کا حکم لکھوں۔ اس مجلس میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ②، آپ اور چند لوگ موجود تھے۔ آپ دوبارہ پڑھیں میں نے اس میں چند باتیں لکھی ہیں۔

(الف) مولانا برہان الدین صاحب منصب قضاء کے لئے میرے علم میں بہترین شخص ہیں۔

(ب) مولانا برہان الدین صاحب کے ساتھ ایک شوریٰ ③ منتخب کر دی جائے، جو خود ہی مشورہ نہیں دے گی، بلکہ مولانا برہان الدین صاحب اپنی صوابدید پر اس سے مشورہ لے لیا کریں گے،

---

① حضرت مولانا سلمان صاحب ندوی مدظلہ ۱۹۵۴ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے خاندانی رشتہ ہے اور رشتے میں نواسے ہیں۔ علوم دینیہ کی تکمیل دارالعلوم ندوۃ العلماء میں کی اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۸۱ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں استاذ حدیث کی حیثیت سے آپ کا تقرر ہوا۔ عربی زبان وادب پر عبور حاصل ہے۔ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں جن میں آراء الامام الدھلوی فی تاریخ التشریع الاسلامی، الأمانۃ فی القرآن، قابل ذکر ہیں۔ بہترین مقرر ہیں، عالمی کانفرنس میں شرکت کے لئے کئی ملکوں کے اسفار کر چکے ہیں، متعدد علمی، تعلیمی، کمیٹیوں، مجلسوں کی رکنیت یا عہدہ حاصل ہے۔ فی الحال ندوۃ العلماء کے نمایاں اور ذی استعداد اساتذہ میں موصوف کا شمار ہوتا ہے۔ ۱۲

② مرحوم ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی پرتاب گڈھ یوپی میں پیدا ہوئے، آبادی وطن لکھنؤ ہے، ابتدائی تعلیم پرتاب گڑھ میں مکمل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ڈھاکہ، لکھنؤ، لندن وغیرہ کا سفر کیا۔ ۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۳ء لکھنؤ ہومیوپیتھک کالج میں لکچرر کی حیثیت سے ملازمت کی۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ اور حضرت مولانا منظور نعمانیؒ سے گہرا ربط وتعلق تھا۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، دینی تعلیمی کونسل وغیرہ میں موصوف کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں وصال کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ لکھنؤ کے دارالقضاء کے قیام کے وقت ہی ایک ''قاضی کونسل'' قائم کی گئی تھی، جس کے صدر حضرت مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی مدظلہ تھے۔ ۱۲

اس سے ظاہر ہے کہ وہ شوریٰ شوریٰ ہوگی، اسے قاضی کا منصب حاصل نہیں ہوگا، نہ وہ مقدمات کی سماعت کرسکے گی اور نہ اس کا فیصلہ، وہ مجلس حاکمہ بھی نہیں ہوگی، قاضی اگر ضرورت سمجھے گا، مجلس طلب کرے گا، مشورہ لے گا، کس مشورہ کو قبول کریں اور کس کو نہیں یہ اختیار بھی قاضی ہی کو ہوگا۔ میری صحت اچھی نہیں جارہی ہے۔ دعاء فرماتے رہیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۵ر نومبر ۱۹۸۷ء

مکرم ومحترم مولانا برہان الدین صاحب قاضی شریعت!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ الحمدللہ کہ اتر پردیش لکھنؤ میں دارالقضاء کا نظام اطمینان سے چل رہا ہے۔ عملی کوئی رکاوٹ پیش نہیں آرہی ہے۔ اس پر آپ تمام حضرات مبارکبادی کے مستحق ہیں اور ذہنی یعنی فقہی الجھنوں ① کا پیش آنا کچھ مستبعد نہیں، اور یہ برابر پیش آتی رہیں گی، اور انشاء اللہ آپ انہیں حل کرتے رہیں گے، شاید میں نے بھی لکھا تھا کہ ایسے مقدمات جن میں فسخ نکاح وغیرہ کی رائے سے آپ متفق نہ ہوں۔ ان کی سماعت آپ نہ فرمائیں، دوسرے نائبین کے حوالہ کردیں، خود یہاں دارالقضاء میں چند ایسے وجوہ پر فسخ نکاح کا معمول ہے جو احناف کے یہاں وجہ فسخ نہیں ہے مگر دوسرے مسلکوں میں ہے، یا خود قاضی سمجھتا ہے کہ اس میں فسخ ہونا چاہئے۔

آپ نے کوئی فقہی الجھن اپنے سابقہ خط میں پیش نہیں فرمائی، غالباً آپ نے یہ لکھا تھا کہ یہاں پوری قضاۃ کونسل ہی قاضی ہے، اور شاید میں نے یہ جواب دیا تھا کہ پوری قضاۃ کونسل کو یا اس کے ہر ایک ممبر کو حکم کا حق نہیں ہے، وہ تو صرف قاضی کو ہے یا اسے ہے جسے قاضی حق دے، یا جسے قاضی اپنا نائب بنائے، یا جسے امیر نیابت قضاء کے منصب پر سرفراز کرے اب خواہ وہ ایک ہو یا چند، قضاۃ کونسل کی حیثیت شوریٰ کی ہے، ہیئت حاکمہ نہیں۔ وہ بھی جب قاضی کو ضرورت پیش آئے اور وہ مناسب بھی سمجھے تو قضاۃ کونسل سے مشورہ لے لے لیکن حکم قاضی ہی کرے گا۔ بفرض محال اگر میرے سابقہ خط کا یہ مطلب نکالا جانا ممکن ہو کہ وہاں قاضئ شرعی کی حیثیت کسی کو بھی حاصل نہیں تو اب میں وضاحت کررہا ہوں کہ وہاں کے جو حالات میں نے سنے ہیں، اور انتخاب وتقرر قاضی کی جو باتیں میرے سامنے آئی ہیں، میں آپ کو قاضی شریعت سمجھتا ہوں اور وہ حضرات جو دفتر میں قضاء کا کام کررہے ہیں میں انہیں آپ کا نائب سمجھتا ہوں، اب خواہ نائب کا تقرر آپ نے کیا ہو یا اس مجلس

① صدر کونسل کی شرعی حیثیت واختیارات اور دیگر ارکان کے اختیارات سے متعلق مکتوب الیہ کو کچھ علمی وفقہی اشکالات تھے، حضرت علیہ الرحمہ کا یہ مکتوب اسی کے جواب میں ہے۔ ۱۲

نے کیا ہو جس نے آپ کو قاضی مقرر کیا ہے۔قاضی کونسل کے صدر کا مطلب ہی قاضیٔ شریعت ہے۔ مولوی سلمان سلمہ اللہ نے آپ اور ڈاکٹر اشتیاق وغیرہ کی موجودگی میں مجھ سے چاہا تھا کہ میں اتر پردیش کے لئے قاضیٔ شریعت کے تقرر کا حکم لکھوں، اور میں یہ تحریر کروں کہ مولانا برہان الدین کو میں نے قاضیٔ شریعت مقرر کیا اور ان کا حلقۂ قضاء یہ ہوگا۔اس پر میں نے عرض کیا تھا کہ یہ میرا حلقۂ امارت نہیں ہے میں تقرر کا حکم کیوں کر لکھ سکتا ہوں، ہاں میرا یہ مشورہ اور میری رائے ہے کہ لکھنؤ میں دارالقضاء قائم ہونا چاہئے اور قاضیٔ شریعت کے لئے بہترین شخصیت مولانا برہان کی ہے، اور جب کہ آپ کے اس خط سے معلوم ہوا کہ دارالقضاء کا نظام اطمینان سے چل رہا ہے کوئی عملی رکاوٹ پیش نہیں آرہی ہے تو آپ الجھنوں میں نہ پڑیں، اور اطمینان سے کاموں کی انجام دہی میں مشغول رہیں۔سیتا پور① میں دارالقضاء کا قیام مبارک ہو، ضرور قائم کریں لیکن نہ میرے پاس حضرت مولانا علی میاں ندوی صاحب کا کوئی خط آیا ہے نہ دعوت نامہ، اس لئے میں وہاں تو حاضر نہ ہوسکوں گا، یہاں یا ۱۹، ۲۰؍کو جہاں بھی رہوں گا، دعا کرتا رہوں گا۔

میں نے حیدرآباد کے سفر سے پہلے حضرت مولانا علی میاں سے کچھ عرض کیا تھا، شاید انہیں یاد ہو۔خط طویل ہوگیا۔خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① سیتاپور یوپی کا مردم خیز ضلع ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۷؍رمضان المبارک ۱۰ھ

مکرم مولانا!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ مورخہ ۲۸؍مارچ کو موصول ہوا، روزہ یہاں بھی ۲۹؍مارچ سے ہی شروع ہوا، دعا فرمائیے کہ یہ مہینہ خیریت سے گزرے اور میں اس کے تقاضوں کو پورا کرسکوں۔

لکھنؤ سے آپ یا تو کانپور برونی ایکسپریس سے ورنہ اودھ آرام ایکسپریس سے برونی جنکشن کے لئے روانہ ہوں۔ اول الذکر سات بجے اور مؤخر الذکر ساڑھے آٹھ بجے صبح میں برونی پہونچتی ہے، برونی میں گاڑی موجود رہے گی، جو آپ کو لے کر مونگیر آجائے گی۔ برونی سے مونگیر کی راہ دو گھنٹے کی ہے، اس طرح آپ بآسانی جمعہ سے پہلے پہنچ جائیں گے۔ اب آپ کو یہ طے کرنا ہے کہ آپ کس گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ برونی میں آپ کی لکھی ہوئی تاریخ کو دونوں ریل گاڑیوں میں آپ ① کو دیکھا جائے گا۔ بہرحال اپنے طے کردہ پروگرام سے ضرور مطلع فرمائیں۔ خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے مونگیر پہونچنے کے لئے حضرت علیہ الرحمہ کا اس قدر اہتمام درحقیقت علماء کی تکریم کی وجہ سے تھا۔ مولانا برہان الدین سنبھلی صاحب کا یہ سفر حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی مرتب کردہ کتاب ''اسلامی قانون'' پر بحث اور نظر ثانی کے لئے تھا۔ اس موقع پر جامعہ رحمانی کے متعدد اساتذہ، امارت شرعیہ کے مفتی کے علاوہ حضرت مفتی احمد علی سعید صاحبؒ، مفتی دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب مفتاحیؒ مرتب فتاویٰ دارالعلوم اور سابق مفتی دارالعلوم دیوبند بھی پابندی کے ساتھ شریک ہوتے تھے اور حضرت امیر شریعتؒ ان تمام افراد کا بڑا اکرام فرماتے تھے۔ ان کے سفر کی تفصیلات سے لے کر معمولات اور کھانے پینے تک کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۸۸/۸/۲۷ء

مکرم مولانا!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، مصیبت ① میں آپ نے یاد کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، یہاں سب لوگ بعافیت ہیں خانقاہ اور جامعہ کی عمارتوں میں شگاف پڑ گئے ہیں۔ مونگیر کی ہر مسجد بشمول مسجد خانقاہ متاثر ہے کوئی کم کوئی زیادہ۔ مونگیر میں مکانات کا کافی نقصان ہوا ہے، کل اموات گیارہ ہیں جس میں ایک پنج سالہ مسلمان بچہ بھی ہے۔

سفر حج سے صحت وعافیت کے ساتھ واپسی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ مولوی ولی ② سلمہ ۱۱ر کو واپس آ گئے، اچھے ہیں۔ ان سے آپ لوگوں کی باہمی ملاقات کا حال معلوم ہوا تھا، حضرت مولانا علی میاں صاحب اگر موجود ہوں تو سلام مسنون فرما دیں۔ میں ادھر زیادہ بیمار ہو گیا تھا۔ اب افاقہ ہے۔ دعا فرماتے رہیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مونگیر واطراف میں شدید زلزلہ آنے کے موقع پر مکتوب الیہ نے دریافت خیریت کے لئے ایک مکتوب حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کو ارسال کیا تھا۔ حضرت علیہ الرحمہ کا یہ مکتوب اسی کے جواب میں ہے ”عمارتوں میں شگاف پڑ جانے کا ذکر زلزلے سے ہونے والے نقصانات کا پتہ دے رہا ہے۔“ ۱۲

② اسی سال یعنی ۸۸ء میں حضرت علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند پیر ومرشد مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ العالی بھی حج کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے تھے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
یکم اگست ۸۹ء

مکرم مولانا برہان الدین صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ میں حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر ۳۰ر جولائی کو مونگیر واپس پہنچ گیا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حج کو قبول فرمائے۔

پہلے بھی آپ کو لکھ چکا ہوں، اور اب پھر لکھ رہا ہوں کہ آپ ۱۱ر اگست کی شام تک ضرور مونگیر ① پہنچ جائیں تاکہ ۱۲ر اگست تک کام شروع ہو جائے اور پھر اسے مکمل کر کے ہی ہم لوگ اٹھیں۔ خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے مونگیر پہونچنے کی تاکید دراصل اسلامی قانون متعلق مسلم پرسنل لا کے کاموں میں معاونت کے لئے تھی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۸/ ۱۲/ ۸۹ء

مکرم ومحترم زید مجدکم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، چالیس دنوں کے بعد میں ۲؍دسمبر کو پٹنہ سے مونگیر واپس آیا ہوں، صوبہ میں فرقہ وارانہ فساد① سے متعلق ریلیف کے انتظامات اور وہاں رہ کر ذمہ دارانِ حکومت سے رابطہ رکھنے کی ضرورت نے مجھے وہاں رہنے پر مجبور کیا۔ مونگیر کا حال اب رفتہ رفتہ اچھا ہوتا جارہا ہے، مگر مکمل امن نہیں ہے۔ محض تائیدِ غیبی سے مونگیر بڑی حد تک محفوظ ہے۔ دعا کرتے رہیں۔ ۴/ ۱۱/ ۸۹ء کا خط آج میرے سامنے آیا ہے، اب تو آپ ماشاء اللہ لندن دیدہ② اور امریکہ رسیدہ ہوگئے۔

الحمدللہ اب ہر جگہ امن ہوتا جارہا ہے، مونگیر میں آج کی رات سکون سے گزری، دعا فرماتے رہیں۔ الحمدللہ جملہ اہالیان خانقاہ وجامعہ بعافیت ہیں، بہت سے لوگ آپ کو سلام کہتے ہیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① بھاگلپور اور اس کے اطراف میں ہونے والے فسادات کی طرف اشارہ ہے، جن میں مسلمانوں کا بڑا جانی ومالی نقصان ہوا تھا۔ یہ فساد ہندوستان کی تاریخ میں بڑے فسادات میں سے ایک تھا۔ بہار کے کئی اضلاع اس سے متاثر ہوئے اور ہر جگہ مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان ہوا۔ اسی فساد میں بھاگل پور کے لوگاہی گاؤں میں دو درجن سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کر کے مٹی میں دبا کر اس پر گوبھی کی کھیتی کی گئی۔ بعد میں وہ نعشیں نکالی گئیں۔ اس حادثے نے ظلم اور بربریت اور مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی نئی تاریخ رقم کی۔ ۱۲

② مکتوب الیہ نے اکتوبر ۱۹۸۹ء میں شکاگو (امریکہ) کی ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے براہِ لندن سفر کیا تھا جس پر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۶؍شعبان ۱۴۱۱ھ

مکرم ومحترم مولانا برہان الدین صاحب سلمک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک ضروری استفتاء ارسال ہے، یہاں مفتیانِ کرام میں اختلاف ہے، ایک صاحب طلاقِ مغلظہ کا حکم لگاتے ہیں دوسرے صاحب قطعی طور پر عدمِ وقوعِ طلاق کا حکم دیتے ہیں۔ براہِ کرم اس کا فوراً جواب عنایت فرمائیں۔

میں بخیر مکان پہنچا اور بدھ سے پھر بخار میں مبتلا ہوگیا ہوں، کل خون کی جانچ ہوئی تو کالا زار ثابت ہوا۔ حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ کو میری علالت کی خبر کردیں اور دعاء کی درخواست۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

جناب فضل الرحمن صاحب

وزیر حکومت ہند

خانقاہِ رحمانی مونگیر

مکرم بندہ جناب فضل الرحمن صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، میں کیا اور میرا ہدایت نامہ کیا ہاں میں آپ کے لئے دعا ضرور کرتا ہوں خدا قبول فرمائے۔آمین!

میرے محترم! خدا کی بارگاہ میں کون سرخرو ہوگا، اور کون نہیں یہ کہنا مشکل ہے۔ وہ سب سے بڑی بارگاہ ہے ذراسی بات پر خوش ہوتے ہیں اور انعام واکرام سے مالا مال کر دیتے ہیں اور معمولی سی بات پر گرفت ہو جاتی ہے اور سخت گرفت ہوتی ہے۔ ان سے کون پوچھے کہ کیوں انعام دیا اور کیوں گرفت کی؟ میں اپنے آپ سے کہتا ہوں انسان کو اپنے کسی کام پر اترانا بری بات ہے بھروسہ اور اعتماد بھی نہیں کرنا چاہئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک انسان زندگی بھر اچھے عمل کرتا ہے جو نجات اور مغفرت والے عمل ہیں، لیکن اخیر میں موت سے پہلے اس سے برے کام سرزد ہوتے ہیں اور وہ جہنمیوں کی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے اور ایک انسان زندگی بھر نامناسب کام کرتا رہتا ہے اور زندگی کے اخیر مرحلوں میں اسے اچھے کاموں کی توفیق ہوتی ہے اور وہ اچھا کام کرتا ہے اور جنتیوں کی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے۔

میرے محترم! ہم لوگ اپنی زندگی کا کافی حصہ گزار چکے اور زندگی کے آخری حصوں میں قدم رکھ چکے ہیں، اب ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ زندگی کا یہ آخری حصہ نیک اعمال اور اسلامی کردار کے ساتھ گزرے۔

میرے محترم! اسلام کا مطالعہ ہمیں بتلاتا ہے کہ سب سے اچھی بندگی اور اونچی عبادت خلق اللہ کی خدمت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بندوں کی حیثیت حق تعالیٰ کے گھر والوں جیسی ہے ”الخلق عیال اللہ“ (الحدیث) خدا کو اپنے بندوں کے ساتھ محبت ہے، اور اس میں مومن وکافر، مطیع وسرکش کا کوئی امتیاز نہیں، اپنے ملک ووطن کے ساتھ بھی انسان کو فطری محبت ہوتی ہے، اور ہونی چاہئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حالات سے مجبور ہو کر اپنا محبوب وطن مکہ معظمہ چھوڑا، تو آپ نے مکہ معظمہ کو مخاطب کر کے فرمایا” کہ اے مکہ! تو میرا وطن ہے اور

مجھے تجھ سے محبت ہے، اگر تیرے رہنے والوں نے مجھے مجبور نہ کر دیا ہوتا تو میں تجھے نہیں چھوڑتا، اس لئے ملک کی سچی خدمت بھی مسلمانوں کا خوشگوار فریضہ ہے۔ الحمدللہ اس وقت آپ ایک ایسے منصب پر ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی اور اپنے وطن و ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ گدی اور کرسی والے وزیر نہ ہوں، بلکہ آپ محبت اور خدمت والے وزیر ہوں، خدا ایسا ہی کرے، اور آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

محمد اسحاق صاحب و محمد ہارون صاحب

سرپنچ جھگروا (بہار)

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۹/ ۵/ ۱۹۸۰ء

مکرم بندہ جناب محمد اسحاق صاحب ومحمد ہارون صاحب سرپنچ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بات کہنا چاہتا ہوں، جادو کرنا کفر ہے، جادو کرنے والا یا جادو کرنے والی مسلمان نہیں رہتے، کافر ہو جاتے ہیں اس لئے کہ جادو کرنے والا خدا کے سوا دوسرے دیوی دیوتاؤں کو صاحب اختیار فائدہ پہونچانے والا اور نقصان پہونچانے والا، مارنے والا اور زندہ کرنے والا سمجھتا ہے، اور ایسا سمجھنا کفر ہے۔

ایک اور بات سمجھ لینی چاہئے کہ کسی کو پیدا کرنا اور کسی کو مارنا، کسی کو فائدہ پہونچانا اور کسی کو نقصان پہونچانا خدا اور صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو پوری دنیا اور سارے عالم کے جادوگر مل کر بھی مجھ کو مار نہیں سکتے اور اگر خدا مجھ کو مار ڈالنا چاہتا ہے تو یہ سب مل کر بچا نہیں سکتے، انسان اپنی موت سے مرتا ہے جادوگر کے جادو سے نہیں مر سکتا، زہر میں، زہریلا پن خدا کے حکم کے بعد آتا ہے، اس سے پہلے نہیں آسکتا۔ خود اسی خانقاہ رحمانی میں بھائی کریم بخش مرحوم① یہ کہتے ہوئے کہ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے حکم سے ہوتا ہے، اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا دو تولہ کچا سنکھیا② چنے کی طرح چبا گئے، اور ان کا کچھ نہ بگڑا، اس واقعہ کے بعد تیس برس زندہ رہے، اسی طرح یہ بھی سمجھ لیں کہ دواؤں میں کوئی اثر نہیں۔ دوا میں اثر حکم خداوندی کے بعد پیدا ہوتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام③ کا قصہ مشہور ہے ایک دفعہ آپ بیمار پڑے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی بیماری کا حال

---

① خادم خاص قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ۔ صوبہ بہار کے مسلم اکثریتی علاقہ دربھنگہ کے رہنے والے ہیں۔ ۱۲ ② زہر۔ ۱۲

③ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے جلیل القدر نبی ہیں۔ قرآن مجید میں ایک سو چھتیس مرتبہ انکا ذکر آیا ہے۔ حق تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بھی عطا فرمایا تھا، انکے والد کا نام عمران تھا، آپ پندرہویں یا سولھوی صدی قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے بعد انکی والدہ محترمہ نے اللہ کے حکم سے انہیں ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا۔ اللہ رب العزت نے فرعون کی بیوی آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی اور فرعون اور اسکی بیوی آسیہ کو آپکی تربیت و پرورش کرنے اور بیٹا بنانے پر مجبور کر دیا۔ اس طرح آپکی پرورش شہزادہ کی طرح شاہی محل میں ہوئی، جب آپ جوان ہوئے تو ایک مظلوم اسرائیلی کی مدد کرتے ہوئے فرعون کی قوم کے ایک آدمی کو گھونسا مار دیا جس کی وجہ سے وہ مرگیا اور آپ اپنی (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

کہا، اور شفا کی درخواست کی۔ آپ کو وحی کے ذریعہ ایک جڑی بتلائی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگل گئے۔ وہ جڑی لے آئے، کوٹا پیسا اور کھالیا۔ اچھے ہو گئے۔ ایک عرصے کے بعد پھر بیمار پڑے تو حق تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست نہیں کی، جڑی تو پہچانی ہوئی تھی جنگل سے جڑی لائے اور پینا شروع کیا، کئی دن ہو گئے، کوئی فائدہ نہیں ہوا تو حق تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کی، وہاں سے جواب ملا کہ موسیٰ! تم اپنے طور پر جڑی لا کر پیتے رہے مجھ سے تم نے اب کہا ہے، تو میں جڑی کو حکم دیتا ہوں کہ وہ فائدہ پہونچائے، جاؤ پیو، اچھے ہو جاؤ گے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر وہی جڑی پی، اچھے ہو گئے تو معلوم ہوا کہ اثر دوا میں نہیں خدا کے حکم میں ہے۔ مسلمان کا ایسا ہی عقیدہ اور خیال ہونا چاہئے، اگر ہم نے اسکے خلاف دوسروں کو بیمار کرنے والا، اچھا کرنے والا، مارڈالنے والا، پیدا کرنے والا سمجھ لیا تو ایمان سے محروم ہو گئے۔ سننے میں آیا ہے کہ آپکے گاؤں میں اوجھا کو بلوایا گیا تاکہ وہ اپنے کرتب اور منتر سے گاؤں کی ساحرہ اور ڈائن عورتوں کو نچا کر ظاہر کر دے، لیکن الحمدللہ اسے ناکامی رہی، آپکے گاؤں میں میری ایک مریدہ ہے، اس پر بھی شبہ کیا گیا، مسماۃ وحیدن مجھ سے بیعت ہے دو دفعہ یہاں ④ آچکی ہے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے، اس پر شبہ کرنا تو بڑے ظلم کی بات ہے، ماشاء اللہ آپ کے گاؤں میں بھی تو اب پڑھے لکھے لوگ کافی ہیں، ایسی گمراہی کی باتیں نہیں ہونی چاہئے، مجھے یہ واقعہ سن کر سخت تکلیف پہونچی، اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو ہدایت دے، دین کا صحیح علم عطا فرمائے اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر استقامت عطا فرمائے۔

اگر آپ جمعہ کے روز جامع مسجد میں مناسب وقت پر میرا یہ خط تمام مصلیوں کو سنا دیں تو بہتر ہے۔

والسلام منت اللہ رحمانی

(بقیہ حاشیہ) جان کے خوف سے مصر چھوڑ کر مدین چلے گئے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفورا سے آپکا نکاح ہوا، جب اہل خانہ کو لے کر مدین سے مصر روانہ ہوئے تو راستہ میں کوہِ طور پر نبوت سے سرفراز کئے گئے، پھر مصر پہونچ کر بنی اسرائیل کی اصلاح اور فرعون کو دعوت حق دینے میں مشغول ہو گئے۔ فرعون نے غرور وطاقت کے نشہ میں آپکے معجزات دیکھنے کے باوجود آپ کو جھٹلایا اور ایمان قبول نہ کیا جس کے سبب قحط سالی، طوفان، ٹڈیوں، جوؤں، مینڈک اور خون کے عذاب کا سلسلہ شروع ہوگیا، جب فرعون کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو فرعون کو اللہ تعالیٰ نے بحر قلزوم میں ڈبو کر ہلاک کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی۔ فرعون کی تباہی کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فلسطین جانے کا حکم ملا، فلسطین پر قوم عمالقہ کا قبضہ تھا ان سے قتال کے حکم کے باوجود بنی اسرائیل نے ان سے قتال نہیں کیا نتیجہ میں وادی تیہ میں چالیس سال تک بھٹکتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت نے توراۃ کو نازل فرمایا۔ ۱۲

④ خانقاہ رحمانی۔ ۱۲

مکتوب بنام

محمد مسلم صاحب

(فتح گڑھ، فرخ آباد، یوپی)

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۶/۴/۱۹۷۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

غلطیاں انسان سے ہوتی ہیں ہاں! فرشتے معصوم ہیں، غلطی کرجانا بری بات نہیں ہے، غلطی پر جمنا بری بات ہے، غلطی پر خوش ہونا بہت بڑا گناہ ہے، کافر گناہ کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے، اتراتا ہے، اس پر جمتا ہے دوسرے نئے گناہ کا منصوبہ بناتا ہے۔

اور مومن سے جب غلطی ہوتی ہے، تو شرمندہ ہوتا ہے، غم وافسوس اس پر چھا جاتا ہے، آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرتا ہے، خدا کے سامنے توبہ کرتا ہے، روتا ہے گڑگڑاتا ہے، خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ①، وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ②

لہٰذا حق تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کیجئے، استغفار کیجئے، وہ معاف کرنے والا ہے معاف کرے گا۔ تجدید بیعت جب ملاقات ہو کرلیجئے گا، سب لوگوں سے سلام ودعا کہدیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① جو لوگ جہالت کی وجہ سے برے کام کرلیتے ہیں پھر جلدی سے توبہ کرتے ہیں تو اللہ ان کی توبہ ضرور قبول کرتے ہیں۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۷، پارہ نمبر ۴، رکوع ۱۴)۔ ۱۲

② ترجمہ: اور جانتے بوجھتے وہ برے کام بار بار نہیں کرتے۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۳۵، پارہ نمبر ۴، رکوع ۵)۔ ۱۲

مکتوب بنام

جناب عبد الخالق صاحب

(دھنباد، بہار)

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۶/ ۴/ ۱۹۷۸ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اگر آپ نے اسی طرح کا خط مجھے پہلے لکھا ہوتا، تو آپ کی جماعت سے کسی ایک نمائندہ کو کنونشن میں شرکت کی دعوت دیتا افسوس کہ آپ کا خط کنونشن کے بعد ملا۔ کنونشن کے اغراض ومقاصد اور اس پر مراسلہ اور اس کے مضامین تو جنوری ہی کے مہینے سے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس پر توجہ ہی نہیں کی اب تقریباً بارہ سو علماء اور مدرسین اور چھ سات سو منتظمین مدارس نے جمع ہو کر تبادلہ خیال کیا، بحث وتمحیص کی، اور پھر تجویزیں پاس کیں۔ ان پر عمل کرنے کا عہد کیا، مدارس اسلامیہ کی اصلاح اور اس کی دیکھ بھال کے لئے ایک کونسل قائم کی اگر کچھ تجویزیں آپ کو پیش کرنی ہے، تو کونسل کے سامنے پیش کر دیجئے اور پھر اس پر غور کیجئے کہ ہر اجتماع کے خاص مقاصد ہوتے ہیں۔ اس کی ساری کارروائی اور تجویز انہیں مقاصد کے گرد گھومتی ہے۔ مدارس اسلامیہ کنونشن کے بھی مقاصد تھے، اس کے فیصلے بھی انہی کے تحت ہوئے یہ کوئی مسلم کانفرنس نہیں تھی، جس میں مسلمانوں کے تمام مسائل پر غور کئے جاتے اور میرے عزیز جہاں تک علماء کی خدمات کا سوال ہے تو آپ یقین کریں کہ ہر غیر عالم جو کلمہ پڑھتا ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، برائیوں سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بھاگتا ہے، یہ سب کچھ علماء کرام کی خدمات ہی کا طفیل ہے اگر علماء کرام فاقہ کرکے، گالیاں سن کر دین کی تبلیغ نہ کرتے اور اسلام کے مسائل نہ بتلاتے تو آج آپ کلمہ سے محروم ہوتے۔ نماز، روزے کو نہیں جانتے، حرام وحلال کو نہیں پہچانتے، اس لئے آپ کو اور ہم کو علماء کرام کا مشکور رہنا چاہئے کہ آج ہم اور آپ ان کے طفیل میں مسلمان ہیں، اپنے سب ساتھیوں سے دعا کہہ دیجئے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

محترم جناب محبوب الرحمن صاحب مجہول

(سہرسہ، بہار)

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۶/ ۴/ ۱۹۷۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ جس سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ ابھی آپ پڑھ رہے ہیں، اس وقت آپ کا اصل کام تعلیم ہے، پڑھنے کے زمانے میں آپ کو ملکی اور ملی معاملہ میں نہ دخل دینا چاہئے اور نہ پڑنا چاہئے، پڑھنے کے زمانہ میں دوسری طرف خیالات لے جانے سے تعلیم کا حرج ہوتا ہے۔ آپ قوم کے فرزند ہیں۔ اگر آپ کی تعلیم اچھی ہوگی تو اس سے قوم کو فائدہ پہونچے گا، اور اگر آپ نے صرف امتحان پاس کرلیا اور کوئی خاص صلاحیت پیدا نہ کرسکے تو یہ قومی نقصان ہے۔ یہ سیاسی لوگ پڑھنے والے لڑکوں کو فوجی کام میں استعمال کر کے لڑکوں کا ذاتی اور قومی نقصان کرتے ہیں۔ اس سے مجھے ہمیشہ اختلاف رہا ہے۔

مسلمانانِ ہند کو وحدت کلمہ کی بنیاد پر جمع کرنا میری زندگی کا مشن ہے۔ یہ کام میں ہمیشہ کرتا رہتا ہوں، کامیابی خدا کے ہاتھ ہے۔

سپاہیانہ زندگی سے مراد اگر خاکی وردی پہن کر پریڈ کرنا ہے تو وہ ہم نہیں کرتے لیکن اگر اس کا مطلب آرام طلبی اور عیش سے دوری ہے اور محنت ومشقت کی زندگی اور سادہ زندگی گزارنا ہے، تو الحمدللہ میرا اس پر عرصہ سے عمل ہے، میں پڑھنے ہی کے زمانے سے سادہ اور محنت کی زندگی گزارنے کا عادی ہوں، میں ۱۹۳۰ء میں جیل ① بھی گیا، جس زمانے کا جیل جیل تھا میں نے جیل میں چار ماہ تک صرف روٹی نمک اور مرچ کھائی ہے میں نے وہاں مونج کی رسی بائی ہے اور کھڑے

① یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی، دارالعلوم دیوبند جنگ آزادی کی تحریک میں پیش پیش تھا۔ اسی زمانہ میں حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ دارالعلوم میں زیر تعلیم تھے۔ آپ کو سہارنپور میں تحریک آزادی کا ذمہ دار بنایا گیا، تین ماہ سہارنپور میں رہ کر آپ تحریک چلاتے رہے، مسجد میں پہونچ کر مسلمانوں میں تقریر کرتے، حکومت کے خلاف تحریک آزادی میں حصہ لینے کیلئے مسلمانوں کو ابھارتے، حکومت اس تحریک سے پریشان تھی، چوتھے مہینہ آپ کو گرفتار کر کے چار ماہ قید بامشقت کی سزا سنائی گئی اور آپ کو جیل جانا پڑا۔ مکتوب میں حضرت علیہ الرحمہ نے اسی قید کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ۱۲

ہو کر چکی چلائی ہے۔ ایسا کپڑا پہنا ہے جس سے میرا اگلا اور کہنیوں کے پاس ہاتھ زخمی ہو گیا تھا، جب جیل میں میرے برادر بزرگ مولانا لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ ① اور میرے حضرت استاذ مولانا حسین احمد صاحب علیہ الرحمہ ② مجھ سے ملنے آئے تو اس حال میں مجھے دیکھ کر دونوں بزرگ آبدیدہ ہو گئے، اور میرے عزیز! مسلمانوں میں فی ہزار کتنے آدمی ہوں گے جو شاہانہ زندگی اور عیش و عشرت کی زندگی گذار رہے ہیں۔

ملتِ اسلامیہ ہندیہ کی اقتصادی حالت روز بروز نیچے گر رہی ہے۔ یہ جو آپ شہروں میں سفید قمیص و پاجامہ دیکھتے ہیں، یقین کیجئے کہ یہ سفید کپڑا پہننے والوں کی بڑی اکثریت ایسی ہے جن کے یہاں ایک وقت کھانا پکتا ہے۔ اس امر کی ذمہ داری کہ جمعیۃ العلماء ہند حکومت سے الگ ہو جائے، میں نہیں لے سکتا، اور انتخابات کے موقع پر تمام مسلمان متحد ہو کر ایک ہی طرف ووٹ دیں یہ بھی ممکن نہیں، اکثریت اور اقلیت کوئی چیز نہیں۔ آفتاب اکیلا ہے اور ستارے لاکھوں لیکن جب آفتاب نکلنے والا ہوتا ہے تو ستاروں کو چھپ جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں، غزوۂ بدر میں مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفارِ عرب ہزار سے اوپر لیکن اتنی بڑی اکثریت کفار کو کوئی فائدہ نہ پہونچا سکی، میدان اقلیت ہی کے ہاتھ رہا، اور آج بھی دیکھ لیجئے کہ اسرائیل اسٹیٹ میں یہودی زائد سے زائد چالیس

---

① حضرت مولانا سید لطف اللہ صاحبؒ قطب عالم حضرت مولانا سید علی مونگیری علیہ الرحمہ کے صاحبزادے تھے۔ ۲۸؍رمضان ۱۳۲۰ھ میں کانپور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مونگیر ہی میں حاصل کی۔ درس نظامی کی ساری کتابیں حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب سے خانقاہ رحمانی میں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت مونگیری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی، اور انھیں کی تربیت میں رہے۔ ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۹۲۷ء میں حضرت مونگیری علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد پہلے جانشین اور صاحب سجادہ منتخب ہوئے اور کامل پندرہ سال تک خانقاہ رحمانی میں شمع معرفت آپ ہی کے دم سے روشن رہی۔ آپ امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ کے بڑے بھائی ہیں، ۲۲؍اکتوبر ۱۹۴۲ء کو رحلت فرمائی۔ مزار مبارک خانقاہ رحمانی کی مسجد کے اتر پچھم جہت میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ۱۲۹۶ھ میں بمقام بالا مئو ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ عالم اسلام کے ممتاز روحانی پیشوا، اکابر دارالعلوم دیوبند کے علوم ظاہر و باطن کے حامل، ہندوستان کی جنگ آزادی کے مخلص ترین رہنما اور تقریباً تیس سال دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث رہے اور سالہا سال ہند و بیرون ہند کے لاکھوں متوسلین و معتقدین کے دلوں پر بادشاہت کی، آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں تھے۔ ۵؍دسمبر ۱۹۵۷ء کو دیوبند ہی میں راہی ملک بقا ہوئے۔ مزار مبارک حضرت نانوتویؒ کی پائینتی اور حضرت شیخ الہندؒ کے پہلو میں قبرستان قاسمی، دیوبند میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

لاکھ ہیں اور یہ اسرائیل اسٹیٹ تیرہ کروڑ عربوں کے درمیان ہے لیکن یہ یہود اقلیت عرب اکثریت کے سینہ پر ہر صبح و شام خنجر چلاتی ہے۔

اس لئے میرے عزیز! اصل چیز صلاحیت و قوت ہے، گنتی اور کمی زیادتی کوئی چیز نہیں مجمع میلوں میں بھی اکٹھا ہوتا ہے اور مجمع دلی کی جامع مسجد میں بھی جمعہ کی نماز کے لئے اکٹھا ہوتا ہے، میلوں کا مجمع ایک بھیڑ ہے غیر منظم، کوئی واقعہ میلے کے کسی کونہ میں پیش آجائے گا، لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے، جامع مسجد کا مجمع ایک جماعت ہے منظم ان کی نیت ایک ان کا مقصد ایک ان کا امام ایک اس میں طاقت ہے اور اس بھیڑ میں طاقت نہیں، اس لئے میں نے کہا کہ مسلمان ہندوستان میں دس کروڑ ہوں یا ایک کروڑ انہیں منظم ہونا چاہئے، ان میں صلاحیت اور طاقت ہونی چاہئے تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اپنے ملک ہی کے اندر سکھوں کو دیکھ لیجئے ایک کروڑ سے کچھ آگے ہیں سبھوں پر بھاری حتیٰ کہ حکومت پر بھی بھاری۔ فاعتبروا یااولی الابصار

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام

حضرت مولانا عبدالاحد صاحب ازہری مدظلہ

استاذ محترم حضرت مولانا عبدالاحد صاحب ازہری مدظلہ مالیگاؤں ضلع ناسک میں ۱۹۴۱ء میں پیدا ہوئے۔آبائی وطن یوپی ہے، پانچویں جماعت تک اسکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد معہد ملت میں داخل ہوئے اور ۱۹۵۸ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند، جامعہ ازہر مصر پہونچے۔جامعہ ازہر میں دوسال رہ کر بی اے کے مساوی فضیلت کی ڈگری حاصل کی۔حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ، حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت مولانا فخرالحسن صاحبؒ، حضرت مولانا معراج الحق صاحبؒ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔آپ کی پوری تعلیم حضرت مولانا عبدالحمید نعمانیؒ کی نگرانی اور سرپرستی میں ہوئی اور تعلیمی سفر کی تکمیل کے استاذ اور مربی کے مشن سے جڑ گئے اور اب تک معہد ملت اور اس مشن سے رشتہ قائم ہے۔معہد ملت میں آپ نے ابتداء سے لے کر بخاری شریف تک تمام کتابوں کا درس دیا۔آپ صاحب علم وقلم اور صاحب ورع وتقویٰ ہیں۔آپ نے پیرو مرشدم، مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ کے ہاتھوں پر بیعت کی ہے اور اپنے مرشد سے والہانہ عقیدت و ارادت رکھتے ہیں۔تعلیم کی تکمیل کے بعد دورانِ تدریس ۱۹۷۲ء میں امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ سے قضاء کی تربیت حاصل کرنے کے بعد ۳؍جون ۱۹۷۳ء میں معہد ملت میں عہدۂ قضاء پر فائز ہوئے۔لمبے عرصہ تک معہد ملت کے ناظم اعلیٰ اور صدر مدرس رہے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن تاسیسی اور آل انڈیا فقہ اکیڈمی کے نائب صدر ہونے کے ساتھ بہت سی دینی درسگاہوں کے سرپرست ہیں۔فقہ پر گہری نگاہ ہے، محبت نبوی کی کسوٹی، مدارس اسلامیہ انسان سازی کے کارخانے، مولانا مجاہد الاسلام اتحاد ملت کے نقیب، وغیرہ کتابوں کے مصنف ہیں۔چارسال قبل آپ پر فالج کا حملہ ہوگیا جسکے بعد معذوری بڑھ گئی۔مرض سے کچھ افاقہ ہوا۔آپ تدریسی ذمہ داریوں سے کنارہ کش ہو گئے مگر روزانہ پابندی کے ساتھ معہد ملت جاتے ہیں اور وہاں کے کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔احقر مرتب کو آپ سے بخاری شریف، مسلم شریف اور حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۱/۵/۱۹۷۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
مکرم بندہ جناب مولانا عبدالاحد صاحب ازہری

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ یہ صحیح ہے کہ جمشید پور ① کے اہم حادثہ ② نے ہم لوگوں کی مشغولیت کو دوبالا کر دیا۔ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ فرمائے۔ جمشید پور کے المیہ نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ میرا تحریری بیان حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی ③ کی خدمت میں جا چکا ہے۔ آپ نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ میں نے آج ہی سیٹھ عبدالخالق صاحب سردار ④ کو اپنے خط کے ساتھ بیان بھیج دیا ہے۔ خط میں بھی میں نے ان سے توجہ کی درخواست کی

---

① جھارکھنڈ میں واقع ملک کا یہ مشہور صنعتی شہر جس میں لوہے کی صنعت کو خصوصیت حاصل ہے۔ ۱۲

② شمالی ہند کی سرحدی پٹی صوبہ بہار کے علاقہ رانچی، جمشید پور، راوڑکیلا وغیرہ میں رونما ہونے والا بھیانک ہندو مسلم فساد جس سے مسلمانوں کا عظیم جانی مالی نقصان ہوا۔ صرف جمشید پور راوڑکیلا میں تین ہزار سے زائد مسلمان شہید ہوئے اور اسی حادثہ کے نتیجہ میں ۱۹۶۴ء کو مسلم مجلس مشاورت قائم ہوئی۔ ۱۲

③ حضرت مولانا عبدالحمید نعمانیؒ ۱۸۹۲ء کو مالیگاؤں ضلع ناسک میں پیدا ہوئے۔ آبائی وطن مبارکپور اعظم گڑھ ہے۔ مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں سے عالمیت کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے دیوبند، مظفرنگر، بھوپال وغیرہ پہونچے۔ مدرسہ احمدیہ بھوپال میں حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقیؒ کے پاس رہ کر عربی زبان وادب میں مہارت تامہ پیدا کی۔ مدرسہ الٰہیات کانپور میں عربی زبان وادب کے استاذ کی حیثیت سے دو سال رہ کر اپنے وطن مالیگاؤں تشریف لائے۔ دینی، سیاسی، ملی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں مدرسہ معہد ملت کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد علیہ الرحمہ کے شدید اصرار پر دہلی تشریف لے گئے اور دو سال تک آل انڈیا ریڈیو میں شعبہ عربی کی ملازمت کی پھر مالیگاؤں تشریف لائے اور تادم اخیر مدرسہ معہد ملت کی ترقی کی فکر میں لگے رہے۔ ''کفاک علماً بالعربیہ'' صرف ونحو میں موصوف کی جامع تالیف ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے اور صوبہ مہاراشٹر کے اکثر مدارس کے نصابِ تعلیم میں داخل ہے۔ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملیؒ، حضرت مولانا عبدالاحد صاحب ازہری، حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ازہری وغیرہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں، ۲۰ر جنوری ۱۹۸۳ء میں وفات پائی اور مالیگاؤں میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

④ مرحوم عبدالخالق پدن سردار مالیگاؤں ضلع ناسک میں ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ آبائی وطن الہ آباد یوپی ہے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر پر آپ کے والد مالیگاؤں تشریف لائے۔ موصوف کو مطالعہ سے خاص دلچسپی تھی۔ ذاتی لائبریری قائم کر رکھی تھی۔ جنرل نالج بے حد تھا۔ مدرسہ معہد ملت کے قیام میں پیش پیش رہے۔ پاورلوم پروٹیکشن کے صدر (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

ہے۔ صاجزادی ① کے عقد مسنون کی اطلاع باعث مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس تقریب مسنون کو مبارک و مسعود فرمائے اور بحسن وخوبی انجام دلائے اور دلہا ② اور دلہن کے مستقبل کو مسرور و مطمئن رکھے اور دونوں کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

شمیمہ سلمہا سے بہت بہت دعا کہیں۔ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی سے سلام مسنون کے بعد دعاء حسن خاتمہ کی درخواست فرمادیں۔ معہد ملت ③ کے تمام اساتذہ سے بھی سلام مسنون کہدیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بنائے گئے۔ ۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۴ء تک مالیگاؤں میں کانگریس پارٹی کے صدر رہے۔ معہد ملت کے مینجمنٹ بورڈ کے سرگرم رکن تھے۔ دینی، سیاسی، سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ۵رجنوری ۱۹۸۴ء کو وفات پائی اور مالیگاؤں میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

① مکتوب الیہ کی صاجزادی جو جامعہ تعلیم البنات مالیگاؤں کی فارغ ہیں۔ ۱۲

② جاوید احمد صاحب صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تجارت پیشہ آدمی ہیں۔ ۱۲

③ مدرسہ معہد ملت صوبہ مہاراشٹر کی اولین دینی اقامتی درس گاہ ہے۔ ۱۹۵۳ء میں اس ادارہ کا قیام عمل میں آیا۔ بانیٔ معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانیؒ نے اپنی ذاتی زمین اس ادارہ کے لئے وقف کی۔ ممتاز علماء کو تدریسی خدمت کے لئے مدعو کیا۔ اس ادارہ کے ذریعہ صوبہ مہاراشٹر کے قریہ قریہ میں دینی فیض پہونچا فی الحال شعبہ تخصص فی الافتاء والقضاء شعبۂ عالمیت وحفظ وغیرہ شعبہ جات قائم ہیں۔ خود راقم الحروف نے بھی اس ادارہ سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۹۷۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ درس پر مزید تحریر کا ابھی موقع نہیں ہے۔ سلاسل محمدیہ① بھیج رہا ہوں، حاجی سیٹھ محمد یوسف صاحب② سے میرا اسلام مسنون کہیں، ان کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے اور تمام شکایتوں کو دور کرے، آمین۔

تمام مدرسین اور بالخصوص مولانا نعمانی صاحب سے سلام مسنون کہدیں۔

(نوٹ) درس کے سلسلہ میں جو خط آپ کے پاس گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ عوارف المعارف③ خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبندیؒ④ کی تالیف ہے۔ اس جملہ کو کاٹ دیں۔ عوارف المعارف شیخ شہاب الدین سہروردی⑤ کی تالیف ہے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① سلاسل محمدیہ، قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کی مشہور تصنیف ہے جس میں سلاسل مشہورہ، سہروردیہ، قادریہ، نقشبندیہ چشتیہ کے شجرات اور حضرت رحمہ اللہ کو حصول فیضان، اجازت ظاہری وروحانی جن بزرگوں سے حاصل ہے اس کا ذکر ہے، متوسلین کے واسطے ضروری نصائح، اوراد ووظائف مسنونہ تحریر ہے۔ کتاب تقریباً چالیس صفحات پر مشتمل ہے جسے پڑھ کر مریدین سلسلۂ رحمانیہ حضرت علیہ الرحمہ کے علو مراتب کو معلوم کر سکتے ہیں۔ ۱۲

② مدرسہ معہد ملت کے سابق ٹرسٹ مرحوم عبدالخالق صاحب شکاری کے والد محترم۔ ۱۲

③ عوارف المعارف شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی تصنیف ہے، جس میں تصوف کے بنیادی اعتقادات واصطلاحات، خانقاہوں کی تنظیم، مریدین وشیوخ کے تعلقات وغیرہ پر کتاب وسنت کی روشنی میں تفصیل بیان کی گئی ہے، ہندوستان میں عوارف کی جو شرحیں لکھی گئی ان میں شیخ علی مہائمیؒ (متوفی ۸۳۵ھ) کی ذوارف اللطائف قابل ذکر ہے۔

④ موجد سلسلۂ نقشبندیہ۔ ۱۲

⑤ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ۵۳۹ھ مطابق ۱۱۴۵ء میں پیدا ہوئے۔ شیخ نجیب الدین سہروردیؒ کے برادر نسبی اور شیخ سعدیؒ کے پیر ومرشد تھے۔ مخلوق کی رشد وہدایت میں اپنی زندگی صرف کی۔ صاحب سلامت وکرامت بزرگوں میں تھے۔ سلسلۂ سہروردیہ کی نسبت آپ ہی کی طرف ہے۔ ۶۳۲ھ مطابق ۱۲۳۴ء میں وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۲۱/۴/۷۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
مکرم بندہ جناب مولانا قاضی عبد الاحد صاحب ازہری،

سلام مسنون

خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔ ۱۷، ۱۸/ اپریل ۱۹۷۶ء کو دہلی میں بورڈ ① کی مجلس عاملہ کا اجلاس کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔

علمائے کرام مقتیان عظام اور قضاۃ بھی اچھی خاصی تعداد میں تشریف لائے تھے۔ مجموعی طور سے اجلاس کو ہندوستان کے قانون دانوں اور علمائے کرام کا نمائندہ اجلاس کہنا صحیح ہوگا۔ جناب کی غیر حاضری بہت محسوس کی گئی۔ میں نے وہاں رپورٹ پیش کی اور جبری نسبندی ② سے متعلق مجلس نے جو فیصلہ کیا اس کی ایک ایک کاپی ارسال ہے۔ اپنے تاثرات سے براہ کرم مطلع فرمائیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ۔ ۱۲

② جبری نسبندی جس کا مقصد بڑھتی ہوئی آبادی پر روک لگانا تھا۔ ۱۹۶۰ء کے بعد اس سلسلہ میں ملک کی وزارتِ صحت نے سنجیدہ کوشش شروع کی اور اسے سماجی تحریک بنا کر پیش کیا۔ بے ٹکٹ مسافروں، چوروں، جیب کتروں کی نسبندی عام سزا بن گئی تھی۔ ٹرک ڈرائیوروں کی غلطیوں پر پولس گرفت کر کے ان کی نسبندی کرا دیتی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے اس مہم کی سخت مخالفت کی گئی۔ حضرت امیر شریعتؒ نے "خاندانی منصوبہ بندی" کے نام سے ایک رسالہ لکھا اور تحریک چلا کر علماء کی جانب سے فرض کفایہ ادا کیا۔ انہوں نے اس کے خلاف تحریک چلا کر حکومت کو اپنی روش بدلنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے جبری نسبندی کے خلاف تحریک ایسے ماحول میں چلائی جب زبان کھولنا جرم عظیم تھا۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۹/۲/۱۹۸۰ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ ۲۵/فروری کو دار العلوم ① کی شوریٰ ہے۔ میں نے آپ کا خط محفوظ کرلیا ہے۔ امر خاص ② کا جواب مہتمم صاحب ③ سے گفتگو کے بعد ہی دے سکتا ہوں۔

میں نے آپ کا مضمون نقیب ④ میں پڑھا نہیں ہے۔ اب نکلوا کر پڑھنے کی کوشش کروں گا۔ حضرات مدرسین بالخصوص حضرت مولانا نعمانی صاحب مدظلہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① دار العلوم دیوبند۔ ۱۲
② ایک ناگفتہ بہ معاملہ۔ ۱۲
③ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ۔ ۱۲
④ "اخبار نقیب"، پھلواری شریف، پٹنہ۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲۵/۹/۱۹۸۱ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!　　　　وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے آپ نے خواب میں دیکھا یہ آپ کی محبت ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ تعالیٰ آپ کی گھبراہٹ اور خوف وہراس کو دور فرمادے۔ آمین۔

آپ ہر نماز کے بعد بحق کھیعص حمعسق سات مرتبہ پڑھ کر سینہ پر دم کرلیا کریں اور یہی مقطعات حسب ذیل طریقہ پر چاول کی روشنائی سے باوضو ۴۲ پرچے پر لکھیں اور ۲۱ دنوں تک روزانہ ایک صبح اور ایک شام پانی میں دھو کر پی لیا کریں اور مسلسل ۶۳ دنوں اس کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ حضرت مولانا نعمانی صاحب، مولانا محمد حنیف صاحب① اور دیگر اساتذہ کرام سے سلام مسنون کہہ دیں۔ میں ان دنوں بیمار جارہا ہوں۔ دعا کرتے رہیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① سابق شیخ الحدیث معہد ملت مالیگاؤں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۲۶/۹/۱۹۸۱ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
مکرم بندہ جناب مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ الحمدللہ میں عمرہ کی ادائیگی اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو کر واپس آ گیا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ کا حال معلوم کر کے سخت قلق ہے، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ گھبراہٹ اور غیر ضروری فکر کو دور فرمادے اور آپ کو صحت وشفا بخشے۔ آپ درود شریف کی کثرت کریں، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے پڑھا کریں۔ ”صلی اللہ علی محمد“ اور آپ بواپسی ڈاک مطلع کریں کہ آپ کی نیند کا کیا حال ہے؟ روزانہ پانچ چھ گھنٹہ پوری نیند سوتے ہیں یا نہیں؟ اور اس پر غور کر کے آپ جواب دیں کہ آپ کی رگوں میں کہیں کہیں کبھی کبھی کوئی چیز چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے یا نہیں؟ ① جسے سرسراہٹ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

الحمدللہ جملہ اہالیان خانقاہ بعافیت ہیں۔ پرسان حال سے سلام مسنون کہیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① سحر وآسیب کے اثرات کو مختلف کیفیات سے جانا جاتا ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے مذکورہ سوالات کا مقصود اثرات کی جانچ پڑتال کرنا ہے۔ ①

خانقاہ رحمانی مونگیر
۲۵/ ۴/ ۸۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم ومحترم جناب قاضی صاحب، زید مجدھم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مظہر کریمی کے باعث آپ جس نئی صورت حال ① سے دو چار ہوئے ہیں وہ نئی بھی نہیں ہے اور اہم بھی نہیں ہے۔ آج سے چوبیس سال پہلے میرا انتخاب امیر کی حیثیت سے ہوا تھا اور میں نے امارت شرعیہ کی پالیسی سے متعلق کچھ بیانات دیئے تھے تو صوبہ بہار کے ایک وزیر با تدبیر میدان میں آگئے اور انھوں نے میرے اور امارت کے خلاف مستقل مہم شروع کر دی۔ انگریزی اخبارات نے شاہ سرخیاں لگائی کہ امیر شریعت حکومت کے اندر ایک اور حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر دنیا نے دیکھا کہ یہ ایک طوفان تھا جو آیا اور گزر گیا، اگر وکلاء کی رائے ہو تو آپ اس نوٹس کا جواب دلوائیں انشاء اللہ کچھ نہ ہوگا۔ ابھی چند برس پہلے کی بات ہے کہ ایک خاتون نے فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا۔ ان کے شوہر نے نکاح کیا اور لندن چلے گئے پانچ چھ سال تک کچھ خبر نہ لی، دار القضاء نے لندن کے پتہ پر نوٹس دی۔ مدعا علیہ نے لندن سے جواب دیا کہ آپ مقدمات کا فیصلہ کرنے والے کون آپ کے خلاف عدالت مجاز میں مقدمہ دائر کیا جائے گا کہ آپ نے میاں بیوی کے معاملات کے اندر کسی حق کے بغیر مداخلت کی ہے اور عدالت مجاز کے رہتے ہوئے ایک غیر آئینی عدالت قائم کی ہے۔ لیکن مقدمہ چلا۔ قاضی نے نکاح فسخ کیا، اور لڑکی کی دوسری شادی ہوگئی۔ اس طرح کے اور بہت سے معاملات ہیں، اس لئے میرے خیال میں تشویش کی کچھ بات نہیں ہے، آپ کا یہ خیال کہ اب آپ دار القضاء سے سبکدوش ہو جائیں مجھے اس سے بالکل اتفاق نہیں ہے۔ آپ ان احادیث کا مطالعہ فرمالیں جو قضاء اور عدل کے متعلق وارد ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے آپ کو قاضی مقرر فرما کر توشۂ آخرت مہیا کرنے کا بہترین موقع عنایت فرمایا ہے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① کچھ پریشانیوں اور ناگفتہ بہ حالات سے دلبرداشتہ ہو کر مکتوب الیہ نے عہدۂ قضا سے سبکدوشی چاہی تھی، اور حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی اجازت مانگی تھی، حضرت علیہ الرحمہ کا یہ تسلی بخش مکتوب اسی کے جواب میں ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۳۱/ ۸/ ۱۹۸۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم مولانا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ ارکان اور اساتذہ کا یہ متفقہ فیصلہ ① کہ آپ کو معہد ملت کا ناظم اعلیٰ اور مولانا محمد حنیف صاحب زید مجدھم کو صدر مدرس مقرر کیا گیا، بہت مناسب ہے۔

''متفق گردید رائے بوعلی با رائے من''

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ آپ دونوں حضرات کو فرائض کی انجام دہی میں پوری طرح کامیابی عطا فرمائے اور آپ حضرات کے دور میں معہد ملت کو مزید ترقیات حاصل ہوں، آپ میں اور جملہ اساتذہ میں کامل اتفاق اور اخلاص رہے، انشاء اللہ تعالیٰ کام اچھا چلے گا۔

تمام اساتذہ خصوصاً مولانا محمد حنیف صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض فرما دیں، الحمدللہ اب مالیگاؤں میں امن ② ہے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① بانی مدرسہ معہد ملت حضرت مولانا عبد الحمید صاحب نعمانی ؒ کی وفات کے بعد مکتوب الیہ اور مولانا محمد حنیف صاحب علیہ الرحمہ مذکورہ عہدہ پر فائز کئے گئے تھے۔ ۱۲

② ۱۹۸۳ء میں رونما ہونے والے ہندو مسلم فساد کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۹/ ۱۰/ ۱۹۸۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم ومحترم زید مجدکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ صبیحہ سلمہا① کی شادی خانہ آبادی سے مسرت ہوئی، امید ہے کہ شادی بحسن وخوبی انجام پاگئی ہوگی۔ حق تعالیٰ مبارک ومسعود فرمائیں اور دلہا② و دلہن کے مستقبل کو ہمیشہ مسرور ومطمئن رکھے۔ آمین۔

آج پہلی محرم کو محبت نامہ نظر سے گزرا اور تقریب تو ۲۹؍کو انجام پاگئی ہوگی یقین ہے کہ اس دعائی شرکت کو آپ کافی تصور کریں گے۔ معہد ملت کے تمام مدرسین بالخصوص مولانا محمد حنیف صاحب شیخ الحدیث کی خدمت میں سلام مسنون کہدیں۔

مولوی ولی سلمہ③ موجود ہیں اور دوسرے مدرسین بھی، یہ حضرات دعا کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں۔ اتفاق سے مولانا نظام الدین صاحب④ ناظم امارت شرعیہ تشریف فرماہیں وہ بھی سلام ودعاء کہتے ہیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کی صاجزادی۔ ۱۲

② الحاج محمد ابراہیم صاحب خوش مزاج، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تجارت پیشہ آدمی ہیں۔ ۱۲

③ موجودہ سجادہ نشین خانقاہ رحمانی مونگیر جن کے دم سے ابھی خانقاہ رحمانی کے فیض کا دریا رواں ہے۔ ۱۲

④ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب ۳۱؍مارچ ۱۹۲۷ء کو پیدا ہوئے، آبائی وطن گھوری گھاٹ ضلع گیا، بہار ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم مولانا سید حسین صاحبؒ سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۹۴۲ء تا ۱۹۴۷ء دیوبند میں رہ کر دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ مدرسہ ریاض العلوم ساٹھی ضلع چمپارن اور مدرسہ رشید العلوم چترا میں صدر مدرس رہ کر تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ کی دوربین نگاہوں نے امارت شرعیہ کے لئے موصوف کا انتخاب کیا۔ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۸ء امارت شرعیہ کے ناظم رہے حضرت امیر شریعت رابعؒ کے وصال کے بعد بالاتفاق آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔ امیر شریعت خامس حضرت مولانا عبدالرحمن صاحبؒ کی وفات پر امارتِ شرعیہ کے امیر منتخب ہوئے۔ دوراندیش، اعلیٰ استعداد وانتظامی صلاحیت کے مالک ہیں۔ خانقاہ رحمانی سے گہرا ربط وتعلق ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی علیہ الرحمہ سے بیعت ہیں اور شاگردی کا شرف بھی حاصل ہے۔ فی الحال پھلواری شریف پٹنہ میں قیام پذیر ہیں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲۹/۱۱/۱۹۹۲ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مکرم بندہ جناب قاضی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔

اخبارات میں مالیگاؤں کے فساد① کی خبر پڑھ کر سخت تشویش ہے۔حق تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے اور فساد کے برے اثرات سے سبھوں کو مامون ومحفوظ رکھے۔آمین۔

اخبارات میں کچھ تفصیلات تو آئی ہیں لیکن اس سے تشفی نہ ہوسکی۔اگر آپ کچھ تحریر فرمائیں تو اطمینان خاطر ہو۔

میں ادھر اکثر بیمار جا رہا ہوں۔ابھی ۱۱رنومبر سے سخت بیمار ہوا مرض نے کافی شدت اختیار کرلی۔اب کچھ طبیعت اچھی ہے۔دعا فرماتے رہیں۔حضرت مولانا محمد حنیف صاحب اور دوسرے اساتذہ کرام، محمد علی صاحب② وغیرہم سے سلام مسنون کہدیں اور دعا کی درخواست کر دیں۔والسلام

منت اللہ رحمانی

① ہندو مسلم فرقہ وارانہ فساد جو مسلمانوں کے صبر وضبط سے جلد ہی ختم ہوگیا۔ ۱۲
② مرحوم حاجی محمد علی صاحب، رسول پورہ، مالیگاؤں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۹؍رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ جناب قاضی عبدالاحد صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ پانچ سو روپئے کی رسید بھی موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ ایک سو بیس روپئے عرفان ① سلمہ کے لئے بھی آپ کو وصول ہو گئے الحمد للہ۔ میرا یہ خیال ہے کہ اگر انسان کو موقع ہے تو اس کو مسلمانوں کے تعمیری اور دینی کاموں میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ یہ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے جو اسے ادا کرنا ہے۔ اگر میں نے کچھ کیا ہے تو ادائے فرض کیا ہے اور ادائے فرض پر شکریہ ادا نہیں کیا جاتا اور آپ تو ماشاء اللہ حافظ بھی ہیں ہدایت خداوندی آپ کے ذہن میں ہوگی۔ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ② پھر شکریہ کس بات کا۔

الحمد للہ کہ آپ کے دل کی گھبراہٹ میں کمی آگئی۔ اللہ تعالیٰ پوری طرح دفع فرمادے۔ جو بتلایا ہے اسے پڑھتے رہیں اور روزانہ مغرب کی نماز کے بعد یاسلام بھی سو مرتبہ پڑھ لیا کریں آپ کے دوسرے مرض کے واسطے بھی حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض رسا ہوں کہ وہ اسے دور فرمادے۔ اور شفاء بخشے نیچے ایک نقش لکھ رہا ہوں اسے چاول کی روشنائی سے چالیس پرچوں پر باریک باریک لکھ لیں اور رمضان کے بعد روزانہ صبح کو غذا و دوا سے پہلے ایک نقش پانی میں دھو کر اس طرح کہ حرف بھی مٹ جائے اور کاغذ بھی گل جائے پی جایا کریں۔ خدا شفاء دے گا۔ میں آپ کو اس نقش کی اجازت بھی دیتا ہوں لوگوں کو لکھ کر دیا کریں۔ خدا فائدہ دے یہ نقش تمام پرانے اور

① مولانا عرفان صاحب ملی مالیگاؤں ضلع ناسک کے رہنے والے ہیں، مدرسہ معہد ملت سے عالمیت کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم ندوۃ العلماء تشریف لے گئے، پھر جامعۃ الہدیٰ مالیگاؤں میں استاذ حدیث کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دیں۔ بہترین قاری ہیں۔ کئی سال بیرون ملک زامبیا میں رہے۔ فی الحال لندن میں امامت وتدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ایک موقع پر حضرت امیر شریعتؒ کی مالیگاؤں آمد پر موصوف نے خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کی تھی، جس سے خوش ہو کر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ رقم روانہ کی۔ ۱۲

② آیت کا ترجمہ: اگر بھلائی کی تم نے تو بھلا کیا اپنا۔ (سورہ بنی اسرائیل پارہ نمبر ۱۵، رکوع نمبر ۱)۔ ۱۲

پیچیدہ امراض کے لئے اور سحر و آسیب کے لئے بھی بہت مفید اور مجرب ہے۔
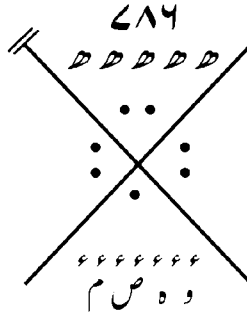
الحمدللہ کہ آپ تراویح اور تہجد دونوں میں قرآن سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور کلامِ الٰہی کے فیوض باطنی سے آپ کو مستفید فرمائے۔ میں نے اپنے بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ شب قدر کی تلاش میں ۲۳ر اور ۲۷ر کی شب میں زیادہ سعی کروں گا۔ میرے لئے دعاء مغفرت و حسن خاتمہ فرمادیا کریں۔ تمام حضرات سے سلام مسنون فرمادیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر

۱۵؍محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نسیما جانب کوئش گذرکن
بگو آں نازنیں شمشاد مارا
کہ بے دیدار تو اسباب شادی
نمی شائد دل ناشاد مارا
بہ تشریفے قدومے خود زمانے
شرف کن خراب آباد مارا ①

والسلام
منت اللہ رحمانی

① طویل عرصہ تک مکتوب الیہ کے کوئی خط نہ لکھنے پر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ اشعار تحریر فرمائے۔ ۱۲

کیمپ آفس مسلم پرسنل لاء بورڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم ومحترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیر وعافیت ہوں۔ امید ہے کہ جناب کو وہ گشتی مراسلہ مل چکا ہوگا، جس میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کا اجلاس ۱۰، ۱۱ر جون ۱۹۷۸ء بروز سنیچر، اتوار ”پونا“ میں منعقد ہو رہا ہے۔ مختلف وجوہ سے مجلس عاملہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی میٹنگ منعقدہ لکھنؤ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ اجلاس پونا میں ہو، اس میں یہ وجہ بھی تھی کہ بار بار پونا سے مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی آواز بلند کی گئی ہے، اور وہاں ایک جماعت اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہے۔ پونا کے غیور اور باحمیت مسلمان جن کی غیر معمولی اکثریت ہے، بھی اس صورت حال کو ناپسند کر رہے تھے اور وہ بھی یہ چاہتے تھے کہ اس شہر سے حق وصداقت کی آواز بھی بلند ہونی چاہئے۔ پونا میں منعقد ہونے والے اجلاس کی یہ جہت بھی جناب کی خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔

ایجنڈا ① درج ذیل ہے، امید کہ ایجنڈا اور مقام کی اہمیت اور مذکورہ جہت کی خصوصیت کے پیش نظر آپ بحیثیت مدعو خصوصی اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں گے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لاء ورڈ

① مکتوب کے ہمراہ حضرت علیہ الرحمہ نے منعقد ہونے والے پروگرام کی تفصیل کو بھی روانہ فرمایا تھا۔ ۱۲

مکاتیب بنام

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی علیہ الرحمہ مالیگاؤں ضلع ناسک میں ۱۶؍جون ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوئے۔ آبائی وطن مبارکپور اعظم گڑھ ہے۔ تلاش معاش کی غرض سے موصوف کے والد مرحوم مالیگاؤں آ کر بسے، ابتدائی تعلیم جماعت ہفتم تک اسکول میں حاصل کی، پھر مدرسہ معہد ملت میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۸ء میں عالمیت کی تکمیل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور فارغ التحصیل ہوئے۔ مدرسہ معہد ملت میں تقریباً ۳۰؍سال بخاری شریف کا درس دیا۔ طویل عرصہ تک معہد ملت کے صدر مدرس رہے۔ تحریر وتقریر میں اپنی مثال آپ تھے۔ شاعری سے خاص دلچسپی تھی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن تاسیسی اور مجلس منتظمہ ندوۃ العلماء کے رکن تھے۔ عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ حضرت مولانا عبدالاحد صاحب ازہری مدظلہ کے رفیق درس اور بانئ معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانیؒ کے ان شاگردوں میں تھے جن کو علم دین سے آراستہ و پیراستہ کرنے میں مولانا نعمانیؒ کا بڑا عمل دخل رہا۔ نقوش نعمانی، نقوش چمن، نقش حریت وغیرہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۱۱؍فروری ۲۰۰۰ء کو رحلت فرمائی اور مالیگاؤں میں مدفون ہوئے۔

رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ رحمانی مونگیر
۴/۲/۱۹۸۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم مولانا!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ٹیلیگرام سے حضرت مولانا نعمانی علیہ الرحمہ ① کے وصال کی خبر ملی، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم کے لئے جامعہ رحمانی میں تمام اساتذہ وطلبہ نے پورے اہتمام سے ختمِ قرآن اور ایصال ثواب کیا۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے، اور حضرت مرحوم کے مراتب بلند فرمائے۔ آمین۔

حضرت مرحوم کی یہ نوازش عاجز پر برابر رہی اسی کا یہ ثبوت ہے کہ اپنے زمانہ علالت میں بھی اس حقیر کو یاد فرماتے رہے، ان کی جدائی کا صدمہ ایک سانحہ ہے، جو ہم سب لوگوں کے لئے یکساں ہے۔ اخبارات میں جلسۂ تعزیت کی خبر جاچکی ہے۔ آپ کے "گلشن" ② میں بھی بھیجی گئی ہے۔ حضراتِ اساتذہ سے سلام مسنون فرمادیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی علیہ الرحمہ۔ ۱۲

② "گلشن" پندرہ روزہ اخبار جو طویل عرصہ تک بڑے اہتمام سے معہد ملت سے جاری رہا، اس اخبار کا مقصد طلباء معہد ملت کے اندر تحریری صلاحیت کو پیدا کرنا تھا۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹۸۷/۹/۲۴ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم ومحترم! زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔حضرت والد صاحب مرحوم ① کے انتقال کی خبر سے افسوس ہوا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آں مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ان کے مراتب بلند کرے،اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔آمین۔

والد کا سایہ سر سے اٹھ جانا زندگی کا اہم ترین حادثہ ہے۔حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ تمام حضرات اور جملہ پس ماندگان کو صبر وسکون دے اور والد کے گذر جانے کے بعد پیدا ہونے والے حوادث وواقعات سے محفوظ ومامون رکھے۔آمین۔

انشاء اللہ تعالیٰ کل حضرت مرحوم کے لئے جامعہ رحمانی میں ختم قرآن اور ایصال ثواب کیا جائے گا۔اللہ قبول فرمائے۔اعظم اللہ اجرکم واحسن عزاءکم وغفر لمیتکم

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے والد مرحوم عبد الرحیم صاحب شبراتی۔۱۲

مکاتیب بنام

حضرت مولانا منیر احمد صاحب ملی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا منیر احمد صاحبؒ جولکی، ضلع ناسک میں ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ساتویں جماعت تک کوپرگاؤں (ضلع احمد نگر) میں حاصل کی۔ دینی تعلیم کے لئے مدرسہ معہد ملت تشریف لے گئے اور ۱۹۶۲ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ پھر جامع مسجد کوپرگاؤں میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۷ء میں کوپرگاؤں ہی میں مدرسہ مفتاح العلوم کی بنیاد ڈالی۔ اس ادارہ سے اطراف واکناف کے دیہاتوں میں دینی فیض پہنچا، اپنے استاذ حضرت مولانا عبدالحمید نعمانیؒ کی زیر سرپرستی موصوف نے مدرسہ کو ترقی پر پہنچایا۔ ۱۹۸۳ء میں مسلم طلباء کے لئے اردو ہائی اسکول قائم کی۔ مسلم لڑکیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے مدرسہ عائشہؓ کے نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا۔ حسن اخلاق، مہمان نوازی، شخصیت سازی موصوف کے امتیازی اوصاف تھے۔ ۱۹۹۶ء میں دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے رحلت فرمائی اور مدرسہ کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲۶/۴/۱۹۸۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ! زید مجدھم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس خط کے ذریعہ جناب کو ایک اہم کام کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ بورڈ① کی اصلاح معاشرہ کمیٹی نے طے کیا ہے کہ تین ماہ تک مسئلہ طلاق پر پورے ملک میں تحریری مہم چلائی جائے اور طلاق کی برائی مسلمانوں پر واضح کرتے ہوئے اس کے بیجا اور غلط استعمال سے لوگوں کو روکنے کی سعی کی جائے اور طلاق کے لئے صحیح طریقہ استعمال سے لوگوں کو واقف کرایا جائے اور جہاں تک ممکن ہو اس مسئلہ پر جگہ جگہ چھوٹے بڑے اجتماعات منعقد کئے جائیں اور ائمہ مساجد سے تعاون حاصل کر کے ان سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے خطبات میں طلاق کے مسئلہ کو اپنا موضوع بنائیں اس کے بے جا اور غلط استعمال سے مسلمانوں کو روکنے اور پرہیز کرنے کی ہدایت کریں۔ اس طرح طلاق کے مسائل سے ہر مسلمان کو آگاہ کیا جائے اور ہر مسلمان کے گھر تک یہ آواز پہونچانے کی سعی کی جائے۔

اس سلسلہ میں پہلا دو ورقہ② ''اردو'' ہندی اور انگریزی میں ارسال خدمت ہے اسے پڑھے لکھے مسلمانوں کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ ائمہ مساجد کے حوالہ کیا جائے کہ وہ مختلف مجالس میں اور نمازوں کے بعد اسے پڑھ کر سنائیں اور پھر اسکی زبانی تفہیم کریں۔ عورتوں کو بھی ان مسائل سے واقف کرایا جائے اور انہیں اس تحریک میں شریک رکھا جائے۔ اگر آپ ضرورت سمجھیں تو اسے چھپوالیں اور لوگوں میں تقسیم کریں کیوں کہ مرکز پمفلٹ محدود تعداد ہی میں پیش کرسکتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ میری معروضات کے پیش نظر اصلاح معاشرہ کے کام میں آپ تعاون

---

① آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ۔ ۱۲

② حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے مکتوب کے ہمراہ دو اہم ترین مضامین بعنوان ''طلاق بہت برا کام'' اور ''تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام'' ارسال فرمائے تھے، جس میں بیجا طلاق دینے کی شناعت وقباحت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔ ۱۲

کریں گے اور موجودہ مسلمانوں کے معاشرہ کو اسلامی معاشرہ کی شکل دینے کی سعی فرمائیں گے کہ اسلامی معاشرہ ہی کے ذریعہ مسلم پرسنل لاء اور شریعت اسلامیہ کا صحیح تحفظ ہو سکتا ہے اور صحیح اسلامی معاشرہ ہی شریعت کی حفاظت کا مضبوط ضامن ہے۔ براہ کرم اس عریضہ کے جواب اور پمفلٹ کی وصولی سے جلد مطلع فرمائیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹۹۰/۲/۲۵ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مکرم ومحترم جناب صدر صاحب! زید مجدھم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ سب لوگ بعافیت ہوں۔

تقاریب ختم بخاری شریف وسنگ بنیاد مسجد ① کے سلسلہ میں دعوت نامہ ملا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ حضرات نے اس جشن کے موقع پر اس دور افتادہ کو یاد کیا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً

یکم جنوری کو آنکھ کے آپریشن کے سلسلہ میں کلکتہ گیا ہوا تھا ذیابطیس کی وجہ سے کافی دنوں تک وہاں ٹھہر جانا پڑا۔ آپریشن الحمدللہ کامیاب رہا مگر روشنی ابھی پوری نہیں آئی ہے۔ آپ سب حضرات دعا فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے دونوں تقاریب کو حسن و خوبی انجام دلادے اور جشن کو کامیاب بنائے۔ آمین۔ سبھوں سے سلام مسنون فرمادیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① مدرسہ مفتاح العلوم کو پر گاؤں کی وسیع وعریض مسجد، مسجد البدر۔ ۱۲

مکاتیب بنام
حضرت مولٰینا ماسٹر محمد اقبال رحمانی صاحب مدظلہ

(بی ایس سی)

حضرت والد ماجد مولٰینا ماسٹر محمد اقبال صاحب رحمانی مدظلہ یکم مارچ ۱۹۴۵ء کو مالیگاؤں ضلع ناسک (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ محض اپنی محنت و کوشش سے تعلیم حاصل کی، بے سروسامانی سے پڑھا لیکن بی ایس سی کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ڈی ایڈ کالج مالیگاؤں میں ایک سال اور اردو ہائی اسکول ایولہ میں تین سال ملازمت کی۔ دینی خدمت کا جذبہ تھا اس لئے ۱۹۷۳ء میں اسکول سے مستعفی ہو کر ایولہ میں جامعہ ابوہریرہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ سادہ لوح اور مخلص آدمی ہیں، تین سال جامعہ ابوہریرہ، بیس سال معہد مفتاح العلوم کوپر گاؤں اور چھ سال مدرسہ اعجاز العلوم کرن میں، انگریزی، فارسی، تفسیر وفقہ کا درس دیا۔ ذہین و فطین ہیں۔ ذاتی مطالعہ سے دینی علوم میں مہارت پیدا کی۔ فارسی اور انگریزی پر عبور حاصل ہے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ معہد ملت (مالیگاؤں) کے اجلاس (برائے ابنائے ملت) میں تشریف لائے تو اجلاسِ عام (بمقام نزد نورانی مسجد) کے موقع پر آپ مدظلہ کو اعزازی دستارِ فضیلت باندھی بعد ازاں حدیث، تفسیر وفقہ کے پڑھانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ عرصہ تک شرح الوقایہ، مختصر القدوری، نور الایضاح، اصول الشاشی، ترجمۂ قرآن، گلستاں و بوستاں، پند نامہ، چہل سبق، صرف ونحو اور انگریزی وغیرہ کی کتابیں آپ کے زیر درس رہیں۔ آپ مدظلہ کے سینکڑوں شاگرد ملک و بیرونِ ملک خدمات انجام دے رہے ہیں۔ صاحب کشف و کرامات اور صاحب نسبت بزرگوں میں ہیں۔ تبلیغی جماعت سے بھی دلچسپی ہے۔ اولاً حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے بیعت تھے۔ ان دونوں بزرگوں کے وصال پر مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ کے ہاتھوں پر تجدید بیعت کی۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ سے گہری عقیدت رکھتے ہیں اور خود حضرت علیہ الرحمہ کو بھی آپ سے جو محبت تھی وہ خطوط سے نمایاں ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ جب تک حیات رہے

موصوف برابر ان سے منسلک رہے اور اصلاحی تعلق قائم رکھا۔ بہترین مضمون نگار ہیں، شاعری سے بھی خاص دلچسپی ہے، کئی ایک مضامین، اشعار معہد ملت سے نکلنے والے پندرہ روزہ اخبار ''گلشن'' کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ موصوف فی الحال پونہ میں مقیم ہیں۔ سات سال جامعہ حرمت الاسلام للبنات کے بانی وصدر رہے لیکن ۲۰۱۱ء میں بعض عوارض کی بنا پر بزرگوں کے مشورہ سے ادارہ کو بند کر دیا گیا۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۸/ ۳/ ۱۹۸۴ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ جی ہاں میں نے وعدہ کیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ۷ رمئی کو کلکتہ بمبئی میل سے منماڑ ① پہونچوں گا۔ ارادہ اپنا یہی ہے پورا کرنا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ دعا فرماتے رہیں، اگر اللہ نے توفیق آنے کی دی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات سے ملاقات ہوگی اور ایولہ ② بھی جانے کی کوشش کروں گا۔ ③ نہ معلوم قاضی ازہری صاحب ④ نے کیا پروگرام بنایا ہے وہ تو ان تین دنوں میں کئی

---

① مالیگاؤں کے جنوب میں ایک گھنٹہ کی مسافت پر واقع مشہور ومعروف مقام۔ ۱۲

② ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے موقع پر انگریزوں کے غیض وغضب سے دوچار ہو کر یوپی سے بڑی تعداد میں مسلم بنکر ایولہ میں آکر بسے، یہ گاؤں منماڑ کے جنوب میں آدھے گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے۔ ساڑی پر زر کا کام اور پاورلوم یہاں کا خاص پیشہ ہے۔ احقر مرتب کے جد امجد حضرت مولانا محمد طیب علی صاحب لکھنؤ سے ایولہ آکر بسے۔ حضرت مولانا امین الدین صاحبؒ شاگرد رشید حضرت شیخ الہندؒ طویل عرصہ تک ایولہ میں رہے، ان کی یادگار مدرسہ امینیہ آج بھی دہلی میں قائم ہے۔ ماضی قریب میں یہ گاؤں علماء وصلحاء کا مسکن تھا۔ یہاں کے باکمال اور صاحب دل بزرگوں میں حضرت مولانا حسام الدینؒ، حضرت مولانا عبد الرحمن صاحبؒ، الحاج محمد شفیع غازیؒ گزرے ہیں۔ احقر مرتب کی جائے پیدائش بھی یہی گاؤں ہے۔ ”جامعہ ابوہریرہؓ“ کے نام سے ایک اقامتی مدرسہ بندہ کے والد ماجد حضرت مولانا ماسٹر محمد اقبال صاحب رحمانی مدظلہ نے اسی شہر میں قائم فرمایا جو بحمد اللہ جاری وساری ہے۔ ۱۲

③ اس موقع پر حضرت امیر شریعتؒ ایولہ تشریف لائے تھے اور احقر مرتب کے جد امجد الحاج محمد شفیع ابن محمد رحمۃ اللہ غازی علیہ الرحمہ کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔ الحاج محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وطن مالوف ایولہ ضلع ناسک ہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور ذاکر وشاغل آدمی تھے۔ انتقال کے تقریباً ۸ رسال بعد ۷ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ بروز جمعہ قبر کی لکڑیوں کے گل جانے کی وجہ سے آپ کی قبر کھل گئی اور الحمد للہ جسم اور کفن محفوظ تھا کئی افراد نے اس واقعہ کا نظارہ کیا۔ بندے نے آپ کی زندگی میں چند اوصاف کو بہت نمایاں پایا۔ جو درج ذیل ہے۔ نماز تہجد وپنج گانہ کا اہتمام، تلاوت قرآن پاک کی کثرت، یتیموں وغریبوں کی پرورش ومعاونت، علماء کی قدردانی، تواضع وحسن اخلاق۔ آپؒ کی اہلیہ محترمہ خیر النساء رحمۃ اللہ علیہا بھی حد درجہ نیک خاتون تھیں۔ الحمد للہ کلمہ پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئیں۔ وفات کے بعد مرحومہ کے چہرے پر انوار ومسکراہٹ دیکھ کر بڑی تعداد میں لوگوں نے نصیحت حاصل کی اور خود اس ناکارہ پر بھی بہت اثر ہوا۔ الحمد للہ احقر کو نمازِ جنازہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خصوصاً اہل خانہ کے ساتھ دونوں کا معاملہ بڑا مشفقانہ تھا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

④ حضرت مولانا قاضی عبد الاحد صاحب ازہری۔ ناظم اعلیٰ مدرسہ معہد ملت، مالیگاؤں۔ ۱۲

جگہ لے جاسکتے ہیں۔ اگر اس دفعہ بھی کوپر گاؤں پروگرام میں شامل کیا گیا ہے اور جیسا کہ آپ نے لکھا ہے، ایولہ راستہ میں ہے تو چند گھنٹہ کے لئے وہاں بھی ٹھہرنا ممکن ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب ① اور مولانا منیر احمد صاحب ② کی خدمت میں سلام مسنون عرض فرمادیں۔ اہلیہ اور بچوں سے بہت بہت دعاء حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء گو ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے قرض کو ادا کرادے اور پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① حضرت مولانا محمد یوسف صاحب علیہ الرحمہ راحتہ ضلع احمد نگر میں ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں مدرسہ معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم احمد نگر، معہد مفتاح العلوم کوپر گاؤں وغیرہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ طویل عرصہ تک مدرسہ اعجاز العلوم کرن ضلع احمد نگر کے بانی، صدر و شیخ الحدیث رہے۔ ماہنامہ دعوت انسانیت کے نام سے ایک اردو رسالہ جاری کیا۔ بہترین مضمون نگار اور صوفی منش تھے۔ عملیات میں بڑی مہارت رکھتے تھے، دعاء تعویذ کے لئے ہر وقت آپ کے یہاں بھیڑ اکٹھا رہتی۔ ماضی قریب میں معہد نعمانی کے نام سے اپنے وطن راحتہ میں ایک مدرسہ کی داغ بیل ڈالی۔ فروری ۲۰۰۲ء میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ نے خلافت سے سرفراز فرمایا۔ موصوف خانقاہ رحمانی سے گہری عقیدت رکھتے تھے اور تاحیات خانقاہ سے وابستہ رہے۔ احقر مرتب کے اساتذہ میں ایک نام آپ کا بھی ہے۔ ۲۰۰۶ء میں وفات پائی اور راحتہ میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② بانی مدرسہ معہد مفتاح العلوم کوپر گاؤں، ضلع احمد نگر۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۱/۴/۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پتیاں ① ملیں، جزاکم اللہ تعالیٰ

آپ نے اپنے پہلے خط میں طریقۂ استعمال لکھا تھا، وہ پرچہ ضائع ہوگیا۔ طریقۂ استعمال سے مطلع کریں۔ دوسری بات یہ کہ پتیاں خشک ہوگئی ہیں، خشک پتیوں کا استعمال مفید رہے گا؟

میں ان دنوں علیل ہوں، بخار و پیچش کا سلسلہ ہے دعاء فرماتے رہیں۔ مقروض رہنا مستحب ہے، اور پڑوسیوں کی زیادتیوں پر صبر کرنا کفارۂ سیئات ہے۔ یہ دونوں نیک کام آپ کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔ آمین۔

اہلیہ اور خوش دامن وغیرہ سے سلام و دعاء کہہ دیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① جونت کی پتیاں جسے پیس کر نہار منہ استعمال کرنے سے مرضِ ذیابطیس میں افاقہ ہوتا ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۰/۱۰/۱۹۸۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا! آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ آپ کی محبت اور اخلاص ہے۔حق تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔(آمین) دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی خوش دامن صاحبہ کو شفاءِ کلی عطا فرمائے۔تعویذ بھیج رہا ہوں موم جامہ کر کے اوپر سے کالا کپڑا سی دیں اور خوشدامن صاحبہ کے گلے میں پہنا دیں۔خدا فضل فرمائے گا۔

گھر میں سبھوں سے دعا کہہ دیں۔والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹/۳/۱۹۸۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ بہت مشغول ہوں اور سرسری جواب دے رہا ہوں۔ لکھے ہوئے اشعار اگر آپ کے بچے ① نے کہے ہیں تو میری طرف سے آپ انہیں پیار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، عمر واقبال عطا فرمائے اور علم نافع سے نوازے۔ آمین۔

وہ اشعار یہاں نوٹ کرلئے گئے ہیں۔ ابھی تک تو ارادہ مالیگاؤں آنے کا ہے، آگے خدا جانے۔ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو شفاء عطا فرمائے اور بیماریوں سے سبھوں کو اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

خوشدامن، اہلیہ اور سب بچوں سے سلام مسنون اور دعاء کہدیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ کے بڑے صاحبزادے حافظ محمد سعید رحمانی۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۶/ ۳/ ۱۹۸۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ حضرت خلیق ایولوی صاحب① کے داماد کو شفاء کلی عطا فرمائے اور ان کا تبادلہ بخیر وخوبی اس مقام پر کرا دے۔ آمین۔

بچی اب تک کیا پڑھ چکی ہے اور اب اس کو آپ کیا پڑھانا چاہتے ہیں یہ تفصیل لکھیں تو مشورہ دوں گا۔ میں انشاء اللہ ۴ر اپریل کو مالیگاؤں پہونچوں گا اور ۵ر کو رہ کر ۶ر کو بمبئی چلا جاؤں گا۔ اپنی جانچ مجھے کرانی ہے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے مخلص دوست جو بہترین شاعر تھے، ایولہ ضلع ناسک میں سکونت پذیر تھے۔ احقر کے نانا مرحوم محمد اکرم ابن مولانا محمد طیب علی صاحب علیہ الرحمہ کے رفیق درس تھے۔ ہم اہل خانہ کے ساتھ موصوف کا معاملہ بہت شفقت کا تھا۔ خوش مزاج، متواضع، ملنسار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ کے اشعار کی کتاب مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔ سال گذشتہ ۲۰۱۱ء میں عید الفطر کے روز وفات پائی اور ایولہ میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۹۸۸/۸/۲۴ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
مکرم بندہ جناب اقبال احمد انصاری صاحب!

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

آپ کا تار ملا، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ ہم سب لوگ بعافیت ہیں۔ ۲۱/اگست کو اسپتال میں داخل ہونے والے مجروحین کی تعداد نو (۹) سو تھی اور تعداد اموات گیارہ۔ کم از کم سو مکانات ناقابل رہائش ہو گئے ہیں اور سو سے زائد مکانات بالکل منہدم ہو گئے۔ مونگیر، دربھنگہ ① اور مدھوبنی میں زلزلہ ② سے اچھے خاصے نقصانات ہوئے ہیں۔ امارت شرعیہ کی طرف سے جانی، مالی اور مکانات کے نقصانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ہم لوگ مجروحین کو روزانہ ایسا ناشتہ دے رہے ہیں جو شام تک کے لئے کفایت کر سکے میں ۱۹/اگست سے تیز بخار اور دستوں میں مبتلا ہوں، الحمدللہ کل سے افاقہ ہے، دعا کرتے رہیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① دربھنگہ صوبہ بہار کا مسلم اکثریتی شہر ہے۔ کھیتی باڑی یہاں کا اہم مشغلہ ہے۔ ماضی قریب میں دربھنگہ سے کٹ کر ایک ضلع مدھوبنی بنا۔ ۱۲

② ۱۹۸۸ء میں مونگیر و مضافات مونگیر میں رونما ہونے والا زلزلہ۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۳۱/ ۸/ ۱۹۸۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم جناب اقبال انصاری صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تفصیلی خط ملا، آپ کا تار دریافت خیریت کے لئے آیا تھا، میں نے خط کے ذریعہ جواب دیا ہے، امید ہے کہ خط اب مل گیا ہوگا۔ مونگیر اور دربھنگہ میں کافی تباہی ہوئی ہے ①، اور ۲۲/ اگست سے بارش شروع ہوگئی۔ گھر گر گیا یا چور چور ہوگیا، لوگ کہاں رہیں؟ عورتیں بچوں کو لے کر یہاں وہاں سر چھپا رہی ہیں، لوگ بے حد پریشان ہیں، اب تک انھیں ریلیف نہیں ملی ہے، بس خدا کی رحمت کے منتظر ہیں۔ امارت شرعیہ نے بڑے زوروں پر کام شروع کر دیا ہے، مونگیر میں شہر اور دیہاتوں کے جائزہ کا کام تقریباً ختم ہو رہا ہے۔ یہاں چار مسجدیں ایسی ہیں جنھیں دوبارہ بنوانا ہوگا اور کوئی گھر یا مسجد ایسی نہیں جس میں شق اور پھٹنے کے آثار نہ ہوں۔ آپ دعا کرتے رہیں۔ مولانا منیر احمد صاحب سے سلام مسنون کہدیں۔ وہ ریلیف کے کاموں میں مشغول ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ عبدالستار صاحب ② کو بھی خط لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ محمد یٰسین حافظ محمد عمر صاحب ③ ایولہ کو بھی لکھ رہا ہوں اور مسلم پرسنل لاء کی کتابیں بھی جائیں گی۔ اقبال صاحب کانپوری ④ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمادے اور کاروبار میں خیر و برکت دے، آمین۔ ان سے کہئے کہ حسب ذیل درود شریف مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم روزانہ دو سو مرتبہ پڑھا کریں۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰھم صل علی سیدنا محمد و علی اله** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درود شریف کا جز ہے اسے ہر مرتبہ پڑھا جائے گا۔ میں کچھ دنوں پہلے بیمار تھا، الحمد للہ اب روبصحت ہوں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مونگیر و مضافات مونگیر میں رونما ہونے والے زلزلہ کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ کی ہمدردی اور ملی فکر مکتوب میں درج الفاظ سے نمایاں ہے۔ ۱۲

② مکتوب الیہ کے کرم فرما ایک صاحب، موصوف کا وطن رائے گڑھ ہے۔ فی الحال کیپ ٹاؤن افریقہ میں مقیم ہیں۔ ۱۲

③ مکتوب الیہ کے متعلقین میں سے ایک صاحب۔ ۱۲

④ مکتوب الیہ کے مخلص دوست۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۴۰۷/۱/۹ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ اگر آپ کو میں نے حیدرآباد میں یاد کیا اور سلام کہلایا تو یہ اداء فرض ہے۔ اس پر شکریہ کیسا؟

جن صاحب نے اس عاجز کے لئے ماہ مبارک میں قرآن شریف کے ۲۳ ختم پڑھے انہیں میں اپنا محسن سمجھتا ہوں، اور الحمدللہ شوال و ذیقعدہ میں بہت اچھا رہا۔ ہاں ان دونوں طبیعت گڑبڑ جارہی ہے۔ انہی ① سے فرمائیے کہ پھر دعاء کردیں، انشاء اللہ محمد علی صاحب ② (رسولپورہ، مالی گاؤں MS) کے ذریعہ فاتحہ کے موقع پر پتیاں ③ مل جائیں گی اور میں استعمال کروں گا فائدہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اس خبر سے بڑی مسرت ہوئی کہ معہد ④ نے دس ایکڑ زمین لے لی اور اب وہ تدریجاً وہاں منتقل ہوگا۔ خدا اس انتقال مکانی کو آسان فرمادے، اور مدرسہ کو مالی بحران سے باہر نکال دے۔ مولانا منیر احمد سے بہت بہت سلام مسنون کہدیں، اہلیہ اور بچوں سے دعاء خدا خوش دامن صاحبہ کو شفاء دے۔ الحمدللہ جملہ اہالیان خانقاہ بعافیت ہیں اور آپ لوگوں کے لئے دعاگو۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ۔ ۱۲
② الحاج محمد علی صاحب کا تفصیلی تعارف آئندہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲
③ جسونت کی پتیاں۔ ۱۲
④ معہد مفتاح العلوم، کوپرگاؤں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ

خط ملا۔ اس خبر سے افسوس ہوا کہ حاجی بخشا صاحب ① کی سالی کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الہ تعالیٰ مغفرت کرے اور جنت نصیب کرے۔ آمین۔

میں ان کو تعزیتی خط لکھنا چاہتا ہوں۔ پتہ بھیجیں کہ کہاں لکھوں، آپ روپیے روانہ کر کے مونگیر آئیں اور صرف ''منت اللہ رحمانی'' کے نام کا ڈرافٹ بنوا کر ساتھ لیتے آئیں، نام کے ساتھ مولانا وغیرہ نہ لکھوائیں۔ آپ سفر خرچ وغیرہ کا خیال نہ کریں، آجائیں۔

مولانا قاسم صاحب ② آئے تھے، دو تین دنوں قیام کیا اور بالمشافہ بیعت ہو کر گئے۔ دو مہینہ میں ایک بار اجابت ہونا بہت نامناسب ہے۔ حبیبہ ③ کو اللہ اچھا کرے۔ اگر موافق آ جائے تو روزانہ اسے دہی کھلائیں، ورنہ کوئی دوا استعمال کرائیں۔ خدا فضل فرمائے۔ آمین۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

① حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے گہرے عقیدت مندوں میں سے ہیں، فی الحال کیپ ٹاؤن افریقہ میں مقیم ہیں۔ ۱۲

② مولانا محمد قاسم صاحب ملی مادھوپور صوبہ بہار کے رہنے والے ہیں، مدرسہ معہد ملت مالیگاؤں سے حفظ و عالمیت کی تکمیل کی، عرصہ تک جامعہ ابوہریرہ ایولہ ضلع ناسک، مدرسہ اعجاز العلوم کرن ضلع احمد نگر وغیرہ میں تدریسی خدمات انجام دیں، فی الحال اپنے وطن ہی میں ''المعہد العالی الاسلامی'' کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کرکے اس کی ترقی کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ احقر مرتب کے مخلص استاذ ہیں۔ ۱۲

③ مکتوب الیہ کی صاجزادی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲/ ۷/ ۱۹۸۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تفصیلی خط ملا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ملا۔ ہمارے ہندو بھائیوں کے تعصب کا ہر جگہ ایک ہی حال ہے۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے مدرسہ ① کو اور تمام مسلمانوں کو تعصب و تنگ دلی کے برے اثرات سے محفوظ و مامون رکھے اور ہر جگہ اللہ کا کلمہ اونچا ہوتا رہے۔ آمین۔ الحمد للہ عبد الستار صاحب ② حادثہ سے محفوظ رہے، حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے موصوف کو اور ان کے اہل و عیال کو صحت و عافیت کے ساتھ ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ انہیں میرا اسلام لکھ دیں، اور اگر آسانی سے ممکن ہو تو ان کا پورا پتہ لکھیں۔ اللہ تعالیٰ بشیر ③ صاحب کے ٹرک کو ہر سال وقت مقررہ پر ہونے والے حادثہ سے محفوظ فرمادے۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں اسے ٹرک میں کہیں رکھ دیں۔ خدا فضل فرمائے گا۔ سو مرتبہ استغفار پڑھ کر سجدہ میں جا کر دعا کرلیا کریں۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اہلیہ کو صحت و شفاء عطا فرمائے۔ کیا ان کے ہاتھوں اور تلوؤں میں سوزش ہوتی ہے؟ اور کیا ناف کے نیچے درد ہوتا ہے؟ اور کیا رات کو پوری نیند آتی ہے؟ ④ مطلع فرمائیں۔ کیا آپ کے تعلقات افریقہ میں ہیں، اور کیا کبھی آپ نے وہاں کا سفر کیا ہے؟ شیخ غلام الدین عرف گلاب بھائی باندرہ جہاں ہم لوگ اس دفعہ ٹھہرے تھے، واپسی کے بعد میں نے انھیں تفصیلی خط لکھا مگر کوئی جواب نہیں آیا میں اس طرف کچھ بیمار ہو گیا تھا، الحمد للہ اب اچھا ہوں جامعہ میں سب لوگ بعافیت ہیں، اور آپ کو سلام سے یاد کرتے ہیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① معہد مفتاح العلوم، کوپر گاؤں۔ ۱۲ ② عبد الستار صاحب موزکیپ ٹاؤن افریقہ۔ ۱۲

③ محترم بشیر صاحب، کوپر گاؤں، ضلع احمد نگر۔ ۱۲

④ شیاطین واجنہ کے اثرات کو مختلف کیفیات سے جانا جاتا ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے سوالات کا مقصود اثرات کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۶/ ۷/ ۱۹۸۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ جناب انصاری صاحب زادلطفہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ میں ہندوستان سے باہر بہت سے ملکوں میں گیا ہوں اور بار بار گیا ہوں، لیکن افریقہ اب تک نہیں گیا ہوں۔ مگر یہ سوچتا ہوں کہ میرا سفر① دینی حیثیت سے اگر کچھ مفید نظر آئے تو اس طرف توجہ کروں، ورنہ ملک بہ ملک گھومنے سے کیا فائدہ؟ وقت ضائع کرنا ہے۔

عبدالستار صاحب جب ہندوستان آئیں تو آپ ان کو جامعہ رحمانی ضرور لائیں، شاید یہاں کے کاموں کو دیکھ کر متاثر ہوں اور جامعہ کی امداد کی طرف قدم بڑھائیں۔

بشیر صاحب ٹرک والے سے سلام مسنون کہدیں۔ آپکی اہلیہ محترمہ کیلئے دعاء صحت کرتا ہوں، ایک تعویذ بھیج رہا ہوں آپ تانبے کا ایک چوکھٹا خول بنوائیں، جس میں دونوں جانب کڑی ہو، اس میں اس تعویذ کو بھریں اور دونوں کڑیوں میں پتلا (بلُو) آسمانی رنگ کے ڈورے سے اہلیہ کی کمر میں باندھ دیں، تعویذ آگے رہے گرہ پیچھے اور نیچے لکھا ہوا نقش چالیس پرچوں پر چاول کی روشنائی سے باوضو لکھ لیں اور روزانہ صبح کو ایک نقش آپکی اہلیہ پانی میں دھو کر پیا کریں، کم از کم دو چلّہ پلائیں، خدا فضل کرے گا، نقش یہ ہے
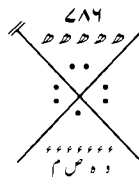
حبیبہ اور حمیرہ② کیلئے دعا کرتا ہوں۔ میں آپ کو اس نقش کی اجازت دیتا ہوں، پرانے اور مضر امراض کیلئے مفید ہے، شاید میں نے آپ کو ایک درود شریف روزانہ دو سو مرتبہ پڑھنے کو بتلایا ہو میں نے بتلایا ہے یا نہیں؟ اور آپ اسے پڑھ رہے ہیں یا نہیں؟ مطلع کریں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① جناب عبدالستار صاحب کی خواہش تھی کہ حضرت علیہ الرحمہ کیپ ٹاؤن افریقہ تشریف لائیں۔ مکتوب الیہ نے بذریعہ خط حضرت علیہ الرحمہ کو مطلع فرمایا، جس پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲ ② مکتوب الیہ کی صاحبزادی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۸/ ۸/ ۱۹۸۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے جن لوگوں کی طرف متوجہ رہنے کا موقع دیا ہے، ان میں ایک آپ بھی ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کو صراطِ مستقیم پر قائم و دائم رکھے۔ آمین!

آپ روزانہ مغرب کے بعد ختم مجددیہ پڑھا کیجئے۔ یعنی اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

اگر آپ نے دیپک مرلی دھر مالی ① کو اب تک قرآن پاک نہ بھیجا ہو تو میں قرآن پاک دو جلد بھیج رہا ہوں، ایک آپ رکھ لیں ایک ان کو بھیج دیں۔ اس میں قرآن کا متن نہیں ہے۔ صرف انگریزی ترجمہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے حالات کو سازگار بنادے۔ آمین۔

سب سے دعاء۔ حبیبہ، حمیرہ اور اہلیہ سب سے۔ آپ نے عبدالستار صاحب کیپ ٹاؤن کو کیا خط لکھا ہے؟ اگر وہاں جانا پڑا تو آپ کو بھی ساتھ چلنا ہوگا؟

ایولہ کے چار پانچ اہم ذمہ دار لوگوں کے مکمل پتے لکھیں تاکہ ان کے نام مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رسائل بھیجے جاسکیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① ضلع ناسک مہاراشٹر کے ایک صاحب۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۳ر ستمبر ۱۹۸۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ زلزلہ ریلیف کا کام آپ نے کوپرگاؤں اور ایولہ میں شروع کرادیا ہے، بہت اچھا کیا، بہت سخت ضرورت ہے، اور لوگ کافی پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الحمد للہ میں اب اچھا ہوں۔ افریقہ سے کوئی جواب عبدالستار صاحب کا نہیں آیا اور نہ ایولہ سے ان صاحب کا جنہیں آپ نے لکھنے کے لئے کہا تھا یعنی جناب یٰسین محمد عمر صاحب، آپ کے لئے، آپ کی اہلیہ اور بچوں کے لئے دعاء صحت وفلاح دارین کرتا ہوں۔

انشاء اللہ ارشاد رحمانی ① آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① ''ارشاد رحمانی'' قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ کی سلوک نقشبندیہ پر بہترین تصنیف ہے، جس میں آپ نے اپنے شیخ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کو قلم بند فرمایا ہے، کتاب ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے اور دارالاشاعت خانقاہ رحمانی مونگیر سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ تفصیلی تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹۸۸/۱۰/۱۷ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ الحمد للہ امارت شرعیہ ریلیف کا کام بڑے وسیع اور منظم ''ڈھنگ'' سے کر رہی ہے اور اب تک ساڑھے تین لاکھ روپئے مصیبت زدوں کی امداد پر خرچ کر چکی ہے۔

احمد نگر میں نوجوانوں ''طاہر وعبد الغفور'' وغیرہم کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مقدمہ میں بے داغ بری فرمائے اور سبھوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو پیروں کی تکلیف سے نجات دے اور شفائے کامل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ اور حبیبہ ① کو صحت وشفا دے۔ آمین۔

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ کو بھی قرض سے نجات دے۔ رزق میں برکت وفراخی عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ بھی وہی درود شریف ② روزانہ دو سو مرتبہ پڑھا کریں جو اقبال احمد صاحب کانپوری کو بتلایا ہے، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اہلیہ اور بچوں سے دعاء

مولانا محمد قاسم صاحب بہاری ③ سے بعد سلام مسنون کہیں کہ ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر فضل وکرم فرمائے اور نیک مقاصد میں کامیاب کرے، اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین! والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① احقر مرتب کی بڑی ہمشیرہ جو بحمد اللہ عالمہ وفاضلہ ہے۔ ۱۲

② بسم اللہ الرحمن اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم درود شریف کا جزو ہے۔

③ مولانا محمد قاسم صاحب ملی مادھو پور، صوبہ بہار۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲۱/۱۱/۱۹۸۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔اس خبر سے بڑی خوشی ہوئی،کہ وہ نوجوان سارے مقدمات میں بری ہو گئے الحمدللہ۔
آپ نے اپنے مدرسہ ① کے جس طالب علم کے بارے میں لکھا ہے،ان کو ایک دو سال تک کسی مدرسہ میں درس وتدریس کا کام انجام دینا چاہئے،اس کے بعد قضاء کی ٹریننگ کے بارے میں سوچیں۔''جل نیب''ایک گھاس ہے جو زمین پر پھیلتی ہے،رنگ سبز ہوتا ہے،تقریباً ہر جگہ ہوتی ہے۔

الحمدللہ جامعہ رحمانی کا جلسۂ دستار بندی ۱۰؍نومبر کو خوش اسلوبی سے انجام پایا۔انیس علماء کرام کے سروں پر دستار فضیلت باندھی گئی،اور ۷۴ حفاظ کے سروں پر دستار حفظ قرآن رکھی گئی اور ۱۱؍نومبر کو سالانہ فاتحہ بحسن وخوبی انجام پایا۔سبھوں کے لئے بلکہ سارے مسلمانوں کے لئے دعاء خیر کی گئی۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ساری دنیا میں امن وسلامتی کی درخواست پیش کی گئی۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین۔

الحمدللہ میں اور جملہ اہالیان خانقاہ بعافیت ہیں اور آپ کے لئے دعا گو۔مولوی قاسم صاحب سے سلام کہدیں اور گھر میں سبھوں سے دعاء۔والسلام

منت اللہ رحمانی

① معہد مفتاح العلوم،کوپر گاؤں۔۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۲۶/۱۱/۱۹۸۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ الحمد للہ کہ آپ کو "سلاسل محمدیہ" مل گئی۔ آپکے سابقہ خط کے مطابق حاجی بخشا صاحب ① خطیب والوٹ والے اور ایک اور صاحب کو میں نے خط لکھا تھا، خطیب صاحب کا جواب آیا کہ آپ کا خط مل گیا، میں دو مہینے کے لئے مکہ مدینہ جا رہا ہوں، وہاں سے واپس ہو کر توجہ کروں گا۔

ہم نے ان کو انگریزی اخبارات کی کٹنگ جن میں زلزلے سے گرے ہوئے مکانات کے فوٹو تھے بھیجا تھا، انہوں نے اپنے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ آپ مجھے اس سے مطلع کریں کہ آپ کو میرا پتہ کہاں سے اور کس سے ملا؟ لیکن انہوں نے اپنے مکہ کا پتہ نہیں دیا تھا، اس لئے میں نے جواب نہیں دیا، کیا یہ وہی خطیب صاحب ہیں؟ جو آرہے ہیں اگر آپ ان کو لے کر آسکیں تو سبحان اللہ! میں یہاں ۵/دسمبر سے ۸/دسمبر تک رہوں گا، اور پھر ۲۰/دسمبر سے ۳۰/دسمبر تک رہوں گا، آنے سے پہلے تار یا ٹیلی فون کر دیں۔ یہاں کا ٹیلی فون نمبر ۲۲۰۷ ہے۔ بمبئی سے تو مونگیر ڈائریکٹ ٹرین ہے۔ ایولہ سے ڈائریکٹ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ اور حبیبہ سلمہا کو شفاء عطا فرمائے اور آپ کو بھی صحت دے۔ آمین۔

مولوی بشیر احمد صاحب ② اور اور مولوی محمد قاسم صاحب بہاری سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① حاجی بخشا صاحب، کیپ ٹاؤن، افریقہ۔ ۱۲

② مولوی بشیر احمد صاحب استاذ معہد مفتاح العلوم، کوپر گاؤں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۴/۱/۱۹۸۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ اہلیہ سلیمان علی صاحب (۱) کو شفائے کلی عطا فرمائے اور بخشا صاحب کی پریشانی کو دور کردے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ اہلیہ کا زمانہ حمل بخیر وخوبی گذارے، اولادِ صالح نصیب کرے، اور اسے حیات دے، آمین۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں، اسے کالے کپڑے میں سی کر ہلکے سے کمر میں باندھ دیں تعویذ آگے رہے اور گرہ پیچھے، لڑکا پیدا ہوجانے کے بعد تعویذ کمر سے کھول کر کسی اچھی جگہ دفن کردیں، خدا فضل کرے گا۔

سعید سلمہ کے واسطے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ تجارت سنت نبوی ہے۔ ڈھنگ اور سلیقہ سے کی جاوے تو برکت ہی برکت ہے۔ تجارت ضرور کریں خدا فائدہ دے۔ مولوی بشیر صاحب رحمانی اور مولانا قاسم صاحب ملی سے سلام مسنون کہدیں۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ امیر شریعت رابع (۲) نایاب ہے اور نہیں ملتی ہے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) مکتوب الیہ کے متعلقین میں سے ایک صاحب۔ ۱۲

(۲) امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات پر لکھا گیا مختصر رسالہ جسے مولانا حافظ ابوظفر رحمانی نے حضرت کی حیات میں ہی مرتب کیا تھا۔ حضرت کی وفات کے بعد امارت شرعیہ سے مختلف اہل علم کے مضامین پر مشتمل ایک ضخیم کتاب شائع ہوئی، اس کا نام بھی ''امیر شریعت رابع'' ہے مگر یہاں اول الذکر مراد ہے۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۱ر فروری ۱۹۸۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ جناب انصاری صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ لڑکا ① مبارک ہو اللہ تعالیٰ اسے سعید وصالح بنائے، اور عمر واقبال عنایت ہو۔ اس کی ماں کو بھی صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔ آمین۔

آپ میرے لئے حسن خاتمہ کی بھی دعا کیا کریں۔ اندور کے حالات ② سن کر مجھے بھی تشویش ہے استخارہ کرلیں۔ مونگیر آنے کا تقاضا یہ آپ کی محبت ہے، لیکن شعبان میں آپ نہ آئیں، میں اس زمانہ میں مونگیر سے باہر رہوں گا۔ آپ رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں آئیں، الحمد للہ میں اس وقت اچھا ہوں، آپ دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سبھوں کو ہدایت دے اور سبھوں کو صحیح اعتقاد اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مولوی بشیر رحمانی، مولوی قاسم بہاری اور دوسرے پرسان حال سے سلام مسنون کہیں، گھر میں سبھوں کو دعا کہہ دیں۔ مہاراشٹر کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ خدا کرے آپ اچھے ہوں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① احقر مرتب کے چھوٹے بھائی حافظ وقاری مجاہد الاسلام اقبال رحمانی مراد ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور ذاکر وشاغل ہیں۔ مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ سے بیعت ہیں۔ ۲۰۰۵ء میں مدرسہ معہد ملت (مالیگاؤں) سے حفظ وقرأت کی تکمیل کی، فی الحال کونڈوہ (پونہ) میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ادام اللہ نفعہ۔ ۱۲

② مکتوب الیہ اپنی صاجزادیوں کا نکاح اندور میں کروانا چاہتے تھے، حضرت علیہ الرحمہ نے بطور مشورہ مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۰/ ۳/ ۱۹۸۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ حبیبہ ① کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ نیچے ایک نقش لکھ رہا ہوں، یہ نقش چاول کی روشنائی سے چالیس پرچوں پر باوضو لکھ لیں اور روزانہ صبح کو ایک نقش دھو کر حبیبہ کو پلائیں، خدا فضل کرے گا۔ یہ نقش سحر، آسیب اور پرانے امراض کے لئے بہت مجرب اور مفید ہیں، میں آپ کو اس کے لکھنے اور دینے کی اجازت دیتا ہوں، خدا فضل کرے گا۔
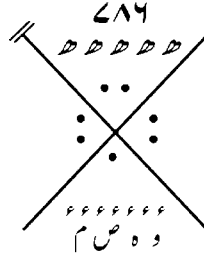
والسلام
منت اللہ رحمانی

① احقر مرتب کی بڑی ہمشیرہ ہیں، جن پر سحر کے اثرات ہو گئے تھے، روزانہ مغرب کے وقت منہ سے انڈا لیمو، مرچ وغیرہ نکلتی اور ہاتھ و تلوؤں سے پانی جاری رہتا۔ دس روز میں حالت بہت بگڑ گئی۔ مکتوب الیہ نے حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کو باخبر کیا جس پر حضرت علیہ الرحمہ نے یہ مکتوب ارسال فرمایا۔ ایک روز جب ہمشیرہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی تو حضرت والد ماجد مدظلہ نے خواب میں حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کو دیکھا آپ فرما رہے ہیں کہ گھبرایئے نہیں میں خود آ کر دم کروں گا دوسرے روز جب طبیعت بہت بگڑ گئی تو والد صاحب مدظلہ عامل کی تلاش میں مالیگاؤں تشریف لے گئے اور اہل خانہ یٰسین شریف کی تلاوت میں لگ گئے کہ اچانک ہمشیرہ نے برادر اکبر حافظ محمد سعید صاحب رحمانی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ راستے سے ہٹ جاؤ۔ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ تشریف لائے ہیں۔ صرف ہمشیرہ کی آواز سنائی دے رہی تھی اس کے بعد جو افاقہ ہوا تو اثرات بالکل کافور ہو گئے تھے۔ معلوم ہوا کہ خانقاہ رحمانی کے بزرگوں سے طوی الارض کے واقعات صادر ہوتے رہے ہیں۔ آج بھی ہمشیرہ کے ہاتھوں میں وہ نشانات موجود ہیں جس جگہ سے پانی نکلتا تھا۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۱/اپریل ۱۹۸۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ حبیبہ سلمہا کو صحت وشفا بخشے اور دونوں بچیوں کا داخلہ کلیۃ الطاہرات ① میں کرادے اور گھر کے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے اور خیر وبرکت سے نوازے آمین، حافظ بشیر رحمانی (۲) اور مولوی قاسم صاحب سے میری دعا کہدیں، رمضان المبارک میں آپ ضرور تشریف لائیں آپ کا آنا مبارک۔

گھر میں سبھوں سے دعا کہدیں اور جاننے والوں سے سلام مسنون، اس مبارک مہینہ میں تراویح اور تلاوت قرآن کا اہتمام رکھیں اور پوری پابندی رکھیں۔ مولوی قاسم صاحب کو خط لکھ دیا ہے۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① کلیۃ الطاہرات للبنات، مالیگاؤں۔ ۱۲

② استاذ معہد مفتاح العلوم، کوپرگاؤں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۲۲/۶/۱۴۱۱ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا، ستمبر سے اب تک دلی کی دوڑ ہو رہی ہے لیکن اب تک کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے، میں اس طرف جنوبی ہند کے دورے پر چلا گیا تھا، چوبیس دنوں کے بعد آیا ہوں۔ درمیان میں میری طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی، شکر بہت بڑھ گئی تھی آج بھی دوسو پچاسی ۲۸۵ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپکے صاجزادے سعید پر اپنا فضل و کرم فرمائے اور اچھا حافظ بنادے۔ آمین۔

آپ کے بھتیجے ① کے لئے بھی دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ کو صاحب اولاد بنادے۔

جس تعویذ ② پر ۱ لکھا ہوا ہے اس کو موم جامہ کرکے نیلے رنگ کے دھاگہ سے اپنے بھتیجے کی اہلیہ کی کمر پر باندھیں، تعویذ آگے رہے گرہ پیچھے، اور جس ③ پر ۲ لکھا ہوا ہے اس کو موم جامہ کرکے

---

① محمد صادق ابن مرحوم محمد حسین مراد ہیں، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور ملازم آدمی ہیں، فی الحال مالیگاؤں میں مقیم ہیں۔ ۱۲

② تعویذ اس طرح ہے:

۷۸۶

۳

۱	یاحافظ	یاحفیظ	یارقیب	۶
۲	یاحفیظ	یارقیب	یاوکیل	۸
۴	یارقیب	یاوکیل	یااللہ	۹
	۵	۷	۱۰	

③ تعویذ اس طرح ہے: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم۔ اَللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى وَمَا تَغِيۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ وَكُلُّ شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ عَالِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ الۡمُتَعَالِ، يَازَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسۡمُهٗ يَحۡيٰى لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ

۷۸۶

۱۲	۱	۲
۳	۱۵	۸
۵	۲	۲

آٹھ انگل نو انگل کا ہو جائے بابا فرید کا

چاندی کے خول میں پہنا کر کالے رنگ کے دھاگے سے گلے میں ڈالیں اور دھاگہ اتنا لمبا ہو کہ گلے والا تعویذ بھی ناف تک جھولتا رہے، یہ دونوں تعویذ کم سے کم بارہ مہینے گلے اور کمر میں رہنا چاہئے، دھاگہ ٹوٹتا اور سڑتا اس لئے ہر تین مہینے پر بدل دیا جائے کمر میں نیلا اور گلے میں کالا، اللہ تعالیٰ ان کو اولاد دے، آمین۔ گھر میں سبھوں سے دعا کہہ دیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۴ر ستمبر ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ آپ پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ آپ کی پریشانیاں دور کرے، سکون واطمینان قلب نصیب کرے، قرض کی ادائیگی کا نظم غیب سے فرما دے اور آپ کو اور آپ کے اہل وعیال کو صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین!

حق تعالیٰ سے ایوب موزر صاحب① کے لئے بھی صحت وشفا کی دعا کرتا ہوں کہ وہ انھیں شفائے کامل وعاجل سے بہرہ ور فرمائے۔ کیا آپ کو ان دنوں مدرسہ سے تنخواہ نہیں ملتی؟

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اوراد ووظائف کی پابندی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے فیوض وبرکات سے سرفراز فرمائے۔ آپ کے تمام گھر والوں کے لئے بھی دعا گو ہوں، اللہ تعالیٰ سبھوں کو اچھا رکھے، اور آپ کی ہم زلف کی صاحبزادی کی بھی جملہ پریشانیاں اور تکلیفیں دور کرے، اور اس کی شادی بحسن وخوبی انجام پا جائے۔ آمین۔

اہلیہ اور تمام بچوں کو دعائیں۔ پرسانِ حال سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① محترم عبدالستار موزر صاحب کے بھائی ہیں فی الحال کیپ ٹاؤن افریقہ میں مقیم ہیں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۲۸ / اگست ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ الحمدللہ میں سفرحج بیت اللہ سے بعافیت ۳۰ / جولائی کو مونگیر واپس آیا۔ وہاں میں نے تمام احباب و مخلصین کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

آپ ایسے کام نہ کیا کریں جن سے مہتمم صاحب ناخوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین۔

اہلیہ اور بچوں سے دعا کہدیں۔ اللہ تعالیٰ سبھوں کو صحت و عافیت کے ساتھ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ پرسان حال سے سلام مسنون۔

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۰/ ۱۲/ ۱۹۸۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں چالیس دنوں کے بعد پٹنہ سے مونگیر واپس آیا ہوں۔ فرقہ وارانہ فساد① سے متعلق ریلیف کے انتظامات کرنے اور ذمہ داران حکومت سے رابطہ رکھنے کی ضرورت نے مجھے پٹنہ رہنے پر مجبور کر دیا۔ مونگیر کا حال رفتہ رفتہ ٹھیک ہو رہا ہے لیکن ابھی پورا سکون نہیں ہے۔ مونگیر شہر سے کچھ دوری پر دو تین دنوں پہلے دو مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے آپ کا قرض ادا کر دے۔ آمین

آپ وہ درود شریف پڑھ رہے ہیں یا نہیں؟ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلی آلہٖ اگر مذکورہ بالا درود شریف نہیں پڑھ رہے ہوں تو اب اسے روزانہ دو سو مرتبہ پڑھا کریں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم درود شریف کے ساتھ ہر مرتبہ پڑھی جائے گی، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ آپ کا دوسرا خط بھی ملا، آپ کے بڑے بھائی② کے انتقال کی خبر سے افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ آمین۔

عبدالستار موزر صاحب کی دوکان لوٹ لئے جانے کی خبر سے افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ نقصان کی غیب سے تلافی فرمائے۔ آمین۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① بھاگلپور اور اس کے اطراف میں ہونے والے فسادات کی طرف اشارہ ہے، جن میں مسلمانوں کا بے دردی سے قتل عام ہوا تھا۔ ۱۲

② مکتوب الیہ کے بڑے بھائی مرحوم حسین صاحب، مالیگاؤں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۷/۳/۱۹۹۰ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اقبال ① کی دادی کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس عطا کرے۔ آمین۔ یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ سے قرض کا بوجھ اتار دے اور کرایہ دار مکان خالی کر دے۔ آمین۔

پرسان احوال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۴؍جون ۹۰ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے قرض کی لعنت سے آپ کو چھٹکارا دلائے، روزی میں وسعت اور برکت عطا فرمائے اور غیب سے آپکی امداد فرمائے۔ آمین۔

آپ روزانہ پانچ سو مرتبہ استغفر اللہ الذی لا إلہ إلا ھو الحی القیوم و اتوب إلیہ، پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ کے ایک مخلص دوست محترم اقبال صاحب، مالیگاؤں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۹/ ۷/ ۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ قرض کے ایک بڑے حصہ کی ادائیگی کا حال آپ کی صاجزادی کے خط سے معلوم ہوا۔ الحمدللہ! خدا کی بارگاہ میں دعا ہے کہ قرض کا بقیہ حصہ بھی ادا ہو جائے۔ ''سورہ نوح'' پڑھئے اس میں استغفار کے برکات وفضائل کا بیان ہے اور پھر قرآن کے بیان کردہ برکات کو خیال میں رکھتے ہوئے کثرت سے استغفار پڑھیں، انشاء اللہ پہاڑ جیسا قرض ادا ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ عبدالستار موزر صاحب کی دوکان کے لئے تعویذ پھر یاد دلائیے گا تو انشاء اللہ بھیج دوں گا۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں جا رہی ہے۔ دعا کرتے رہیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۵ راکتوبر ۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ الحمدللہ سعودیہ کے سفر سے بعافیت واپس آگیا ہوں۔ ابھی تو صحت ٹھیک ہے مگر اکثر نشیب وفراز رہا کرتا ہے، جو عمر کا بھی تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلیہ پر فضل فرمائے اور صحت وشفا سے نوازے۔ آمین۔ حبیبہ، حمیرا اور سعید سبھوں کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم وعمل کی دولت سے نوازے اور مستقبل روشن وتابناک بنائے۔ حق تعالیٰ آپ کو اپنے فضل خاص سے نوازے، پریشانی دور کرے، قرض کی ادائیگی کا نظم فرمائے اور اس سے سبکدوش کرے۔ پڑوسیوں اور بدخواہوں کے شر سے محفوظ رکھے اور بچیوں کے لئے مناسب رشتے ظاہر فرما کر ان کی شادیاں بحسن وخوبی انجام دلائے۔ ہندوستان کے کبار اولیاء اللہ میں دو ہی بزرگوں کے مکتوبات حد درجہ مفید ہیں۔ ایک حضرت مجدد رحمہ اللہ علیہ ① کے اور دوسرے حضرت مخدوم بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے۔ آپ ضرور ان کا مطالعہ کریں اور برابر کرتے رہا کریں۔ گھر میں سبھوں سے دعا کہدیں خدا کرے آپ مع اہل وعیال بعافیت ہوں۔ صرف اس سال سالانہ فاتحہ ۱۰، ۱۱ رنومبر کی بجائے ۲۳، ۲۴ رفروری ۱۹۹۱ء مطابق ۷، ۸ رشعبان ۱۴۱۱ھ بروز سنیچر واتوار کو ہوگا۔ سبھوں کو خبر کردیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① حضرت شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ گیارہویں صدی ہجری کے ہندوستان کے بلند پایہ عالم، داعی الی اللہ اور مجاہد تھے۔ آپ کی پیدائش ۹۷۱ھ میں پنجاب کے علاقہ سرہند میں ہوئی۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نسبی تعلق رکھتے ہیں تعلیم کی ابتداء حفظ قرآن سے کی اور والد صاحب کی خدمت میں ہی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ سترہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے۔ ابتداءً والد صاحب علیہ الرحمہ سے طریقۂ چشتیہ میں بیعت کی پھر سلسلۂ قادریہ بھی حاصل کیا، والد صاحبؒ کی وفات کے بعد حضرت خواجہ باقی اللہؒ سے بیعت ہوئے اور خلافت سے سرفراز کئے گئے۔ اس کے بعد دعوت وتبلیغ میں مشغول ہوگئے۔ سنت وبدعت، شریعت وفلسفہ اور تصوف اسلامی ورہبانیت کے فرق کو واضح کیا۔ دین کی خاطر قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، بادشاہ اکبر کے دین الٰہی کے نام سے بنائے ہوئے فتنہ کا خاتمہ کیا جسے اس نے بہت سے مذہبوں کی رسموں کو ملا کر بنایا تھا، آپ کی سب سے بڑی علمی، اصلاحی اور تجدیدی یادگار آپ کے مکتوبات ہیں۔ آپ کے تجدیدی کام کی بنیاد پر آپ کو مجدد الف ثانی کا لقب دیا گیا۔ ۱۰۳۴ھ میں ۶۳ رسال کی عمر میں آپؒ نے وفات پائی اور اپنے وطن سرہند میں ہی مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۲۹؍نومبر ۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ موصول ہوا۔میں آپ کی دعاؤں پر آمین کہتا ہوں۔مراہٹواڑہ کے علماء نے مجھے مراہٹواڑہ کا امیر شریعت منتخب کیا ہے وہاں سے ایک وفد بھی میرے پاس اس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے آنے والا تھا، میں نے سختی سے انھیں منع کر دیا۔یہ بات قطعاً غیر معقول ہے کہ مجھے وہاں کا امیر منتخب کیا جائے۔میں یہاں رہ کر وہاں کا کام بالکل نہیں کرسکتا ہوں، پھر امیر بننے کا کیا حاصل؟

میں آپ کی طرف اور آپ کے گھر والوں کی طرف متوجہ رہتا ہوں۔حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کے تمام مسائل کو حل کر دے۔اللہ آپ کے دشمنوں کو ہدایت دے اور انھیں آنکھ دے کہ وہ آپ کو پہچانیں، اور حق تعالیٰ آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے، اور آپ کو قرض کے بوجھ سے سبکدوش فرمائے۔مولانا محمد یوسف صاحب کا خط عرصہ سے نہیں آیا، کہاں ہیں وہ اور کیا کر رہے ہیں۔ملاقات ہو تو میرا اسلام کہہ دیں۔الحمدللہ یہاں سب لوگ بعافیت ہیں اور آپ سبھوں کے لئے دعا گو، گھر میں اور بچوں سے دعائیں۔والسلام

منت اللہ رحمانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے حضرت دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

الحمد للہ اہل خانہ بخیر ہیں، بچے بچیاں سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ارشاد رحمانی میں پڑھا ہے کہ قاز① ایک پرندہ ہے جو میلوں دوری کے فاصلے سے اپنے انڈے کو سیتا ہے آج بھی اس دنیا میں اللہ کا کوئی مخلص بندہ ہوگا جو میلوں دوری کے فاصلے سے اپنے متعلقین کے دلوں کو گرماتا ہو۔ والسلام

محمد اقبال رحمانی

ایولہ ضلع ناسک

خانقاہ رحمانی مونگیر

۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ جناب انصاری صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے دل کی گہرائیوں سے بات کہی ہے مگر کیا کہوں انڈا بھی قاز ہی کا چاہئے۔ آپ بھی ان ہی میں سے ہو جن کی طرف حق تعالیٰ نے مجھے متوجہ رہنے کا موقع دیا ہے۔ حق تعالیٰ آپ کو صراطِ مستقیم پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

بچے بچیوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ انھیں علم و عمل سے سرفراز کرے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① قاز نامی پرندہ میں اللہ رب العزت نے وہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ میلوں دوری کے فاصلے سے اپنے انڈے کو سیتا ہے۔ ارشاد رحمانی ص ۳۲ پر قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ”ایک روز میں نے اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ سے عرض کیا کہ حضرت بڑی مشکل ہے کہ حضراتِ نقشبندیہ تو حصولِ مقصود کو صحبت شیخ پر منحصر رکھتے ہیں اور حضرت کے یہاں کوئی رہنے نہیں پاتا پھر طالب کیا کرے، ارشاد ہوا کہ تم نے سنا ہے کہ قاز ایک جانور ہے وہ انڈے دے کر اڑ جاتا ہے اور محض خیال سے انڈے سیتا ہے اور صرف اس کے خیال ہی سے انڈے سے جاتے ہیں اور بچے پیدا ہوتے ہیں، پھر کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی قدرت بھی نہیں دی۔ ۱۲

مکتوب بنام

اہلیہ ماسٹر اقبال صاحب رحمانی

احقر مرتب کی والدہ ماجدہ ہیں۔آپ کی پیدائش یکم جون ۱۹۵۱ء کو ایولہ ضلع ناسک (مہاراشٹر) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی۔صوم وصلوٰۃ کی پابند اور ہر وقت ذکر وشغل میں مصروف نیک خاتون ہیں۔آپ کے دادا حضرت مولانا محمد طیب علی صاحب علیہ الرحمہ نیک صالح اور صاحب نسبت بزرگوں میں تھے، والدہ ماجدہ اولاً حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھی۔حضرت علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی مدظلہ العالی سے تجدید بیعت کی۔انتہائی صبر وتحمل میں اپنی زندگی بسر کی اور اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف دھیان دیتی رہی۔ان ہی کی دعاؤں کا اثر ہے کہ الحمدللہ تمام اولاد علم دین حاصل کر چکی ہیں۔اللہ رب العزت ان کے سایہ کو دراز کریں۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲/۳/۱۹۸۱ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حبی فی اللہ رضیہ بی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط ملا۔ محمد اکرم صاحب مرحوم ① کے انتقال کی خبر سے افسوس ہوا۔ اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون۔ دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنا فضل فرمائے۔ ان کی لغزشوں کو دور کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

کل جامعہ رحمانی میں مرحوم کے لئے ختم قرآن اور ایصال ثواب کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ آپ کی والدہ کا یہ خیال مبارک ہے میں نے ان کو سلسلہ عالیہ قادریہ اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کیا۔ اللہ تعالیٰ سلسلے کے فیوض سے انھیں بہرہ ور کرے۔ شجرہ بھیج رہا ہوں۔ انھیں پڑھ کر سنائیں اور اس کی ہدایتوں پر عمل کی تلقین کریں اور ان سے کہیں کہ سر دست حسب ذیل وظائف کی پابندی کریں۔

ہر نماز کے بعد پوری توجہ کے ساتھ گیارہ مرتبہ کلمہ طیبہ بعد نماز فجر کلمہ پڑھ کر سو مرتبہ درود شریف اور بعد نماز عشاء کلمہ پڑھ کر سو مرتبہ استغفار پڑھا کریں اور اگر کچھ قرآن شریف کی سورتوں کے پڑھنے کا معمول ہو تو اس کو جاری رکھیں۔ تمہارے سب بچے اور بچیوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خدا صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور دین کی دولت سے نوازے۔ آمین۔

اس خبر سے خوشی ہوئی کہ تم اپنے معمولات کو پورے کر رہی ہو۔ خدا پورا پورا فائدہ دے۔ آمین۔ اپنے یہاں سبھوں سے سلام ودعاء کہدیں۔ والدعاء

منت اللہ رحمانی

① احقر مرتب کے نانا ہیں، تاحیات ساڑی کے کاروباری سے منسلک رہے۔ ۱۹۸۱ء میں وفات پائی اور ایولہ میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۵/ ۳/ ۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حبی فی اللہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ تم کو شفا عطا فرمائے، بچے، بچیوں کو امتحان میں کامیابی دے۔ اور علم میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

تعویذ بھیج رہا ہوں، موم جامہ کر کے اپنی کمر میں باندھیں۔ دھاگہ بلُو رنگ کا استعمال کریں۔ تعویذ ایسے خول میں ڈالیں جس میں دونوں طرف کڑی ہو۔ تعویذ ناف کے نیچے رہے اور گرہ پیچھے۔ خدا فضل فرمائے گا۔

پرسانِ احوال سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خط جوابی لکھا کریں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

حافظ محمد سعید ابن حضرت مولانا ماسٹر محمد اقبال رحمانی صاحب

حافظ محمد سعید رحمانی احقر مرتب کے بڑے بھائی ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں ایولہ ضلع ناسک میں پیدا ہوئے۔ محض اپنی محنت سے حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ پھر ڈی ایڈ اور ایم اے کا امتحان دیا اور کامیابی حاصل کی۔ طویل عرصہ دس سال جامعہ انعام الحسن پونہ میں تدریسی خدمات انجام دی۔ والد ماجد ماسٹر اقبال رحمانی مدظلہ کے قائم کردہ ادارہ جامعہ حرمت الاسلام پونہ کے مہتمم رہے۔ اولاً حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ کے ہاتھوں پر تجدید بیعت کی۔ الحمدللہ ذاکر و شاغل، حسن اخلاق، صبر و تحمل میں اپنی مثال آپ ہیں۔ حضرت والد ماجد مدظلہ کی طبیعت کے ناساز ہونے کے بعد آپ ہی اہل خانہ کی ذمہ داری کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔ فی الحال کونڈوہ (پونہ) میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۳؍رمضان المبارک ۱۰ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ الحمد للہ روشنی آتی جارہی ہے، دعا کرتے رہیں۔

آپ یہ لکھیں کہ کیا آپ ملازمت میں نہیں ہیں؟ اور آپ نے کہاں تک اور کیا پڑھا ہے، اگر ملازمت میں ہیں، تو پھر اس کے ساتھ پڑھنا کیوں کر ہو سکے گا۔ مجھے کچھ خیال نہیں کہ میں نے آپ کو تعلیم سے روکا تھا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ کے والد ماجد صاحب کے قرض کی ادائیگی کا غیب سے نظم فرما کر انھیں سبکدوش کرے اور رزق میں فراخی و برکت نصیب کرے۔ آمین۔

اپنے والد والدہ اور دوسرے پرسانِ حال سے سلام مسنون، اور بھائی اور بہنوں سے دعائیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام

صاجزادی حضرت مولانا ماسٹر محمد اقبال صاحب رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۸۸۹/۹/۲۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حبیبہ انصاری اقبال سلمہا!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط ملا۔ جو دراصل بیعت کی درخواست ہے تمہارا خیال مبارک ہے۔ میں نے تمہیں سلسلۂ قادریہ اور سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت کیا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ان دونوں سلسلوں کی برکات سے فائدہ پہونچائے۔ نماز پنجگانہ کی پوری پابندی کریں اور پنجگانہ کے بعد سنتوں سے فارغ ہو کر چند منٹ مصلی پر ٹھہر جائیں، آنکھ بند کریں اور یہ دھیان کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ سوچ کر گیارہ مرتبہ کلمۂ طیبہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا کریں اور بعد نماز فجر کلمہ طیبہ پڑھ کر سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ سب سے چھوٹا درود شریف صلی اللہ علی محمد ہے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اس درود کی کثرت سے نور ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور عشاء کی نماز کے بعد کلمہ طیبہ پڑھ کر سو مرتبہ **استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ** جب ان وظائف کی پابندی ہو جائے اور دل چاہے کہ اور اللہ کا نام لیں گے تو شجرہ پر لکھے ہوئے وظائف پڑھ سکتی ہیں۔

شجرہ میں ساتویں صفحہ پر منظوم شجرہ ہے جو شجرہ بھی ہے اور دعاء بھی ہے۔ اسے ابھی سے پڑھا کریں۔ والدعاء

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲؍جون ۱۹۹۰ء

۷۸۶

عزیزہ سلمہا!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط ملا۔ الحمدللہ میں اپنی عمر کے لحاظ سے بہت اچھا ہوں، بس میرے واسطے حسن خاتمہ کی دعا کرتی رہو۔ اس خبر سے خوشی ہوئی کہ قرض کا کافی حصہ ادا ہو چکا ہے الحمدللہ۔

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ باقی ماندہ قرض بھی جلد ادا کرا دے۔ آمین۔ تم تو ماشاء اللہ دینی تعلیم پہلے حاصل کر چکی ہو اور اب انگریزی تعلیم حاصل کر رہی ہو۔ اچھی بات ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ تمہاری تعلیم مکمل کرا دے اور اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں اور وہ تمہاری معاش کا ذریعہ بن سکے۔ گھر میں سب لوگوں سے سلام و دعا کہہ دو، میں سبھوں کے لئے دعا گو ہوں۔ والدعاء

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۰/۱۰/۱۹۹۰ء

۷۸۶

حبی فی اللہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔آپ غالباً انصاری اقبال صاحب کی صاجزادی ہیں؟ ان کا خط بہت دنوں سے نہیں آیا۔ان سے کہیں اپنی خیریت اور حالت سے مطلع کریں۔آپ کلیۃ الطاہرات مالیگاؤں میں تعلیم حاصل کرسکتی ہیں۔اللہ تعالیٰ علم وعمل سے سرفراز کرے،آمین۔شجرہ بھیج رہا ہوں اپنے والدین اور گھر کے دوسرے لوگوں سے سلام ودعاء کہدیں۔اللہ تعالیٰ سبھوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔آمین۔

عبدالستار موزر صاحب کے ایکسیڈنٹ کی خبر سے افسوس ہوا،اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔

آمین۔والسلام
منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام

حضرت مولانا عبدالغنی صاحب ملی مدظلہٗ

حضرت مولانا عبدالغنی صاحب ملی، سرے گاؤں ضلع ناسک میں ۱۹۶۵ء میں پیدا ہوئے۔ مراٹھی سے بی اے (B.A.) کا امتحان پاس کیا۔ دینی تعلیم کے لئے معہد مفتاح العلوم کوپر گاؤں اور معہد ملت میں رہے۔ ۱۹۸۸ء میں معہد ملت سے عالمیت کی تکمیل کی۔ فراغت کے بعد درس و تدریس سے منسلک ہوئے۔ مدرسہ اعجاز العلوم کرن (ضلع احمد نگر) میں دس سال استاذ تجوید و قرأت کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ملیؒ خلیفۂ مجاز حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ کے خانوادے سے ہیں۔ مولانا منیر احمد صاحبؒ، مولانا محمد حنیف صاحب ملیؒ، مولانا ماسٹر محمد اقبال صاحب رحمانی آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ سے تجدید بیعت کی۔ مخلص و ملنسار اور سادہ لوح آدمی ہیں۔ فی الحال جامعۃ الفلاح پنویل میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹/۱۰/۱۹۸۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خط ملا۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ بتائے ہوئے وظائف کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے اور اس کے فیوض سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔

اس خبر سے افسوس ہوا کہ آپ کو مرگی کی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اس بیماری سے شفا عطا فرمائے، ایک تعویذ بھیج رہا ہوں اسے موم والے کپڑے میں لپیٹیں اور تانبے کے خول میں رکھ کر اپنے گلے میں پہن لیں، روزانہ صبح کو آدھے گلاس پانی پر ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور تین دفعہ قُلۡ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمۡ اَمۡ عَلَی اللّٰہِ تَفۡتَرُوۡنَ الٰھی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مرگی دفع شود اور ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر دم کریں اور پی جائیں۔ چالیس روز مسلسل یہ عمل کریں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① ترجمہ: کہہ کیا اللہ نے حکم دیا تم کو یا اللہ پر افتراء کرتے ہو۔ (سورہ یونس پارہ ۱۱، رکوع ۱۱)۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۳۱/۳/۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ الحمدللہ اس اطلاع سے خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مرگی کے مرض سے نجات عطا فرمایا۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں۔ اسے تانبہ کے خول میں پہنا کر اپنے داہنے بازو میں باندھ لیں۔ خدا فضل فرمائے گا انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء صحت سے نوازے اور تمام بیماریاں اور شکایتیں دور فرمادے۔

آمین۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام

الحاج محمد علی صاحب مرحوم

حاجی محمد علی صاحب مرحوم مالیگاؤں ضلع ناسک میں پیدا ہوئے۔ ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ پھر کاروبار سے منسلک ہوئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مخلص آدمی تھے۔ دینی وملی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ابتداءً حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ کے ہاتھوں پر تجدید بیعت کی۔ تاحیات خانقاہ رحمانی سے منسلک رہے۔ آپ برابر خانقاہ رحمانی میں تشریف لے جایا کرتے۔ ۱۳/ اگست ۱۹۹۸ء میں وفات پائی اور مالیگاؤں میں مدفون ہوئے۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۶؍مئی ۱۹۷۶ء

۷۸۶

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ آپ کے حالات میں تبدیلی کیوں آئی؟ یہ چیز آپ کے غور کرنے کی ہے، میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمادے، عبادتوں میں اور خاص کر نماز میں آپ کا دل لگے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے طبیعت گریز کرے، آمین۔

آپ شاہ عبدالرحیم صاحب فضلی رحمۃ اللہ علیہ ① کے مزار پر جاسکتے ہیں۔ پروگرام ایسا بنائیں کہ آپ ۲۰؍رمضان شریف کی صبح تک مونگیر پہونچ جائیں اور رمضان شریف کا اخیر عشرہ میرے ساتھ گزاریں، انشاء اللہ تعالیٰ یہ پروگرام اچھا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ کاروبار میں برکت اور ترقی دے، آمین۔

اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل ہر جگہ ہونا چاہئے، چاہے وہ بازار ہو یا کاروبار ہو، یا کھیتی باڑی ہو۔ کاروبار میں بھی شریعت کا پورا پاس رکھیں، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑے کی دکان تھی، ایک قیمتی تھان درمیان سے کچھ خراب ہوگیا تھا۔ آپ کی تاکید تھی کہ خریدار کو یہ خراب حصہ دکھا کر فروخت کیا جائے، آپ کی غیر حاضری میں بیچنے والے نے وہ خراب حصہ دکھائے بغیر اچھے داموں میں فروخت کردیا اور روپئے کیش بکس میں ڈال دیئے۔ امام صاحب شام کو تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ خریدار کو تھان کا خراب حصہ دکھائے بغیر فروخت کردیا گیا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روز کی ساری بکری جو کیش بکس میں تھے خیرات کردی۔ بہرحال مقصد یہ ہے کہ شریعت کے مسائل پر ہر جگہ عمل ہونا چاہئے۔

گھر میں سبھوں سے سلام ودعا کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب فضلیؒ سنبھل ضلع مراد آباد۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲؍جون ۱۹۷۹ء

۷۸۶

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ خواب ٹھیک ہی ہے آپ سوتے وقت تین مرتبہ سورۃ فلق اور تین مرتبہ سورۃ ناس پڑھ لیا کریں اور دو سو مرتبہ روزانہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ پڑھ لیا کریں انشاء اللہ سب ٹھیک رہے گا۔

اقبال احمد صاحب کو میرا سلام کہدیں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ بحمد اللہ بخیر ہوں پرسان احوال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ کے صاحبزادے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۴/۱۰/۱۹۷۹ء

۷۸۶

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔

۳؍جولائی کو عرب ملکوں کے سفر پر گیا ہوا تھا۔کویت میں ایک کانفرنس میں شرکت اور حرمین شریفین میں رمضان کے اکثر ایام گزارنے اور کئی دوسرے اسلامی ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد ۲۰؍اگست کو مونگیر بخیر وعافیت واپس آیا۔

پھر ایک اسلامی سیمینار میں شرکت کے لئے ۹؍ستمبر کو روس جانا ہوا۔وہاں تاشقند، سمرقند، بخارا، اوفہ، ماسکو اور لینن گراڈ کے اسلامی وتاریخی مقامات کی زیارت کرتا ہوا ۲۹؍ستمبر کو مونگیر واپسی ہوا۔اب بحمداللہ بخیر ہوں۔

حق تعالیٰ آپ کے والدین کے کاروبار میں خیر وبرکت اور ترقیات عطا کرے۔تمام پریشانیوں اور الجھنوں کو دور فرمائے۔آمین بحرمۃ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

گھر میں سبھوں کو دعا کہہ دیں۔والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۳۰/۱۰/۱۹۷۹ء

۷۸۶

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا روس سے واپسی پر میں بیمار پڑ گیا تھا۔ الحمدللہ اب اچھا ہوں۔ مولوی ضیاء اللہ مرحوم کا وصال ہم سب لوگوں کے لئے بے انتہا صبر آزما حادثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت نصیب کرے۔ آپ کے خسر صاحب① کے کاروبار کے لئے دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کے کام کو ٹھیک کردے اور خیر وبرکت سے نوازے۔ آمین۔

گھر میں سبھوں سے سلام ودعاء کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مرحوم یعقوب روشن صاحب، مالیگاؤں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۸/۱۱/۱۹۸۰ء

۷۸۶

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ خبر سے مسرت ہوئی کہ احمد علی سلمہ ① کو پروردگار عالم نے اپنے فضل وکرم سے فرزند عطا فرمایا۔ میں برابر دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ تم سب لوگوں کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، پریشانیوں سے دور رکھے، نیک عمل کی توفیق دے۔ کاروبار میں خیر وبرکت دے اور تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

احمد علی اور ان کی اہلیہ کے لئے بھی دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ دونوں کے درمیان میل ومحبت پیدا کرے اور دونوں کے اختلافات کو دور فرمادے۔ آمین۔

انشاء اللہ خدا فضل فرمائے گا اور سکون وچین عطا فرمائے گا۔ سبھوں سے سلام ودعاء کہدیں۔ سالانہ فاتحہ ۱۰، ۱۱ر نومبر ۱۹۸۰ء کو ہو رہا ہے۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے صاحبزادے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۲۶/۱/۱۹۸۱ء

بسم اللہ تعالیٰ

مکرم بندہ جناب محمد علی صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ بچی کے سفر حج سے واپسی اور ارکان حج کو اچھے طریقے پر انجام دینے کی اطلاع سے خوشی ہوئی۔ حق تعالیٰ حج کو مقبول ومبرور بنائے اور اس کے فیوض وبرکات کو زندگی میں جاری وساری کرے۔ بچی کو بھی دعاء مبارکباد دیں۔

الحمد للہ جملہ اہالیانِ جامعہ وخانقاہ رحمانی اچھے ہیں اور آپ کے لئے دعاگو۔ گھر میں سب سے دعا کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۱/۹/۱۹۸۲ء

۷۸۶

مکرم بندہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کو مشین ① لینے کے اسباب فراہم کردے اور کاروبار میں ترقی دے۔ آمین۔

میں رمضان سے بیمار چل رہا ہوں۔ دعا کرتے رہیں۔ گھر میں سبھوں سے دعا کہدیں اور پرسان احوال سے سلام مسنون۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ ریشم کے کاروبار سے منسلک تھے اسی سلسلہ میں مشین خریدنا چاہتے تھے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۱۸ ستمبر ۱۹۸۲ء

۷۸۶

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ اس خبر سے بے حد افسوس ہوا کہ بچے کا نکاح جس لڑکی کے ساتھ کیا گیا وہ لڑکی بالکل پاگل تھی۔ آخر پھر کیا انجام ہوا؟

اس بچہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو استوار فرما دے اگر ہو سکے تو وہ بچہ روزانہ کسی ایک وقت اول، آخر درود شریف ۲۵، ۲۵ مرتبہ اور درمیان میں ایک سو گیارہ مرتبہ سورہ ''لایلٰف قریش'' پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ کاروباری حالات ٹھیک ہو جاویں گے۔ اس اطلاع سے خوشی ہوئی کہ فاطمہ سلمہا① کی نسبت اچھی جگہ طے ہو چکی ہے۔ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو مبارک فرمائے اور فریقین کے لئے باعث خیر وفلاح اور باعث برکت بنائے۔

گھر میں سبھوں سے دعاء کہدیں۔ مولانا قاضی عبدالاحد ازہری، مولانا محمد حنیف صاحب، مولانا عبدالحمید نعمانی صاحب اور تمام مدرسین مدرسہ② سے سلام مسنون فرمادیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کی صاحبزادی۔ ۱۲

② مدرسہ معہد ملت، مالیگاؤں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۴؍اکتوبر ۱۹۸۳ء

بسم اللہ تعالیٰ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ عبد الکریم ① پر اپنا فضل و کرم فرمائے، سیدھی راہ کی ہدایت دے اور والدین کا فرمانبردار بنائے۔ یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مالیگاؤں میں امن وسکون ② بحال فرمائے اور آپ سب لوگوں کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

جناب مولانا عبد الاحد ازہری قاضی شریعت، مولانا محمد حنیف شیخ الحدیث اور تمام اساتذہ کرام سے سلام مسنون فرمائیں۔ آپ کے گھر والوں کے لئے دعاء خیر کرتا ہوں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ کے چھوٹے صاجزادے۔ ۱۲

② ۱۹۸۳ء کے فساد کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۹؍اکتوبر ۱۹۸۳ء

باسمہ تعالیٰ

مکرم بندہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔اس اطلاع سے بڑی خوشی ہوئی کہ اب وہاں کے حالات پرامن اور پرسکون ہیں۔الحمدللہ۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیشہ امن بحال رکھے اور باہمی تعلقات خوشگوار رہیں۔مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی معیشت کو روبہ زوال نہ ہونے دیں۔

کاروبار وتجارت مسلمانوں کا اصل پیشہ ہے۔اس کی طرف پوری توجہ اور دھیان رکھیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں غفلت نہ برتیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادہ عبدالکریم سلمہ کو ہدایت دے،ان کے دل ودماغ کو دین کی طرف مائل کردے اور والدین کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

معہد ملت کے مدرسین بالخصوص مولانا قاضی عبدالاحد صاحب اور مولانا محمد حنیف صاحب شیخ الحدیث کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں،خدا کے فضل وکرم سے امید ہے کہ مولانا قاضی عبدالاحد صاحب کی لڑکی کی تقریب نکاح بحسن وخوبی انجام پاگئی ہوگی۔میری طرف سے مبارکبادی پیش کردیں۔گھر میں سبھوں سے دعا کہہ دیں۔والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲/۱/۱۹۸۹ء

۷۸۵

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ حالات معلوم کر کے افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صحت وشفاء عطا کرے اور اچھا رکھے۔ آمین۔

بچہ اور بچی دونوں کے لئے دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور ان کی زندگی کو خوشگوار بنائے۔ آمین۔

تمام لوگوں سے سلام ودعاء کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۷ر رمضان ۳ھ

۷۸۶

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس خبر سے خوشی ہوئی کہ کاروبار اچھا چل رہا ہے اور ترقی بھی اچھی ہو رہی ہے اور آپ ایک نئی مشین بٹھلانے جا رہے ہیں۔ حق تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے اور نظر بد سے محفوظ رکھے۔ چار تعویذ بھیج رہا ہوں۔ چاروں تعویذ مٹی کے چار کوزے میں رکھیں اور ڈھکن سے چھپائیں اور اڑد کی دال پیس کر اس کا منہ بند کر دیں۔ دو تین گھنٹے میں سوکھ جائے گا، رات کو دس گیارہ بجے جہاں نئی مشین لگائی جا رہی ہے اس کے چاروں کونے پر سوا بالشت مٹی کھود کر چاروں کوزہ چاروں کونے پر دفن کر دیں اور مٹی برابر کر دیں۔ انشاء اللہ محفوظ و مامون ہو گا۔

آپ وظائف میں کیا پڑھتے ہیں مطلع کریں۔ رمضان میں وہ استغفار ضرور پڑھا کریں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عائشہؓ (۱) کو بتلایا، اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی (۲)

پرسان حال سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) سیدنا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تفصیلی تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(۲) اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے سو میرے گناہ معاف فرما دے۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۹؍شوال ۳ھ

۷۸۶

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے کارخانہ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے،اور خیر وبرکت دے،آمین۔

مالیگاؤں میں بار بار فساد ہو رہا ہے،اس سے سخت قلق ہے۔اللہ تعالیٰ فساد کے عناصر کو دور فرمادے اور ہمیشہ کے لئے حفظ وامان بحال فرمادے۔آمین۔

سب لوگوں سے سلام کہدیں۔والسلام

منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام

حاجی احمد علی صاحب

حاجی احمد علی صاحب، حاجی محمد علی صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ مالیگاؤں ضلع ناسک میں پیدا ہوئے۔ اردو میڈیم سے دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کی، پھر کاروبار سے منسلک ہوئے۔ حج وعمرہ کی سعادت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ اولاً حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت تھے، حضرت علیہ الرحمہ کے وصال پر مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ کے ہاتھوں پر تجدید بیعت کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مخلص آدمی ہیں۔ فی الحال مالیگاؤں میں مقیم ہیں۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۳/ ۱۲/ ۱۹۷۹ء

۷۸۶

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے والد محمد علی صاحب کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ درد اور پریشانی کو دور کردے، اور برے خوابوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں اسے موم جامہ کر کے محمد علی صاحب کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ تعالیٰ خدا فضل کرے گا۔ اس تعویذ پر نمبر ا لکھا ہوا ہے، دوسرا تعویذ جس پر نمبر ۲ لکھا ہوا ہے① اسے موم جامہ کر کے محمد علی صاحب کے داہنے بازو پر باندھ دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ آمین۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ تعویذ کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۲/۳/۱۹۸۱ء

۷۸۶

عزیز مکرم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا کاروبار میں دل لگادے اور اپنے والدین کی خدمت کا جذبہ باقی رکھے۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں اسے موم جامہ کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ڈراؤنے خواب سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اپنی والدہ سے دعا کہدیں۔ بچہ کو صحت وعافیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ رکھے۔ آمین۔

پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲۳/۹/۱۹۸۱ء

۷۸۶

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اگر اس سے پہلے آپ کا خط آیا ہوگا تو میں نے ضرور جواب دیا ہوگا۔ میں رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے مکہ معظمہ چلا گیا تھا۔ الحمدللہ کہ عمرہ کی ادائیگی اور زیارت حرمین سے مشرف ہوکر بعافیت مونگیر واپس آگیا۔ دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ چھوٹے بھائی کے اس رشتہ کو بابرکت بنائے اور بحسن وخوبی انجام دلائے۔ میں مولانا غلام رسول صاحب ① سے واقف ہوں۔ وہی تو مکہ معظمہ میں تنہا حنفی مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاطمہ بانو کا مناسب رشتہ طے فرمائے۔ آپ کے لئے اور آپ کے اہل وعیال کے لئے دعاء خیر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم فرمائے۔ صراطِ مستقیم پر چلائے اور جملہ پریشانیوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔ الحمدللہ جملہ اہالیان جامعہ رحمانی وخانقاہِ رحمانی بعافیت ہیں اور آپ لوگوں کے لئے دعاء گو۔

پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مولانا غلام رسول صاحبؒ مالیگاؤں کے رہنے والے تھے، ہجرت کر کے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہیں پر مدفون بھی ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۳/۱/۱۹۸۲ء

۷۸۶

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اس بات سے بڑی خوشی ہوئی کہ تمہارے یہاں سب لوگ بعافیت ہیں اور اس نکاح سے لوگ خوش اور مطمئن ہوئے۔ قرض بھی ادا ہو رہا ہے اور کاروبار بھی اچھا چل رہا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ تم سب لوگوں کو اور مجھ کو بھی دین پر استقامت دے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اپنے گھر میں سب لوگوں سے سلام و دعاء کہہ دیں۔ خصوصاً اپنے والد صاحب اور مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی، مولانا عبدالاحد صاحب ازہری، مولانا محمد حنیف صاحب شیخ الحدیث اور معہد ملت کے تمام اساتذہ اور کارکنوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔

میں ۴ر دسمبر سے دہلی میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ دارالعلوم دیوبند کے معاملات کو سلجھانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ آپ سب لوگ بھی دعاء کریں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر

۱۴؍اکتوبر ۱۹۸۲ء

۷۸۶

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ الحمدللہ اب میں پہلے سے بہت اچھا ہوں۔ شریعت کی ہر بات مصلحت پر مبنی ہے اور انسان کے فائدہ ہی کے لئے ہے۔ طلاق بہت بری چیز ہے۔ اسے ابغض المباحات کہا گیا ہے لیکن بعض اوقات نہایت ضروری اور مفید ہے جیسا کہ آپ لوگوں نے ابھی محسوس کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے حالات کو استوار اور ساز گار بنادے۔ پریشانیوں سے نجات دے۔ کاروبار میں برکت اور نفع عنایت فرمائے۔ اہلیہ عبدالکریم سلمہ اور مصطفیٰ سلمہ ① کو شفائے کامل دے۔ آمین۔

اپنی بہن سے سلام کہدیں۔ ان کے لئے دعاء خیر کرتا ہوں۔ گھر میں سبھوں سے سلام و دعاء کہدیں۔ معہد ملت کے تمام مدرسین بالخصوص حضرت مولانا نعمانی، مولانا محمد حنیف صاحب، مولانا قاضی عبدالاحد صاحب وغیرہ سے سلام مسنون کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ کے چھوٹے بھائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۸/۵/ ۱۹۸۴ء

۷۸۶

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ کچھ دنوں پہلے میں بیمار تھا۔ اب الحمدللہ اچھا ہوں دعاء صحت کرتے رہیں۔
مالیگاؤں میں امن بحال ہونے کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر کونے میں امن بحال فرمائے۔ آمین۔

آپ کے والدین کے لئے دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ سبھوں سے سلام ودعاء کہہ دیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۶/۱۰/۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ الحمدللہ کہ فائدہ پہونچا۔ اللہ تعالیٰ رہی سہی کسر کو بھی دور فرمادے، کاروباری پریشانیاں بھی دور ہو جائیں اور اللہ قرض بھی ادا کرادے۔ آپ کے لئے بھی دعاء خیر کرتا ہوں۔ ۱۰، ۱۱ر نومبر کو یہاں سالانہ فاتحہ ہوتا ہے اگر ہو سکے تو آپ اس میں آئیں۔

اپنے والد صاحب اور بھائی صاحب اور سب جاننے والوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

مکاتیب بنام

اہلیہ حاجی محمد علی صاحب مرحوم

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۴؍ جنوری ۱۹۸۳ء

۷۸۶

حبی فی اللہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے فرزند اقبال احمد کی نسبت کسی مناسب جگہ طے کرادے، اور آپ کو پریشانیوں سے نجات دے، اور اس فرض کو بخیر وخوبی انجام دلائے۔ آمین۔
تینوں بھائیوں سے سلام مسنون کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر

۴؍جون ۱۹۸۳ء

۷۸۶

حبی فی اللہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ میں ۱۳؍اپریل کو مونگیر سے باہر نکلا اور بنگلہ دیش، مدراس اور سیلم وغیرہ ہوتا ہوا ۳۱؍مئی کو مونگیر واپس آیا۔ الحمد للہ اچھا ہوں۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ کو شفائے کامل عطا فرمائے، اور تکلیف سے نجات دے۔ آمین۔

مطلع کریں کہ آپ کو تکلیف کیا ہے؟ گھر میں سبھوں سے دعا۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

مکتوب بنام

الحاج حافظ محمد اختر صاحب رحمانی مدظلہ

محترم الحاج حافظ محمد اختر صاحب ابن حاجی محمد رمضان علی صاحب اپنے آبائی وطن روسڑا ضلع سمستی پور (بہار) میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ چشمہ فیض ململ ضلع مدھوبنی میں ہوئی۔ ۱۹۴۷ء تا ۲۰۰۵ء تک تجارت سے منسلک رہے۔ موصوف کا تقریباً پورا خاندان اور خود موصوف بھی حضرت امیر شریعت رابع علیہ الرحمہ سے بیعت کا شرف حاصل کئے ہوئے ہیں۔

حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد مکتوب اِلیہ نے موجودہ حضرت مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ سے تجدید بیعت کی۔ موصوف کے پانچ صاجزادوں میں سے تین جامعہ رحمانی (مونگیر) میں تکمیل حفظ قرآن مجید اور دارالعلوم ندوۃ العلماء میں فضیلت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ موصوف فی الحال شاہین باغ دہلی میں سکونت پذیر ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مخلص وملنسار اور سادہ لوح آدمی ہیں۔ ۱۴۳۲ھ ماہِ مبارک کے اخیر عشرہ میں احقر مرتب کے ہمراہ خانقاہِ رحمانی میں معتکف تھے۔ بڑے عمدہ اخلاق کے ساتھ بندہ کے ساتھ پیش آئے۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۹۷۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیزم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے بھائی① آئے، سب باتیں معلوم ہوئیں۔

تم بٹوارہ② کردو، خدا برکت دے گا۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے بڑے بھائی محمد شفیع صاحب مرحوم مراد ہے۔ ابتداء تا میٹرک تک کی تعلیم اپنے وطن ہی میں مکمل کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور صالح آدمی تھے، حضرت امیر شریعت رابع علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت مولانا عبد الرشید صاحب علیہ الرحمہ (چترا) سے بیعت تھے۔ ۱۹۸۰ء میں مرحوم نے وفات پائی اور اپنے وطن روسڑا میں مدفون ہوئے۔ ۱۲

② زمین وجائداد کی وراثت کی تقسیم کی طرف اشارہ ہے۔ مکتوب اِلیہ کے بٹوارہ کردینے کے بعد حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی دعا سے خیر وبرکت میں بہت اضافہ ہوا۔ ۱۲

مکاتیب بنام

ماسٹر طالب حسین صاحب مدظلہٗ

محترم جناب ماسٹر طالب حسین صاحب موضع ہریٹھہ ٹولہ منحر ضلع دربھنگہ میں ۱۶ر نومبر ۱۹۴۱ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم، ناظرہ، تجوید، اردو، فارسی، ریاضی وغیرہ مولوی احسن صاحبؒ کے پاس دھموارہ (دربھنگہ) میں حاصل کی۔ بعد ازاں علی نگر اردو مڈل اسکول میں داخل ہوئے اور ۱۹۵۲ء میں مڈل پاس کیا۔ دورانِ تعلیم ہی رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے لیکن تعلیم جاری رکھی اور ۱۹۶۱ء میں بی اے آنرز کے امتحان میں اور ۱۹۶۳ء میں ایم اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے اور تلک دھاری کالجیٹ ہائی اسکول (سپول) میں بحال ہوئے اور برسہا برس تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت مولانا عبدالمنان صدیقی علیہ الرحمہ صاحبزادہ عارف باللہ حضرت عارف ہرسنگھپوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اجل اساتذہ میں ہیں۔ ابتداءً آپ حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ جب تک باحیات رہے موصوف نے برابر اصلاحی تعلق قائم رکھا۔ حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپؒ کے صاحبزادہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی صاحب مدظلہ کے ہاتھوں پر تجدید بیعت کی، اور اصلاحی تعلق قائم رکھے ہوئے ہیں۔ مخصوص مواقع پر برابر خانقاہ رحمانی (مونگیر) میں حاضر ہوتے ہیں۔ احقر نے متعدد مرتبہ آپ سے ملاقات کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بااخلاق، متقی وصالح اور مخلص آدمی نظر آئے۔ وظائف اوراد واشغال کے حد درجہ پابند ہیں۔ فی الحال اپنے وطن ہریٹھہ ٹولہ منحر (دربھنگہ) میں مقیم ہیں۔

خانقاہ رحمانی مونگیر

۱۲/اپریل ۱۹۸۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ جو پڑھ رہے ہیں ① وہ ٹھیک ہے، درود شریف کو ٹھیک کرلیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ اور اس مبارک مہینہ میں استغفار عائشہ ② یعنی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی ③ کم از کم سو بار ضرور پڑھا کریں۔

بے شک بچی ④ کا معاملہ بڑا اہم ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ اس کی منسوب اچھی جگہ لگادے اور تقریب شادی بحسن وخوبی انجام دلادے، آمین۔

اللہ تعالیٰ مکتب فکر کے بارے میں لڑکا کا ذہن صاف کردے، اگر سچ پوچھئے تو میرا خیال یہ ہے کہ ہم لوگوں کو اپنے مکتب فکر کے اندر ہی رہنا چاہئے، دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ اپنے مکتب فکر سے باہر نکلنے پر بڑے فتنے پیدا ہوجاتے ہیں۔

تعلقات میرے ضرور وسیع ہیں، لیکن میں کبھی اس نقطہ نظر ⑥ اور اس نگاہ سے نوجوانوں کو

---

① مکتوب الیہ شجرہ میں لکھے وظائف پڑھتے تھے اسی پر فرمایا کہ آپ جو پڑھ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے البتہ درود شریف پڑھنے میں مکتوب الیہ سے لغزش ہوتی تھی اسے ٹھیک کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲

② ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تفصیلی تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

③ (الاذکار للنووی، صفحہ ۱۶۳، عمل الیوم نسائی ص ۲۷۷، الدعاء جلد ۲، صفحہ ۱۲۸، بسند حسن، زادِ مومن، صفحہ ۳۹۸، تالیف از شیخ طریقت حضرت مولانا منیر احمد صاحب مدظلہ کالینہ بمبئی)۔ ۱۲

④ مکتوب الیہ کی چھوٹی صاحبزادی بی بی خیر النساء عرف عارفہ مراد ہیں۔ ۱۲

⑤ مکتوب الیہ نے اپنی صاحبزادی (بی بی خیر النساء) کا رشتہ ضلع مدھوبنی کے ایک گاؤں جمیلہ کے سرپنچ زین الدین صاحب کے صاحبزادہ سے طے کروایا تھا بعد میں لڑکے کے طور وطریقہ سے مکتوب الیہ کو معلوم ہوا کہ لڑکا دوسرے مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہے جب مکتوب الیہ نے حضرت علیہ الرحمہ کو اس بات سے مطلع کیا تو حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔

⑥ چونکہ مکتوب الیہ کی صاحبزدی کا رشتہ جس لڑکے کے ہمراہ طے ہوا تھا وہ مسلکاً بریلوی تھا اس لئے مکتوب الیہ نے حضرت علیہ الرحمہ کو لکھا کہ کوئی مناسب لڑکا نظر میں ہو تو میری مدد کی جائے جس کے جواب میں حضرت علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا کہ میں جوانوں کو اس نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ ۱۲

نہیں دیکھتا ہوں۔ بونسی، کہنولی، مدھپور، پرسا، غوث نگر، رام کھتاری① وغیرہ میں اگر آپ کے جانتے کوئی لڑکا ہو تو میں سفارش کرسکتا ہوں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① یہ تمام گاؤں صوبہ بہار کے مشہور ضلع مدھوبنی میں واقع ہیں، زراعت و کاشتکاری یہاں کا اہم مشغلہ ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۶/۶/۱۹۸۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ آپ پہلے درود شریف کی پھر کلمہ طیبہ کی زکوٰۃ① دیں، درود شریف شجرہ والا②
چالیس روز تک روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھیں، ایک کپڑا خاص کرلیں اور پڑھتے وقت
روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دھیان کریں، اس کے بعد کلمہ طیبہ چالیس روز تک روزانہ تین ہزار ایک سو
پچیس مرتبہ پڑھیں اور کپڑا خاص کرلیں اور پڑھتے وقت خانہ کعبہ کا دھیان کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ③ کو شفاء کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے نواسے④ کو پڑھنے کا
شوق دے۔ آمین۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

① ان چیزوں کی زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ شرطوں، کچھ احتیاط کے ساتھ متعین تعداد میں یہ یا ان جیسے اوراد کو متعین وقت کے اندر پڑھا جائے۔ ۱۲

② شجرہ والا درود شریف اس طرح ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ ۱۲

③ مکتوب الیہ کی پہلی بیوی مراد ہے جن سے تین لڑکیاں اور تین لڑکے پیدا ہوئے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بااخلاق وملنسار خاتون تھیں۔ ۱۹۹۷ء میں رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

④ مکتوب الیہ کے نواسے زبیر عالم مراد ہیں، جید حافظ قرآن ہیں فراغت کے بعد دو تین سال درس وتدریس سے منسلک رہے بعد ازاں سیاست میں کود پڑے اور سالوں رام ولاس پاسوان کے پرائیویٹ سکریٹری رہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۰ راگست ۱۹۸۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ

محبت نامہ ملا، الحمدللہ کہ آپ نے درود شریف کی زکوٰۃ① شروع کر دی ہے، یہ تعداد خاص مصلحت سے مقرر کی جاتی ہے، مقصد یہ ہے کہ چالیس روز میں سوالاکھ پورا ہونا چاہئے، اگر کچھ زیادہ ہو جائے تو حرج نہیں کم نہیں ہونا چاہئے، جیسی غلطیاں آپ نے لکھی ہیں ویسی ہوا کرتی ہیں، اگر ایسا گمان ہے کہ مقدار کم ہوگئی ہے تو کسی دن بڑھا دیجئے، چالیسواں دن آپ کو یہ گمان ہونا چاہئے کہ سوا لاکھ کی مقدار پوری ہوگئی کم نہیں رہی۔ ان چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے آپ پشیماں نہ ہوں، دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ زکوٰۃ مکمل کرا دے وراس کے فوائد سے آپ کو بہرہ ور کرے۔ آمین۔ جس روز آپ درود شریف ختم کریں یعنی چالیسویں روز اپنے واسطے بھی دعاء کریں اور میرے لئے بھی حسن خاتمہ کی دعاء کریں اس کے بعد کلمہ کی زکوٰۃ شروع کر دیں۔

الحمدللہ میں اوراہالیان خانقاہ بعافیت ہیں اور آپ لوگوں کے لئے دعاگو، پرسان حال سے سلام مسنون کہہ دیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① طریقۂ زکوٰۃ گذشتہ مکتوب میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹۸۹/۹/۲۱ء

۷۸۶

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے، آپ کلمۂ طیبہ کی زکوٰۃ دے لیں اس کے بعد پھر درود شریف کی زکوٰۃ دیجئے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی زکوٰۃ کو قبول فرمائے۔ آمین۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹۹۰/۳/۷ء

۷۸۶

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اب آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ درود شریف①، ایک ہزار بار کلمہ طیبہ اور پانچ سو مرتبہ استغفار② پڑھا کریں اور ۱۹ر رمضان کو یہاں③ آکر ملاقات کریں۔

جاننے والوں سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① درود شریف اس طرح ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ ۱۲
② استغفار اس طرح ہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ ۱۲
③ مراد خانقاہ رحمانی ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۸؍رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

۷۸۶

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، والد مرحوم① کے انتقال کی خبر سے افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت نصیب کرے۔ آمین۔ آپکی بچی② کی شادی بحسن وخوبی انجام پاگئی اس سے بڑی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ دونوں جوڑے کو سلامت رکھے۔ خیر وبرکت سے نوازے اور دولہا③ دلہن کو ہمیشہ مسرور ومطمئن رکھے۔ آمین۔ رضوان احمد سلمہ④ کیلئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے ہدایت دے اور علم وعمل کے زیور سے آراستہ فرمائے۔ آمین۔ ایک تعویذ⑤ بھیج رہا ہوں اسکو موم جامہ کر کے رضوان احمد کے داہنے بازو پر باندھ دیں، خدا فضل فرمائے، آمین۔ جو چیزیں آپ اپنی طرف سے تین تین⑥ بار پڑھتے ہیں اسے چھوڑ دیں اور جو وظائف شجرہ میں لکھے ہوئے ہیں اس کو پڑھیں اور آپ اس ۲۰؍رمضان کی صبح تک مونگیر پہنچ جائیں اور یہیں میرے ساتھ اعتکاف کریں۔ الحمد للہ اچھا ہوں، سبھوں سے سلام کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے والد مرحوم عبد الحلیم صاحب۔ اسم با مسمیٰ، نہایت حلیم الطبع، نیک سیرت، بااخلاق، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور سادہ لوح انسان تھے۔ زندگی بھر کاشتکاری کرتے رہے اور اپنے وطن ہی میں ۱۴۰۹ھ میں رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

② مکتوب الیہ کی چھوٹی صاجزادی بی بی خیر النساء مراد ہیں۔ ۱۲

③ اولاً مکتوب الیہ کی صاجزادی کا رشتہ بریلوی ذہنیت کے لڑکے سے طے پایا تھا۔ لڑکے کی ذہنیت معلوم ہونے پر رشتہ منقطع ہوا۔ بعد ازاں ضلع مدھوبنی کے گاؤں اندھرا کے رہنے والے محترم مولانا عبد الخالق صاحب مفتاحی کے صاحبزادہ شکیل احمد سلمہ کے ہمراہ مکتوب الیہ کی صاجزادی کا نکاح منعقد ہوا۔ مکتوب الیہ کے داماد بہار مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ سے فاضل اور بہار اسکول اگزامنیشن بورڈ پٹنہ سے میٹرک کامیاب ہیں۔ ۱۲

④ محترم رضوان احمد سلمہ محل اولی سے مکتوب الیہ کے بڑے صاجزادہ ہیں، ۱۹۶۵ء میں ہریٹھہ منحر (دربھنگہ) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مکان پر رہ کر مکمل کی۔ بعد ازاں بہار مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے فاضل کا کورس مکمل کیا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نیک سیرت ہیں اپنے وطن ہریٹھہ منحر میں مقیم ہیں۔ ۱۲

⑤ مکتوب الیہ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے ارسال کردہ تعویذ کو محفوظ نہیں کرسکے۔ ۱۲

⑥ شجرہ میں لکھے وظائف کے علاوہ مکتوب الیہ کچھ اور بھی چیزیں پڑھا کرتے تھے جب اس بات سے اپنے مرشد کو مطلع فرمایا تو آپ کے مرشد حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے ترک کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء کرتا ہوں کہ وہ رضوان احمد سلمہ ① پر فضل فرمائے اور شفائے کلی سے سرفراز کرے۔ آمین۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ بتلائے ہوئے وظائف کی پابندی کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کاربند رکھے اور ان کے فیوض و برکات سے نوازے، اگر آپ کو قوت اور موقع ہو تو آپ روزانہ ختم قادریہ یعنی اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل، اور ختم مجددیہ یعنی اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کریں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمدللہ اچھا ہوں۔ نماز میں سورہ فاتحہ اور سورہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بہتر ہے۔ اشراق کی نماز دو رکعتیں پڑھیں یا چار سورہ جون سی چاہیں پڑھیں، اوابین مغرب کی دو رکعت سنتوں کے بعد چھ رکعتیں تین سلام سے پڑھیں اور جون سی سورہ چاہیں پڑھیں۔

بات ① سمجھ میں نہیں آئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی زبان سے یہ کہلایا ہے، اے اللہ تو رحمت بھیج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح کہ تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام ② اور ان کی اولاد پر۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ نے بطور اشکال جو بات حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کو تحریر فرمائی تھی وہ اس طرح ہے "درود شریف میں آل ابراہیم کیوں کہا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود آل ابراہیم تھے" اس کے جواب میں حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

② حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے جلیل القدر پیغمبر ہیں، آپ کی پوری زندگی آزمائشوں سے بھری ہوئی ہے۔ آپ کو بڑے بڑے امتحان سے گذرنا پڑا مگر ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دی۔ آپ کو آگ میں ڈالنے کا واقعہ، اسی طرح بڑھاپے کی عمر میں دعاؤں اور ہزار تمناؤں کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش اور پھر ان کی قربانی کا واقعہ، اسی طرح مکہ مکرمہ جیسی چٹیل زمین جہاں دور دور تک پانی کا نام ونشان تک نہیں تھا اپنے معصوم بچے اور بیوی کو تنہا چھوڑنے کا واقعہ یہ سب ایسے سخت مراحل تھے کہ جہاں بڑے سے بڑے جواں مرد کے قدم بھی ڈگمگانے لگتے ہیں، مگر آپ کی ثابت قدمی واستقامت کا یہ اعلیٰ نمونہ ہے کہ ایثار وقربانی اور جذبہ اطاعت خداوندی میں حکم ملتے ہی اپنے پروردگار کی رضامندی میں سب کچھ کر گذرے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آپ کا تذکرہ موجود ہے۔ آپ نے اپنی قوم کو شرک وبت پرستی سے نکالنے کے لئے بہت جدوجہد کی اور برابر انھیں سمجھاتے اور خداوند قدوس سے ڈراتے رہے۔ ۱۲

مکاتیب بنام

محترم ماسٹر ملازم حسین صاحب
(نظام پور، سیوان)

گرامی قدر ماسٹر ملازم حسین صاحب یکم جنوری ۱۹۳۸ء کو نظام پور (ضلع سیوان) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم، ناظرہ قرآن مجید، تجوید اپنے وطن ہی میں جناب شیخ یار علی مرحوم سے حاصل کی۔ بعدازاں پرائمری مکتب سریاں (سیوان)، سرکاری مڈل اسکول حسن پورہ (سیوان)، چھتولی ہائی اسکول (سیوان) وغیرہ میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۸۳ء میں ایم اے کا اور ۱۹۶۹ء میں بی اے کا امتحان دیا اور کامیاب ہوئے۔ پھر ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر آپ کی بحالی ہوئی۔ متعدد اسکولوں میں ملازمت کرتے رہے اور ۳۱/دسمبر ۱۹۹۴ء کو رجن پورہ مڈل اسکول (سیوان) میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوئے۔ ۱۴/نومبر ۱۹۶۲ء کو بذریعۂ خط حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت ہوئے اور برابر اصلاحی تعلق قائم رکھا اور خانقاہ رحمانی میں بھی مخصوص مواقع پر حاضری دینا الحمدللہ آپ کا معمول ہو چکا ہے۔ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ کے ہاتھوں پر تجدید بیعت کی۔ ۳/نومبر ۲۰۱۱ء میں سالانہ فاتحہ خوانی کے موقع پر بندہ نے موصوف سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کو متقی وصالح اور مخلص پایا۔ الحمدللہ ۱۹۹۰ء میں حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ محترم ماسٹر محمد امین صاحب رحمانی مدظلہ (خلیفہ امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ) سے آپ کا بڑا گہرا اور مخلصانہ ربط و تعلق ہے، موصوف فی الحال اپنے وطن نظام پور (ضلع سیوان) میں مقیم ہیں۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۲؍ جمادی الاخری ۸۲ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ ① کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے فیوض سے بہرہ مند فرمائے، آمین۔

شجرہ ارسال ہے، اس میں لکھے ہوئے وظائف کی پابندی کریں، جب پڑھتے ہوئے دو چلّہ ہو جائے تو مجھ کو مطلع فرمائیں، حق تعالیٰ ہم لوگوں کو اپنی مرضیات پر چلائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے، آمین۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ محترم ماسٹر ملازم حسین صاحب مدظلہ مراد ہیں۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱/۶/۱۹۶۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمد للہ میں رابطہ عالم اسلامی کی شرکت، حج وزیارت اور مختلف مقامات مقدسہ یعنی ملک شام، بیت المقدس، دمشق، اردن، بغداد، کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف ① میں حاضری کے بعد بعافیت ۲۳؍مئی کو مونگیر واپس آیا۔

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ کو امتحان ② میں کامیاب فرمائے، آمین۔ آپ کے والد ③ انشاء اللہ آپ سے خوش ہی ہیں اور اس کی خواب ④ کے ذریعہ تصدیق ہی ہوگئی۔ خدا انھیں وہاں آرام سے رکھے، اور آپ پر بھی اپنا فضل وکرم فرمائے، آمین۔ پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① نجف اشرف، کربلائے معلیٰ اور کوفہ کے درمیان واقع ہے جہاں کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا مزار مبارک ہے۔ ۱۲

② مکتوب الیہ نے اولاً ۱۹۶۷ء میں بھی بی اے کا امتحان دیا تھا جس کے لئے حضرت علیہ الرحمہ نے دعائیہ کلمات تحریر فرمائے اور الحمد للہ حضرت علیہ الرحمہ کی دعا سے مکتوب الیہ کو ۱۹۶۹ء کامیابی ملی۔ ۱۲

③ مکتوب الیہ کے والد مرحوم جناب محمد وجیہ خان مراد ہیں، مرحوم نیک سیرت صوم وصلوٰۃ کے پابند اور با اخلاق انسان تھے، زندگی بھر مستری کا کام کرتے رہے۔ یکم فروری ۱۹۶۵ء کو رحلت فرمائی اور اپنے وطن ہی میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

④ مکتوب الیہ خواب کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۵؍اگست ۱۹۶۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، عام حالات میں آپ کے خواب ① کی تعبیر یہی ہوگی کہ آپ نے اپنے نفس کو کچل ڈالا۔ لائف انشورنس ② کا وہ پیسہ جو آپ کے جمع کئے ہوئے روپے کے مقابلے میں ہے اس سے آپ حج کر سکتے ہیں اس میں جو سود کی رقم ہے اسے حج جیسے کاموں میں نہیں لگانا چاہئے۔

جس داڑھی والے کا آپ نے حال لکھا ہے ویسے شخص کو نماز نہیں پڑھانا چاہئے بلکہ کسی دوسرے اہل کو امام بنانا چاہئے۔ اب رہا یہ خیال کہ داڑھی کی وجہ سے لوگ امام بناتے ہیں اس لئے داڑھی کٹادی جائے یا منڈھادی جائے نہایت خراب اور فاسد خیال ہے۔ اس خیال کے تحت یا کسی اور خیال سے داڑھی ہر گز نہیں منڈھانی چاہئے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو سخت گنہگار ہوگا۔

دل کی طرف دھیان دے کر تھوڑی دیر اللہ اللہ کر لیا کریں۔

خدا اہلیہ ③ کو شفا عطا فرمائے۔ تعویذ بھیج رہا ہوں۔ موم والے کپڑے میں لپیٹ کر بلو رنگ کے ڈورے سے کمر میں باندھ دیں۔ بی بی سبو گا ④ سے سلام مسنون کہہ دیں شجرہ جا رہا ہے۔ خدا آپ کو صحت دے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ خواب کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

② مکتوب الیہ نے بذریعہ مکتوب لائف انشورنس اور داڑھی کے سلسلہ میں حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے شرعی رہنمائی چاہی تھی، جس کے جواب میں حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

③ مکتوب الیہ کی اہلیہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک سیرت اور بااخلاق عورت تھی اور الحمدللہ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت کا شرف بھی انھیں حاصل تھا۔ ماضی قریب میں مرحومہ دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئی۔ رحمۃ اللہ علیہا۔ ۱۲

④ بی بی سبو گا مکتب الیہ کے وطن نظام پور (ضلع سیوان) میں رہتی تھی۔ الحمدللہ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت کا شرف انھیں حاصل تھا۔ ماضی قریب میں ان کا وصال ہوا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہا۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر

۱۵؍فروری ۱۹۶۷ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرم بندہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، رمضان شریف میں آپ کے نہ آنے ① کا افسوس رہا۔ امین صاحب ② تو آئے تھے وہ آج کل حزب البحر ③ کی زکوٰۃ ④ کی فکر میں ہیں۔

بی اے ⑤ کا امتحان ضرور دیں۔ خدا کامیاب کرے۔ آپ جو کر رہے ہیں ⑥ وہ ٹھیک ہے۔ بس خدا کو نہ بھولئے میں دعا گو ہوں گا۔ داڑھی منڈانے والے ⑦ کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

الحمد للہ جملہ اہالیان خانقاہ بعافیت ہیں اور آپ کے لئے دعا گو۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے ماہِ مبارک میں خانقاہِ رحمانی میں حاضر نہ ہونے پر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

② ماسٹر محمد امین صاحب رحمانی مدظلہ العالی حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے خلیفہ مجاز ہیں، موصوف کا تفصیلی تعارف مکتوبات رحمانی میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

③ حزب البحر دعاؤں کا مجموعہ ہے اور الحمد للہ مکتوب و مطبوع شکل میں کتب خانوں پر دستیاب ہے۔ ۱۲

④ متعینہ وقت، متعینہ مقدار میں متعینہ دنوں تک اس دعا کو پڑھنا حزب البحر کی زکوٰۃ ہے۔ ۱۲

⑤ ۱۹۶۷ء میں مکتوب الیہ نے پہلی مرتبہ بی اے کا امتحان دیا تھا مگر کامیابی نہیں ملی۔ ۱۹۶۹ء میں دوبارہ آپ نے بی اے کا امتحان دیا اور الحمد للہ کامیاب ہوئے۔ ۱۲

⑥ اوراد و وظائف کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

⑦ مکتوب الیہ کے استفسار پر حضرت علیہ الرحمہ نے شرعی رہنمائی فرمائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۸؍ جون ۱۹۶۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ آپ کے خواب ① اچھے ہیں۔ سیاہ بچھو کو مار ڈالنا، تیر کر سمندر عبور کرنا، فن تعبیر رویا کے لحاظ سے اچھی چیزیں ہیں۔ صلحا کی شکل میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں، اچھے بھی برے بھی۔

غیر مسلموں کے سلام کے جواب میں آداب عرض کہنا چاہئے۔ وعلیکم السلام کا مخاطب تو مومن ہی ہوسکتا ہے۔ تاڑی بھی قطعاً حرام ② ہے۔ بے شک قرآن میں تاڑی کا لفظ موجود نہیں ہے، جس طرح کتا حرام ہے لیکن اس کے متعلق قرآن میں موجود نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن میں ایک جگہ فرمایا گیا کہ لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری ③ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب تک مت جاؤ۔ معلوم ہوا کہ نشہ کی وجہ سے نشہ خوار کی حالت ایسی بدتر اور ناپاک ہوجاتی ہے کہ وہ خدا کی بندگی اور اس کی حضوری کے لائق نہیں رہتا۔ پھر قرآن نے شراب کو علی الاعلان ناپاک و نجس قرار دیا اور اس کو حرام کیا۔ اس کے حرام ہونے کی وجہ نشہ ہی ہے۔ اب جو چیز بھی انسان کو نشہ میں بدمست کرنے والی ہوگی وہ حرام ہوگی اور اس کا استعمال کر کے انسان خدا کی حضوری اور اس کی بندگی کے لائق نہ رہے گا، تاڑی بھی نشہ آور ہے، افیون، گانجہ، بھانگ، چرس یہ سب نشہ آور ہیں یہ سب حرام ہیں۔ کل مسکر حرام ④

اول تو اسکول میں کوئی پوجا ہونی نہ چاہئے۔ یہ سیکولرزم کے خلاف ہے اور اگر ہمارے

---

① مکتوب الیہ نے جو خواب دیکھے تو وہ حضرت علیہ الرحمہ کے کلمات سے واضح طور پر سمجھ میں آتے ہیں۔ ۱۲

② مکتوب الیہ نے چند مسائل کے سلسلہ میں بذریعہ مکتوب حضرت علیہ الرحمہ سے جواب طلب فرمایا تھا، جس کے جواب میں بالتفصیل حضرت علیہ الرحمہ نے شرعی رہنمائی فرمائی۔ ۱۲

③ سورہ نساء پارہ ۵، آیت ۴۳، رکوع ۴۔ ۱۲

④ حدیث شریف کے الفاظ اس طرح ہیں: عن بریدۃ ﷺ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نھیتکم عن الظروف فان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمہ وکل مسکر حرام وفی روایۃ قال نھیتکم عن الاشربۃ الا فی ظروف الادم فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لاتشربوا مسکرا رواہ مسلم (مشکوٰۃ المصابیح، باب النقیع والانبذۃ، الفصل الاول، ص ۳۷۲، ط معراج بک ڈپو دیوبند)

ہندو بھائی کرتے ہیں تو کریں انھیں دوسرے مذہب والوں کو اپنے مذہبی پوجا پر مجبور کرنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا۔ اور پھر یہ تو خود ان کے لئے باعث شرم ہے کہ اپنی پوجا میں ان لوگوں سے پیسے لیں جو نہ صرف اس پوجا پر یقین نہیں رکھتے بلکہ غلط سمجھتے ہیں۔ یہ بہانہ کہ ہم تمھارے پیسے پوجا میں نہیں مٹھائی میں خرچ کریں گے مہمل ہے۔ مسلمانوں کے دیئے ہوئے پیسے الگ تو رکھے جائیں گے نہیں اور پھر وہ مٹھائی بھی تو پوجا میں بطور پرشاد کے تقسیم ہوگی، یہ کہنا کہ یہ پوجا ہندوؤں کا نہیں اسکول کا ہے نہایت لغوبات ہے۔ اسکول تو بے جان ہے وہ نہ ہندو ہے، نہ مسلمان، نہ اسکول کی پوجا ہوتی ہے اور نہ اسکول کی نماز، اسکول میں ایسا فنکشن ہونا چاہئے جس پر کسی کے مذہب کی چھاپ لگی ہوئی نہ ہو۔ بہرحال شرعاً زبردستی پوجا یا کسی پوجا میں چندہ دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔

جولائی میں بی اے ① کا امتحان ضرور دیں۔ دعاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے، آمین۔ میاں امین ② کا میرے پاس خط آیا تھا اور ماشاء اللہ ترقی کر رہے ہیں۔

ایک تعویذ ③ بھیج رہا ہوں اسے موم جامہ کر کے رکھ لیں۔ جس روز سے امتحان شروع ہو اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں اور جب امتحان ختم ہو جائے، تعویذ کھول کر کسی پاک جگہ دفن کر دیں۔ خدا کامیاب کرے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ نے بی اے کا امتحان از سر نو دیا تھا جس میں الحمد للہ حضرت علیہ الرحمہ کی دعا سے کامیابی ملی تھی۔ ۱۲

② ماسٹر محمد امین صاحب رحمانی مدظلہ الحمد للہ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ۱۲

③ مکتوب الیہ تعویذ کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۳/ ۳/ ۱۹۷۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، سالک کے لئے مرشد کی صحبت نہایت لازمی اور قیمتی چیز ہے۔ اس کے مثبت اور منفی دونوں فائدے ہیں۔ دل کی بری باتیں جنہیں رذائل کہتے ہیں دور ہوتے ہیں اور اللہ کی یاد، ذکروشغل اور اس سے پیدا شدہ کیفیات میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔

آپ کو موقع نکال کر کبھی کبھی ضرور آنا① چاہئے۔ الحمدللہ کہ رمضان شریف میں آپ کے آنے کا اثر جیسا کہ آپ نے لکھا ہے. بہت اچھا پڑا ہے، خدا اس اثر کو دیرپا کرے۔

دوسرے خواب② میں تو آپ کو ماشاء اللہ مسنون طریقے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جوتے میں داہنا پاؤں پہلے داخل کرنا اور پھر دایاں پاؤں یہی مسنون طریقہ ہے۔

عورت کے جنازہ والا خواب③ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ الحمدللہ بخیریت ہوں اور آپ کے لئے دعاء خیر کرتا ہوں۔ ذکر اسم ذات برابر جاری رکھیں اور آہستہ آہستہ ذکر کا وقت بڑھاتے جائیں۔ انشاء اللہ نہ صرف سابقہ حالات لوٹ آئیں گے بلکہ ترقی کے راستے پر گامزن ہوں گے۔ خدا مدد کرے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① خانقاہِ رحمانی میں حاضری کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

② خواب اس طرح ہے۔ مکتوب اِلیہ نے اپنے آپ کو اپنے مرشد حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی صحبت میں دیکھا کہ چند اور بھی اشخاص مجلس میں تشریف فرما ہیں اور مکتوب اِلیہ نے کھڑاؤں پہننا شروع کیا جو خلاف سنت طریقہ پر تھا۔ مکتوب اِلیہ کو مرشد نے فرمایا کہ پہلے دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں پہننا چاہئے۔ ۱۲

③ مکتوب اِلیہ خواب کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲۹/۱/۱۹۷۴ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔

اللہ تعالیٰ نماز کے دوران انتشار خیال کو کم سے کم فرمادے۔ ہماری آپ کی اور سب مسلمانوں کی اصلاح فرمادے۔ آمین۔

جماعت اسلامی سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ اس جماعت کا انداز کمیونسٹوں جیسا ہے۔ میں نے اس کے متعلق اپنی رائے ① ذرا تفصیل کے ساتھ ''مکاتیب گیلانی'' ② کے حاشیہ پر لکھ دی ہے اس کا مطالعہ کریں۔

نمبر ۳ کے سوا ③ آپ کے سب خواب ④ اچھے ہیں اور کافی اچھے ہیں۔ خدا مبارک کرے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ تمام رکاوٹوں کو دور فرمادے اور آپ کو ترقی دے۔ آمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ جاننے والوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① جماعت اسلامی کے سلسلہ میں حضرت علیہ الرحمہ کی رائے گرامی بندہ کی مرتب کردہ کتاب ''مکتوبات رحمانی'' میں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ۱۲

② ''مکاتیب گیلانی'' حضرت مولانا مناظر حسین گیلانی علیہ الرحمہ کے گراں قدر مکتوبات کا مجموعہ ہے جسے حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ نے علمی وتحقیقی حاشیہ کے ساتھ مرتب فرمایا۔ تفصیلی تعارف دیکھنے کے لئے ''حضرت امیر شریعت نقوش وتاثرات'' شائع کردہ دارالاشاعت خانقاہ رحمانی کی طرف مراجعت کی جاسکتی ہے۔ ۱۲

③ مکتوب الیہ تیسرے خواب کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

④ مکتوب الیہ کے خواب اس طرح ہیں۔ (۱) آئینہ میں اپنے چہرے کو دیکھا جو بہت خوبصورت تھا۔ (۲) مکتوب الیہ نے آپ علیہ السلام کی اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھا۔ (۳) اپنے آپ کو قرآن مجید کی تلاوت اور درود شریف پڑھتے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے ہوئے دیکھا۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۲۸/۱۱/۱۹۷۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲/اکتوبر کے خط کا جواب آج دے رہا ہوں۔
میں اس دفعہ رمضان شریف کے موقع پر حجاز چلا گیا تھا۔ ۱۸/رمضان تک مکہ معظمہ میں قیام رہا اور ۱۹/رمضان سے ۶/شوال تک مدینہ طیبہ میں رہا۔
الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے مالا مال فرمایا۔ ۲۳/اکتوبر کو واپس آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا تبادلہ ① مناسب جگہ کرادے۔
آپ کا خواب ② اچھا ہے۔ خدا مبارک کرے۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

از الٰہ آباد (یوپی)

---

① مکتوب اِلیہ ایم اے اور بی اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے تھے۔ اس لئے مختلف اسکولوں میں کام کرنے کا انھیں موقع میسر آیا تھا۔ اولاً سرکاری مکتب سرکل (آروند) ضلع سیوان میں معلم کے عہدہ پر فائز تھے پھر حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی دعاؤں سے موصوف کا تبادلہ رجن پورہ مڈل اسکول سرکل (اروند) ضلع سیوان میں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر ہوا۔ ۱۲
② خواب اس طرح ہے۔ مکتوب اِلیہ نے اپنی داڑھی کے بالوں کو چھوٹا اور بالکل سفید دیکھا اسی طرح جا بجا اپنے سر کے بالوں کو بھی سفید دیکھا۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۸ رنومبر ۱۹۷۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ آپ کے خواب ① اچھے ہی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی یاد میں آپ کا دل لگا دے۔ میری تو یہی دعا ہے۔ غیر مسلموں ② سے لی ہوئی رقم تنخواہِ مدرسین میں دی جا سکتی ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ مساجد اور مدارس کے لئے غیر مسلموں سے رقم لینا اور انہیں رسید یں دینا مناسب نہیں ہے۔

بحمد اللہ بخیر ہوں۔ پرسان احوال سے سلام مسنون کہہ دیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① خواب اس طرح ہیں۔ مکتوب الیہ نے دیکھا کہ کسی جگہ چند آدمی جمع ہیں۔ مکتوب الیہ بھی اسی جگہ حاضر ہیں۔ ایک طشتری میں شہد کے مانند کچھ شیریں چیز، ایک پیالی چائے اور ایک دوسرے بڑے طشت میں کھجور کے ٹکڑے کے مانند کچھ میٹھی چیز مکتوب الیہ کو دی گئی اور مکتوب الیہ نے اسے نوش کیا۔ ۱۲

② مکتوب الیہ کے استفسار پر حضرت علیہ الرحمہ نے بطورِ رہنمائی مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۴ محرم الحرام ۸۴ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمدللہ میں بخیر و عافیت ۱۲ مئی کی شام کو ممالک عرب کی سیاحت، روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس مونگیر پہونچا، اور الحمدللہ یہ سفر میرے لئے ظاہری و باطنی فوائد کا ذریعہ بنا۔

نمبر ا میں ۲ جون تک مونگیر میں ہوں، اس کے بعد ممکن ہے کہ میں باہر جاؤں پھر ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ جون کو مونگیر رہوں گا اسی کا لحاظ رکھتے ہوئے آپ آسکتے ہیں۔ نمبر ۲ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے، آپ ذکر نفی و اثبات جہری بند کر دیں، اور اس کے بجائے صبح و شام اپنے قلب کی طرف دھیان دے کر یہ خیال کریں کہ میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت مثل پھوار کے گر رہی ہے۔ نمبر ۳ آپ کے لئے ایک تعویذ (۱) بھیج رہا ہوں۔ اسے موم والے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں۔ نمبر ۴ بی بی رقیب النساء اور بی بی کریم النساء (۲) سے سلام مسنون کہیں اور یہ کہ میں نے ان دونوں کو سلسلۂ عالیہ قادریہ میں داخل کیا، اللہ تعالیٰ اس کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے، شجرہ بھیج رہا ہوں اس کو پڑھوا کر سنیں اور اس میں لکھی ہوئی نصیحتوں پر عمل کریں اور اس میں جو وظائف لکھے ہوئے ہیں جہاں تک ہو سکے اس کی پابندی کریں۔ نمبر ۵ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے اور امتحان (۳) میں کامیاب فرمائے۔ بشیر الحق صاحب (۴) سے سلام مسنون کہدیں ان کے لئے بھی دعاء خیر کرتا ہوں، خدا انھیں بھی کامیاب کرے، تمام پرسان احوال سے سلام مسنون کہدیں۔ (۵)

والسلام منت اللہ رحمانی

(۱) مکتوب الیہ تعویذ کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

(۲) دونوں ہی خاتون حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل کر چکی تھی۔ ماضی قریب میں دونوں کا انتقال ہوا، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک سیرت تھیں، رحمۃ اللہ علیہما۔ ۱۲

(۳) بی اے کے امتحان کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

(۴) بشیر الحق صاحب مکتوب الیہ کے متعلقین میں سے ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند بااخلاق آدمی ہیں۔ ۱۲

(۵) مکتوب الیہ نے نمبر وار استفسار فرمایا تھا۔ اسی کا لحاظ کرتے ہوئے حضرت علیہ الرحمہ نے نمبر وار جواب عنایت فرمایا۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۵؍شعبان ۸۵ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔

اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر بھی سفر ہے۔ الحمدللہ کہ وہ سفر آپ شروع کر چکے ہیں۔ منزل تک پہونچنے کی سعی اپنا کام ہے اس کے آگے اللہ جانے ہم سے کوشش سعی کی ہوگی، نتیجہ کی نہیں۔ خواب ① آپ کا اچھا ہے، نبی کے سوا کوئی معصوم نہیں، چھوٹی بڑی غلطیاں سبھوں سے ہوتی ہیں اور حق تعالیٰ تو رحیم ہے، انشاء اللہ تعالیٰ معاف کرے گا اور ضرور معاف کرے گا۔ اس کی بارگاہ میں توبہ کرنا اور رونا شرط ہے، حق تعالیٰ ہماری اور آپ کی برائیوں کو چھڑا دے۔

احسان اللہ صاحب ② اور دوسرے حضرات سے سلام مسنون کہہ دیں۔ کل بھوپال ③ میں ہونے والے آل انڈیا تبلیغی اجتماع کی شرکت میں روانہ ہو رہا ہوں۔ وہاں سے لکھنؤ، دہلی، دیوبند، بجنور ہوتا ہوا ۲۹؍شعبان کو مونگیر آ رہا ہوں، آپ لوگ بھی اپنی دعاؤں میں میرے خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہیں۔ پرسان حال سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① خواب اس طرح ہے کہ مکتوب الیہ نے دیکھا کہ وہ ایک جنگل یا باغ سے گذر رہے ہیں ایک شیر نے ان پر حملہ کیا۔ مکتوب الیہ نے تیز دھار ہتھیار سے اس شیر کو ہلاک کر دیا۔ ۱۲

② مکرمی جناب احسان اللہ صاحب بجلیا پوسٹ آساؤ ضلع سیوان کے رہنے والے تھے، ذاکر و شاغل آدمی تھے۔ طویل عرصہ سے خانقاہ رحمانی سے نسبت رکھتے تھے۔ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے تربیت یافتہ تھے، حضرت علیہ الرحمہ سے بیعت کا شرف بھی حاصل تھا۔ حضرت علیہ الرحمہ سے موصوف کو خاص لگاؤ تھا، اکثر رمضان المبارک میں موصوف خانقاہ رحمانی میں حاضر ہوا کرتے تھے، موصوف کا وطن بجلیا گرامی قدر حضرت ماسٹر محمد امین رحمانی مدظلہ (خلیفۂ مجاز حضرت امیر شریعت مولانا سید منت اللہ شاہ رحمانی علیہ الرحمہ) کے وطن دون بزرگ (ضلع سیوان) سے ۶؍کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ اکثر ماسٹر صاحب مدظلہ سے موصوف کی ملاقات ہوتی تھی۔ چند سال قبل آپ راہی ملک بقا ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ شہر ”بھوپال“ ایم پی کی راجدھانی ہے اور تاریخی شہر ہے یہاں واقع مسجد ”تاج المساجد“ ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۸۶/۳/۲۴ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، آپ کے سبھی خواب ① اچھے ہیں، داڑھی کا بال سفید دیکھنا اچھی بات ہے، مردہ سے بات کرنا اور اسے دیکھنا بھی اچھی علامت ہے، دین مہر بہرحال قرض ہے۔ اسے ادا کرنا چاہئے۔ جب بیوی کا انتقال ہو گیا ہو اور دین مہر ادا نہ کیا گیا ہو تو اس کو بیوی کے وارثوں میں ادا کرنا ہوگا، وارثوں میں شوہر بھی ایک وارث ہے۔

بے ترتیب سورہ نماز میں پڑھنے سے نماز ادا ہو جائے گی، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔ ②

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کے خواب اس طرح ہیں۔ مکتوب الیہ نے دیکھا کہ ان کی داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں، نیز دیکھا کہ وہ اپنے مرشد حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مصافحہ کیا۔ حضرت علیہ الرحمہ کی مجلس میں کچھ اور بھی اشخاص تشریف فرما تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ نے مکتوب الیہ کو اپنی کرسی پر بیٹھنے کے لئے کہا چونکہ کرسی ایک ہی تھی اس لئے مکتوب الیہ نے ادب کے ساتھ کرسی پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ حکم کی تعمیل کروں گا مگر کرسی پر نہیں بیٹھوں گا، مکتوب الیہ نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے شخص سے گفتگو کر رہے ہیں جن کا وصال ہو چکا ہے۔ ۱۲

② مکتوب الیہ کے استفسار پر حضرت علیہ الرحمہ نے بطورِ شرعی رہنمائی کے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۱/اکتوبر ۸۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔

پیر و مرشد کے وصال کے بعد تعلیم کے لئے دوسرے مرشد سے تعلیم مکمل کی جائے①۔ آپ کے بعض خواب② اچھے ہیں اور کافی اچھے ہیں۔ بقیہ منتشر خواب③ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ وہ آپ کو دین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

پرسانِ حال سے سلام مسنون کہدیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ کے استفسار پر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

② خواب اس طرح ہیں، مکتوب الیہ نے دیکھا کہ وہ خانۂ کعبہ کی چھت پر چڑھے سامنے گنبد دکھائی دے رہا تھا۔ مکتوب الیہ نے خیال کیا کہ خانہ کعبہ کے اوپر تو کالا غلاف رہتا ہے لیکن یہاں تو بجائے کالے غلاف کے سفید گنبد نظر آ رہا ہے۔ مکتوب الیہ نے اپنے آپ کو اپنے مرشد کی سیاہ اچکن زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔ مکتوب الیہ نے اپنے آپ کو خانۂ کعبہ کے اندر پایا۔ باہر دیکھا کہ گنبد نما مکان ہے جس کے اندر جانے کے لئے دروازہ ہے مگر اس میں ہر آدمی داخل نہیں ہو پاتا بلکہ ایک آدمی جو انتظام کار ہے جتنے لوگوں کو اجازت دیتا ہے صرف وہی اندر داخل ہوتے ہیں۔ مکتوب الیہ بھی اندر داخل ہوئے تو وہ آدمی بڑبڑانے لگا۔ ۱۲

③ مذکورہ خواب کے علاوہ کچھ اور بھی خواب مکتوب الیہ نے دیکھے تھے مگر وہ انھیں محفوظ نہیں رکھ سکے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۱؍ستمبر ۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ الحاج ملازم حسین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج وزیارت (۱) مبارک ہو، اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو مبرور زیارت کو مقبول فرمائے، میں اچانک حکومت سعودیہ عربیہ کی دعوت پر جو مجھے خط کے ذریعے سے نہیں بلکہ فون کے ذریعہ سے ملی مکہ معظمہ کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوگیا اور مدینہ منورہ ہوتا ہوا ۱۵؍ستمبر کو دلی پہونچا اور ۱۶؍کو تحفظ حرمین الشریفین کانفرنس جو ایوانِ غالب دلی میں منعقد ہوئی میں شرکت کرتا ہوا ۱۹؍کی شام کو مونگیر پہنچا۔ حافظ رضی احمد صاحب سلمہ اللہ (۲) سے آپ کے تشریف لانے اور واپس ہو جانے

---

(۱) مکتوب الیہ کو بفضل خداوندی ۱۹۹۰ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی تھی وہاں سے واپسی پر مکتوب الیہ نے بطور ہدیہ حضرت علیہ الرحمہ کے لئے جانماز، ٹوپی وغیرہ ساتھ لی ارادہ تھا کہ ماہِ مبارک کے اخیر عشرہ میں حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیش کر دیں گے لیکن ۳؍رمضان المبارک کو حضرت علیہ الرحمہ وصال فرما گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ ۱۲

(۲) گرامی قدر حافظ رضی احمد ابن مرحوم مولوی وصی احمد رحمانی مدظلہ بمقام بلھیلی ضلع سوپول (بہار) میں ۲۹؍مئی ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن مجید اردو وغیرہ اپنے والد مرحوم سے حاصل کی، بعد ازاں چند دنوں تک مدرسہ نعمتیہ بلھیلی میں رہے۔ پھر ۱۹۵۲ء میں مونگیر تشریف لائے اور جامعہ رحمانی میں داخل ہو کر حفظ قرآن مجید کی تکمیل میں لگ گئے اور ۱۹۵۵ء میں جامعہ رحمانی سے حفظ قرآن مجید کی تکمیل کی، پھر جامعہ رحمانی ہی کے شعبہ عالمیت میں داخل ہوئے۔ شرح وقایہ تک پہونچے تھے کہ سخت بیمار ہوگئے۔ تعلیمی سلسلہ منقطع کرنا پڑا بفضل الٰہی عرصہ دو سال بعد صحتیابی ہوئی تو اپنے مرشد حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے سامنے تدریسی خدمات کی انجام دہی کے لئے مشورہ چاہا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے جامعہ رحمانی ہی میں اولاً عارضی طور پر اور بعد میں مستقلاً درجہ حفظ میں درس وتدریس کی خدمت کے لئے موصوف کو بحال کر دیا۔ جون ۱۹۶۲ء سے آج تک تقریباً نصف صدی کا وقت گذر چکا ہے، موصوف پوری عرق ریزی سے اپنی بساط بھر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ آپ کے مرشد اور رشتہ داروں میں ہیں، جب تک حضرت علیہ الرحمہ حیات رہے موصوف سے بے پایاں محبت اور شفقت فرماتے رہے۔ موصوف نے احقر کو حضرت علیہ الرحمہ سے متعلق ایسی ایسی راز و نیاز کی باتیں بتلائی ہیں کہ ان کو معلوم کرنے کے بعد واضح طور پر اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ سے موصوف کو بہت قرب وتعلق حاصل تھا۔ حضرت علیہ الرحمہ اپنے مریدین و متعلقین کے نام خطوط جن حضرات سے املاء کرایا کرتے تھے ان میں سرفہرست ایک نام موصوف مدظلہ کا بھی ہے۔ زندگی کے آخری دن حضرت علیہ الرحمہ نے خلاف عادت افطار کے کچھ دیر بعد موصوف کو طلب فرمایا اور کہا کہ یہ دو خط کے جواب بھی املا کرلو۔ ''کیوں کوئی قرض باقی رہے'' (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

کی خبر معلوم ہوئی اس سے سخت افسوس ہوا۔ حافظ صاحب نے یہ بتلایا کہ آپ نے کہا ہے کہ اگر میرے مونگیر رہنے کی خبر آپ کو دیدی جائے تو آپ پھر آئیں گے۔ اس لئے میں آپ کو خبر دے رہا ہوں کہ میں ۳۰/ اکتوبر تک انشاء اللہ ضرور رہوں گا، الحمدللہ یہاں سب لوگ بعافیت ہیں اور آپ کے لئے دعا گو۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اولاً آپ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب اطال اللہ بقاءہ کے ہاتھوں پر تجدید بیعت کی۔ موجودہ حضرت دامت برکاتہم بھی بڑی محبت کے ساتھ موصوف سے ملتے ہیں، موصوف فی الحال مونگیر ہی میں اپنا مکان تعمیر کر کے قیام پذیر ہیں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۸ر نومبر ۱۹۹۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ جی ہاں اللہ تعالیٰ کا کرم کہ اس نے اپنے گھر بلایا۔عمرہ کی سعادت بخشی اور روضہ اقدس پر حاضر ہونے کا شرف بخشا۔

اہلیہ ① کے انتقال کی خبر سے بے حد افسوس ہوا۔حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور جنت الفردوس سے سرفراز کرے اور آپ و جملہ پس ماندگان کو صبر وسکون سے نوازے۔آمین۔

انشاء اللہ تعالیٰ کل جامعہ رحمانی میں مرحومہ کے لئے ختمِ قرآن اور ایصال ثواب کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور رفع درجات کا سبب بنائے۔آمین۔

اب جب کہ آپ کی اہلیہ کا انتقال ہو چکا ہے اور آپ نے مہر ادا نہیں کیا تو یہ مہر بہرحال آپ پر قرض ہے۔جس کی ادائیگی ضروری ہے، اب وہ پوری رقم مرحومہ کے وارثوں کو ملے گی جن میں ایک وارث آپ بھی ہیں۔ ②

نومبر کے مہینہ میں میرا باہر کا کوئی پروگرام نہیں ہے، پورا مہینہ مونگیر ہی رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

الحمد للہ میں اور جملہ اہالیان خانقاہ بعافیت ہیں، اور آپ کے لئے دعا گو۔جملہ پرسانِ حال سے سلام مسنون کہہ دیں۔والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کی اہلیہ کا تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

② مکتوب الیہ کے استفسار پر بطور شرعی رہنمائی حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۳۰/۱۱/۱۴۰۴ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ خواب ① تو آپ کے اچھے ہی ہیں۔ خواب میں وضو کرنا، غسل کرنا، نماز پڑھنا، نماز پڑھانا یعنی عباداتِ الٰہیہ سے متعلق خواب دیکھنا اعمال کی قبولیت کی علامت ہے۔

کیا ان نامسلم صاحب ② کا انتقال ہوگیا؟ اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور جنت نصیب کرے۔

بیعت ہونے میں انسان جو اقرار کرتا ہے اس کی خلاف ورزی سے بیعت باطل ہو جاتی ہے۔ مرشد کی مخالفت سے بیعت باطل ہوتی ہے۔

اگر خصی سال بھر سے کم کا ہے خواہ کتنا ہی فربہ اور تیار کیوں نہ ہو اس کی قربانی ③ درست نہیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب اِلیہ کے خواب اس طرح ہیں۔ مکتوب اِلیہ نے اپنے آپ کو نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے دیکھا، مکتوب اِلیہ نے دیکھا کہ وہ غسل کر رہے ہیں، مکتوب اِلیہ نے دیکھا کہ وہ نماز کی امامت کر رہے ہیں۔ پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کی۔ ۱۲

② مکتوب اِلیہ کے متعلقین میں ایک صاحب جو بفضل الٰہی ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور ایمان لانے کے کچھ عرصہ بعد ہی رحلت فرما گئے۔ رحمہ اللہ علیہ۔ ۱۲

③ مکتوب اِلیہ کے استفسار پر بطور شرعی رہنمائی حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۹ر رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔

اخیر عشرہ میں ضرور آئیں۔ حیوان جنس ہے، اور انسان اس کی ایک نوع۔ انسان میں روح حیوانی ہے۔ وہ اس کی صفات اور اس کی طاقت کچھ مختلف ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے روح حیوانی میں ملکوتی صفات کی بھی اہلیت رکھی ہے۔ ارشاد رحمانی ① میں جہاں لطائف خمسہ کا ذکر ② ہے اس کو پوری طرح غور سے پڑھیں۔ رمضان کے اخیر عشرہ ③ میں ضرور آئیں اور کچھ لوگوں کو بھی ساتھ لائیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

① ''ارشاد رحمانی'' کا تفصیلی تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲
② مذکورہ تفصیل حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق تصنیف ''حجۃ اللہ البالغۃ'' جلد اول، باب حقیقۃ الروح کے اندر بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ۱۲
③ خانقاہِ رحمانی میں اعتکاف کے لئے حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ الحمد للہ کہ آپ کی درخواست بسلسلہ حج منظور ① ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ سفر کی آسانیاں بہم پہنچائے اور حج مبرور سے سرفراز فرمائے۔ وہاں پہنچ کر مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اس دفعہ تو رمضان کے آخری عشرہ میں آپ کو یہاں ② ضرور رہنا ③ اور اعتکاف کرنا چاہئے۔ حج کے سفر سے متعلق کچھ بتلاؤں گا۔

آپ کے خواب ④ اچھے ہیں اور امین صاحب کی ترقی مراتب کی کھلی نشانی ہے۔ حضرت اقدس جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کے پاس دو ہی مزار ہیں ایک حضرت ابو بکر صدیق ⑤ دوسرے حضرت عمر فاروق ⑥ رضی اللہ عنہما کا۔ ⑦

---

① الحمد للہ بفضل خداوندی مکتوب الیہ کو ۱۹۹۰ء میں سعادت حج نصیب ہوئی تھی۔ ۱۲

② خانقاہ رحمانی مونگیر مراد ہے۔ ۱۲

③ الحمد للہ مکتوب الیہ آخری عشرہ میں خانقاہ رحمانی میں حاضر ہو کر معتکف ہوئے تھے۔ ۱۲

④ خواب اس طرح ہے۔ مکتوب الیہ نے دیکھا کہ چند آدمیوں کا مجمع جن میں حضرت امیر شریعت رابع علیہ الرحمہ بھی تشریف فرما ہیں حضرت علیہ الرحمہ نے ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ "ان سے ملئے یہ فلاں سلسلہ کے بزرگ ہیں" جس شخص کو ملنے کی تاکید کی گئی تھی وہ ان بزرگ سے بالکل لپٹ گیا دوسرے لوگ بھی ایک دوسرے کے پاؤں پکڑ کر دبوچنے لگے یہاں تک کہ حضرت علیہ الرحمہ کے ہمراہ بھی یہی پیش آیا۔ مکتوب الیہ نے دیکھا کہ جن بزرگ سے ملنے کا اشارہ حضرت علیہ الرحمہ نے کیا تھا وہ "ماسٹر محمد امین صاحب رحمانی" (خلیفہ حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی صاحب علیہ الرحمہ) ہیں۔ مکتوب الیہ نے نہ کسی کا پیر پکڑا اور نہ دبوچا۔ محمد امین صاحب مدظلہ نے مکتوب الیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آئیے ایک راز بتاؤں "خدا تین ہے" یہ جملہ سن کر مکتوب الیہ کو بہت افسوس ہوا۔ بقیہ خواب مکتوب الیہ محفوظ نہیں کر پائے۔ ۱۲

⑤ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی الہ عنہ قریش خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابو بکر کنیت اور اسم گرامی عبد اللہ ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام عثمان اور والدہ ماجدہ کا نام سلمیٰ تھا۔ آپ بچپن ہی سے نیک طبیعت اور سادہ مزاج انسان تھے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ نے نہ کبھی شراب پی اور نہ کبھی بتوں کو پوجا۔ عمر میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ڈھائی سال چھوٹے تھے۔ آپؓ نے سرور عالم ﷺ کے اخلاق وعادات کو بہت قریب سے دیکھا تھا، مردوں میں سب سے پہلے ایمان قبول کرنے کی سعادت بھی آپ ہی کو نصیب ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کی اور زندگی بھر جان ومال (بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

الحمدللہ یہاں سب لوگ بعافیت ہیں اور رمضان بخیر وخوبی گذار رہے ہیں۔
پرسان حال سے سلام مسنون کہدیں۔ والسلام
منت اللہ رحمانی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے ساتھ دیتے ہوئے اسلام کی تبلیغ میں مشغول رہے۔ مکہ معظمہ کی تیرہ سالہ زندگی میں مشرکوں کی طرف سے پہنچائی جانے والی ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرتے رہے، اہم مشورے اور راز کی باتیں حضور ﷺ انہیں سے کرتے تھے۔ چنانچہ ہجرت کے موقع پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام کے ہمراہ غار ثور میں تین روز قیام فرمایا پھر مدینہ تشریف لائے اور اسلام کی حفاظت کے لئے ہر موقع پر اپنا مال خرچ کرتے رہے اور احیاء دین کیلئے پوری بہادری کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے، آپ ﷺ کے بعد آپؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بنے۔ تقریباً سوا دو سال کی مدت میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے جن میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والوں کے مقابلہ کیلئے لشکر تیار کرنا، جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے کا خاتمہ کرنا، اسلام سے پھر جانے اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے مقابلہ کرنا، منافقین کی سازشوں کو ختم کرنا، مسلمانوں کے سخت دشمن عیسائی بادشاہ ہرقل کے خلاف فوج تیار کر کے روانہ فرمانا آپؓ کے اہم کارنامے ہیں۔ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو پیر کے دن ترسٹھ سال کی عمر میں رحلت فرمائی اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

(۶) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوحفص اور لقب فاروق تھا، آپ اشراف قریش میں سے تھے۔ لڑکپن میں اونٹوں کے چرانے کا شغل تھا، جوان ہونے کے بعد عرب کے دستور کے موافق سپہ گری، شہسواری کی تعلیم حاصل کی۔ عہد جاہلیت میں بھی اور مسلمان ہونے کے بعد بھی تجارت کا پیشہ تھا، آپ کا شمار عرب کے بڑے بڑے بہادروں میں ہوتا تھا۔ قبول اسلام سے قبل آپ علیہ السلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ آپ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بڑا مشہور ہے۔ آپ کے قبول اسلام سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت تقویت ملی۔ مسلمان خانہ کعبہ میں کھلم کھلا نماز پڑھنے لگے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ "میرے علم کے مطابق ہر ایک نے ہجرت چھپ کر کی لیکن حضرت عمرؓ نے علی الاعلان ہجرت کی" جب آپؓ نے ہجرت کی تو کوئی بھی آپ کا پیچھا کرنے کی ہمت نہ کر سکا۔ آپ کا اسلام لانا مسلمانوں کی فتح اور آپؓ کی ہجرت مسلمانوں کی مدد تھی اور آپؓ کی خلافت رحمت تھی۔ آپؓ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ آپؓ کے ساڑھے دس سالہ دور خلافت میں اسلام خوب پھیلا، بڑی بڑی سلطنتیں فتح ہوئیں، روم اور فارس جیسی طاقتور سلطنتوں پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا، آپؓ کے دور خلافت میں پانچ سو قلعے اور ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوئے، آپؓ کی خلافت کا رقبہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت بعد کے حکام اور خلفاء کے لئے ایک مثالی نمونہ ہے۔ نماز فجر میں فیروز نامی عیسائی نے ۲۶/ ذی الحجہ کو آپؓ پر خنجر کے چھ وار کئے جن میں ایک وارِ خنجر ناف سے نیچے پڑا اور وہی آپؓ کی شہادت کا سبب بنا۔ اس المناک واقعہ کے تین روز بعد آپکی شہادت ہوگئی۔ محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو حضرت صہیبؓ نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی اور روضۂ اقدس میں تدفین ہوئی۔ ۵۳۹/ احادیث آپؓ سے مروی ہیں جن کو حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن زبیرؓ، حضرت ابوذرؓ وغیرہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے۔ ۱۲

(۷) مکتوب الیہ کے استفسار پر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شجرہ میں لکھے ہوئے وظائف پڑھئے اور بجائے نفی واثبات① کے صرف دس منٹ صبح ودس منٹ شام ذکر اسم ذات② کرلیا کیجئے۔

لائبریری کی الماری مسجد کے اس حصہ میں جہاں جانماز ہوتی ہے، نہ رکھی جائے ہاں مسجد کے پورب، اتر، دکھن، اکثر جگہ ہوتی ہے جہاں سائبان ڈلوادیتے ہیں یا امام ومؤذن کے لئے کمرہ بنوادیتے ہیں وہاں رکھ سکتے ہیں۔③

میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے والد مرحوم④ کی مغفرت فرمائے، آمین اور انہیں وہاں بھی آرام سے رکھے۔ انشاء اللہ ان کے لئے ختم قرآن کرادوں گا۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

① لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ ۱۲

② اَللّٰہ۔ ۱۲

③ مکتوب اِلیہ کے استفسار پر حضرت علیہ الرحمہ نے شرعی رہنمائی کرتے ہوئے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

④ مکتوب اِلیہ کے والد ماجد مرحوم محمد وجیہ خاں صاحب کا تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس روز سے سفر حج ① شروع ہو اور جس روز گھر واپس آئیں روزانہ کا معمول یہ ہونا چاہئے۔

(۱) کلمۂ طیبہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ۔

(۲) درود شریف روزانہ گیارہ سو مرتبہ۔

(۳) استغفار روزانہ پانچ سو مرتبہ

(۴) اَنۡتَ الۡهَادِیۡ اَنۡتَ الۡحَقُّ لَیۡسَ الۡهَادِیۡ اِلَّا هُوۡ پانچ سو مرتبہ

والسلام

منت اللہ رحمانی

① سفر حج پر جانے سے قبل اذکار کے سلسلہ میں مکتوب الیہ کے استفسار پر حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

مکاتیب بنام

محترم جناب محمد ابراہیم انصاری صاحب حفظہ اللہ

محترم جناب محمد ابراہیم انصاری صاحب یکم نومبر ۱۹۴۶ء کو موضع پرس رامپور ضلع بھدوہی (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اردو عربی گھر پر اپنے والدین سے حاصل کی۔ بعد ازاں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے (بی اے) پاس کیا اور ۱۹۶۹ء میں یوپی گورنمنٹ میں ایک کلرک کی حیثیت سے ملازم ہوئے۔ پھر مختلف مقامات پر کام میں مشغول رہے۔ بیعت کا تعلق حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب (بھوجپوری) سے تھا جو حضرت قطب عالم مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ کے اجل خلیفہ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رانی صابری علیہ الرحمہ کے ممتاز خلفاء میں تھے اپنے مرشد اول کے اشارہ پر مکتوب اِلیہ جناب انصاری صاحب نے ۱۹۸۱ء میں حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب علیہ الرحمہ سے بیعت کیا۔ ۱۹۸۶ء میں مرشد ثانی کا بھی وقت موعود آپہونچا تو طلب صادق نے موصوف کو خانقاہ رحمانی کی طرف متوجہ کیا اور آپ نے حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا۔ جب حضرت علیہ الرحمہ بھی دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے تو موصوف موجودہ حضرت مفکر اسلام مولانا سید شاہ محمد ولی رحمانی (اطال اللہ بقاءہ) کی طرف متوجہ ہوئے اور الحمدللہ اب بھی اصلاحی تعلق قائم رکھے ہوئے ہیں، برابر خانقاہ رحمانی میں حاضر ہوتے ہیں اور فیض حاصل کرتے ہیں۔ فی الحال اپنے وطن پرس رامپور میں قیام پذیر ہیں۔ مخلص و ملنسار اور سادہ لوح آدمی ہیں۔ ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ میں اعتکاف کے موقع پر خانقاہ رحمانی میں احقر مرتب نے موصوف سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور موصوف کو متقی و پرہیزگار اور بااخلاق پایا۔

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۸۵/۱۱/۴ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے بھیجے ہوئے ستر (۷۰) روپئے بابت عطیہ ملے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سبھوں پر اپنا فضل وکرم فرمائے۔ صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔ خیر وبرکت عطا فرمائے۔ آپ کی پریشانی کو دور فرمائے اور دشمنوں کے شرور سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی رقم صحیح مصرف میں خرچ کی جائے گی۔

سبھوں سے سلام ودعا کہدیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹۸۶/۵/۲۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب (۱) کا انتقال نہایت افسوس ناک بات ہے۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے مراتب بلند کرے۔ آمین۔

اب آپ دونوں (۲) کو میں نے قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر اپنا فضل و کرم فرمائے، جب موقع ملے تجدید بیعت کرلیں۔ اہلیہ (۳) سے دعا کہہ دیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

(۱) حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب علیہ الرحمہ بھوجپور میں ایک دینی مدرسہ کے مہتمم تھے۔ بیعت وارشاد کا تعلق حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رانی ساگری (خلیفہ حضرت قطب عالم مولانا محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ) سے تھا۔ موصوف علیہ الرحمہ صاحب نسبت بزرگوں میں تھے اور حضرت رانی ساگری علیہ الرحمہ سے ہی آپ کو اجازت وخلافت حاصل تھی۔ مکتوب الیہ نے اپنے مرشد اول کے اشارہ پر حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب علیہ الرحمہ سے بیعت کی اور اصلاحی تعلق قائم رکھا۔ ۱۹۸۶ء میں آپ دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

(۲) مکتوب الیہ جناب محمد ابراہیم انصاری صاحب اور ان کی اہلیہ مراد ہیں۔ ان دونوں نے ۱۹۸۶ء میں حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب علیہ الرحمہ کی رحلت کے بعد حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ سے بیعت کی درخواست کی تھی جس پر حضرت علیہ الرحمہ نے مذکورہ بات تحریر فرمائی۔ ۱۲

(۳) مکتوب الیہ کی اہلیہ محترمہ علیم النساء صاحبہ صوم وصلوٰۃ کی پابند متقی و پرہیزگار اور نیک سیرت خاتون ہیں۔ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب بھوجپوریؒ، حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحبؒ اور حضرت امیر شریعت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی علیہ الرحمہ سے موصوفہ کو بیعت کا شرف حاصل ہے۔ فی الحال پرس رامپور میں قیام پذیر ہیں۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر
۱۱/۸/۱۹۸۶ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حال معلوم ہوا۔حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ پر اور آپ کے اہل و عیال پر اپنا فضل و کرم فرمائے، دشواریوں اور مصیبتوں کو دور کردے اور مسرور و مطمئن رکھے اور اللہ تعالیٰ جملہ نیک مقاصد میں آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

خانقاہ رحمانی مونگیر
۱۹۸۶/۹/۲۴ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، حال معلوم ہوا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ پر اور آپ کے اہل و عیال پر اپنا فضل و کرم فرمائے، اور جملہ نیک مقاصد میں کامیاب کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی یاد میں برابر لگائے رکھے، اور فلاحِ دارین نصیب کرے۔ آمین۔

سالانہ فاتحہ ۱۰، ۱۱ر نومبر کو ہوگا۔ آپ دو دن قبل آسکتے ہیں۔

الحمدللہ یہاں① سب لوگ بعافیت ہیں اور آپ کے لئے دعاگو۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

① مراد خانقاہ رحمانی مونگیر ہے۔ ۱۲

خانقاہ رحمانی مونگیر
۲۸/۱۰/۱۹۸۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، گھریلو الجھن اور علالت کا حال معلوم کر کے افسوس ہوا۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ آپ پر اپنا فضل وکرم فرمائے، گھریلو الجھنوں سے نجات دے، آپ کو صحت کامل عطا فرمائے اور پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔

جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا آپ خانقاہ رحمانی آئیں گے، اور انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات ہوگی۔ ویسے میں ۲۲، ۲۳ رنومبر کو بنارس میں ہونے والی تعلیمی کانفرنس میں شریک رہوں گا، آپ کو موقع ہو تو وہاں ملاقات کریں۔

آپ کے لئے اور آپ کی اہلیہ ① کے لئے نام لکھ کر شجرہ بھیج رہا ہوں، اس میں جو ہدایات لکھی ہوئی ہیں اس پر عمل کریں اور جو وظائف لکھے ہوئے ہیں انھیں پڑھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے فیوض سے آپ کو بہرہ مند کرے۔ آمین۔

آپ کے بھیجے ہوئے روپئے ابھی نہیں ملے ہیں، جب آپ روپئے بھیج چکے ہیں تو مل ہی جائیں گے، انشاء اللہ فاتحہ کے موقع پر خرچ کئے جائیں گے۔ اہلیہ سے دعا کہدیں۔

والسلام
منت اللہ رحمانی

---

① مکتوب الیہ کی اہلیہ کا تعارف پچھلے صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

خانقاہِ رحمانی مونگیر

۲۸؍رمضان ۸۵ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم بندہ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے بھیجے ① ہوئے ایک سو ایک روپیے ملے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً۔ اس وقت میں اور بہت سے لوگ اعتکاف ② میں ہیں، آپ کے لئے اور آپ کے اہل وعیال کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سبھوں پر اپنا فضل وکرم فرمائے۔

یقین ہے کہ یہ مبارک مہینہ آپ پورے اہتمام کے ساتھ گذار رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مہینے کی برکتوں سے ہم کو اور آپ کو مالامال کرے اور ہمارے ناقص اعمال کا پورا بدلہ عنایت فرمائے۔ آمین۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

① مکتوب الیہ نے بطور ہدیہ مذکورہ رقم ارسال کی تھی جس پر حضرت علیہ الرحمہ نے دعائیہ کلمات تحریر فرمائے۔ ۱۲

② تاحیات حضرت علیہ الرحمہ کا معمول اپنے مریدین ومتعلقین کے ہمراہ ماہ مبارک کے اخیر عشرہ میں خانقاہ رحمانی میں اعتکاف کا تھا اور الحمدللہ اس وقت آپ علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند مرشدی مفکر اسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد ولی رحمانی اطال اللہ بقادہ اہتمام سے اخیر عشرہ میں اعتکاف فرماتے ہیں۔ ۱۲

مکاتیب بنام

محترم جناب سید ضیاء الدین

محترم جناب سیّد ضیاء الدین کی ولادت سادات کے گھرانے میں موضع بکھیریا ضلع اعظم گڈھ یوپی ۶/اپریل ۱۹۵۵ء مطابق ۵/شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اردو لکھنا پڑھنا اور ناظرہ قرآن کی تعلیم اپنے نانا محمد بسم اللہ مرحوم ومغفور سے پائی، وہ ذاکر وشاغل اور صوم وصلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے، احمد سیلر ہائی اسکول بمبئی سے ۱۹۷۲ء میں گیارہویں جماعت سینئر سکنڈری سرٹیفکٹ S.S.C پاس کر کے ۱۹۷۳ء میں علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کا رخ کیا، جہاں سے بی اے آنرس B.A(Hons اسلامیات میں اور ایم اے (M.A) انگریزی میں ۱۹۸۱ء میں پاس کیا، علی گڈھ میں قیام کے دوران اپنے مرشد مولانا سید شاہ فضل اللہ سے ملاقات کی ۱۹۷۴ء میں ہوئی، علی گڈھ کے قیام کے دوران 1974.1979ء کا پانچ سالہ عرصہ اپنے مرشد کے قدموں کے نیچے گذرا، جو موصوف کی میری زندگی کی سب سے بڑی کمائی ہے، ۲۴/جون ۱۹۷۸ء مطابق ۱۷/رجب ۱۳۹۸ھ بروز سنیچر بمقام گھاسیڑہ میوات کی جامع مسجد میں حضرت سے بیعت کی سعادت حاصل کی، حضرت کے آخری سالوں میں مسلسل ان کے حجرہ میں حضرت کے ساتھ قیام، نمازوں کی امامت (اس وجہ سے کہ حضرت معذور ہو چکے تھے) ساتھ میں حضرت کے خطوط لکھنے، یونیورسٹی کے اسباق کے علاوہ ہر وقت ساتھ میں رہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

جولائی ۱۹۸۳ء مطابق شوال ۱۴۰۳ھ سے موصوف سعودی عرب میں بسلسلہ ملازمت مقیم ہے، قریب بیس سال سے اہل وعیال بھی مستقل ساتھ میں ہیں۔

آپ کے مرشد حضرت مولانا سید شاہ فضل اللہ رحمانی نے آپ کو دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ بار بار آپ کو حج وعمرہ کی سعادت عطا فرمائے، اس دعا کی برکت سے ۲۴ رمرتبہ حج اور بارہ بار عمرہ کی سعادت حاصل کی۔

آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے، دو بیٹے جدہ میں ملازمت کر رہے ہیں، اور ساتھ میں مقیم ہیں، ایک بیٹا جو سب سے چھوٹا ہے، زیر تعلیم ہے، بیٹی کی شادی ہو چکی ہے، وہ بھی اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ جدہ میں مقیم ہے۔

عزیز مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، مولانا شاہ فضل اللہ علیہ الرحمہ (۱) کا وصال دنیائے ظاہر وباطن کا ایک اہم واقعہ

(۱) حضرت مولانا سید شاہ فضل اللہؒ بن حضرت مولانا سید شاہ احمد علیؒ بن حضرت قطب عالم مولانا سید شاہ محمد علی مونگیریؒ کی ولادت ۲۷ ررمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق دسمبر ۱۹۰۲ء کو کانپور یوپی میں ہوئی، والد یعنی مولانا سید شاہ احمد علی کا انتقال عین جوانی میں ہوگیا تھا، جب مولانا صرف سات برس کے تھے، اس لیے آپ کے دادا حضرت مولانا سید شاہ محمد علی مونگیریؒ نے آپ کو تربیت میں لیا، مونگیر خانقاہ رحمانی میں آپ نے علوم دینیہ واسلامیہ کی تکمیل کی، علم وعمل کے اجتماع کی شاندار روایات آپ کو ورثہ میں ملی تھیں، اپنے استاذ اور خسر حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحبؒ (شاگرد خاص حضرت مولانا احمد حسن کانپوری وحضرت مولانا مفتی لطف اللہ علی گڑھی) کی خدمت میں رہ کر قرآن وحدیث وفقہ میں گہری بصیرت حاصل کی، حضرت مونگیری کو حضرت مولانا کے علم وعمل اور حسن سیرت پر ایسا کامل اعتماد تھا، کہ دور شباب میں ہی آپ نے خلعت خلافت سے نواز دیا تھا، اور بیعت وارشاد کی اجازت دیدی تھی، تعلیم سے فراغت کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبۂ دینیات میں ۱۹۲۹ء میں لکچر رہوئے، جہاں آپ کے استاذ حضرت مفتی عبداللطیف صاحبؒ صدر شعبۂ دینیات تھے۔ ۱۹۵۹ء میں ریڈر اور صدر شعبہ کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے، اس طرح عمر کا بڑا حصہ حیدرآباد میں گذرا، ڈاکٹر حمید اللہ بیگ مقیم پیرس اور ڈاکٹر میر یوسف الدین سابق صدر شعبۂ دینیات حیدرآباد جیسے مشاہیر علم کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔

آپ کی پوری زندگی علمی خدمات میں صرف ہوئی، مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے، اور اکابر اسلاف کی یادگار، علم وعمل میں بھی اور لباس وپوشاک میں بھی، علم حدیث، اسماء الرجال، فقہ وتفسیر پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے، آپ کا ایک زندہ جاوید کارنامہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الادب المفرد'' کی عربی شرح ہے، جو ''فضل اللہ الصمد'' کے نام سے بیروت دمشق، عمان اور اردن سے متعدد مرتبہ شائع ہوکر اہل علم وتحقیق میں داد تحسین حاصل کر چکی ہے، اس کے علاوہ آپ نے اپنے استاذ مفتی عبداللطیف صاحب کی ترمذی شریف کی عربی شرح کو مرتب ومدلل کیا۔

حضرت مولانا شاہ فضل اللہ برسوں سے دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے، اس کے جلسوں میں پابندی سے شریک ہوتے اور کاروائی میں توجہ سے حصہ لیتے تھے۔ مجلس شوریٰ نے ایک مرتبہ یہ بھی طے کیا تھا کہ وہ دیوبند میں قیام فرما کر شعبۂ تحقیق کے طلبہ کی رہنمائی کیا کریں، چنانچہ کچھ عرصہ یہ خدمت بھی آپ نے انجام دی، جماعت سے نماز ادا کرنے کا اہتمام سخت معذوری کی حالت میں بھی کرتے تھے، اخلاق وعادات کے اعتبار سے بڑے متواضع، خوش مزاج، باوضع قلندر منش انسان تھے، حضرت مولانا اوراد ووظائف کے علاوہ طلبہ کو ہمہ وقت پڑھاتے، اور علمی وتصنیفی کاموں میں لگے رہتے تھے۔

جیسا کہ حضرت امیر شریعت نے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ جامعہ عثمانیہ سے سبکدوش ہونے کے بعد حیدرآباد میں کچھ دن تجارت بھی کی، حیدرآباد میں ہی عابد روڈ پر سن شائن اسٹور (Sunshine Stoor) کے نام سے آپ کی ایک بڑی دوکان تھی، جہاں چمڑے اور فوم کے بنے ہوئے سامان بکتے تھے، اور کافی کامیاب تھی، آخر میں اپنی وفات سے کئی سال قبل حیدرآباد کی سکونت ترک کرکے مستقلاً علی گڈھ میں اپنی بچیوں کے پاس مقیم ہوگئے تھے، جہاں ان کی دو صاحبزادیاں ڈاکٹر سیدہ رؤفہ اقبال اور ڈاکٹر سیدہ حنیفہ رضی یونیورسٹی زنانہ کالج کے شعبۂ دینیات میں علی الترتیب ریڈر اور لکچرر تھیں، یہیں ۲۳ر اور ۲۴ رمئی ۱۹۷۹ء کی درمیانی شب میں ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق برین ہیمبریج ہوا، اور بے ہوشی کی حالت میں علی گڈھ میڈیکل کالج لے جائے گئے، اور اسی حالت میں ۲۴ رمئی ۱۹۷۹ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے، اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجات سے نوازے۔ (آمین)

ہے، ہمارے خاندان کا لعل شب چراغ گم ہوگیا، گرچہ وہ میرے بھتیجے تھے، لیکن خاندان میں سب سے بڑے، اخیر تک انہوں نے مجھے چچا ہی کہا، اور چچا ہی سمجھا، حق تعالی ان کے مراتب بلند فرمائے، جنت الفردوس میں انہیں اونچا مقام ملے اور ہم سبھوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین۔

میں ۲۸ر مئی کو علی گڈھ گیا تھا، مرحوم کی پانچ بیٹیاں (۱) ہیں، دو ہندوستان میں، تین پاکستان میں، تینوں بچیاں پاکستان سے آئیں، لیکن علی گڈھ میڈیکل کالج میں انہوں نے اس وقت قدم رکھا جب حضرت مرحوم کی آنکھیں بند کی جارہی تھیں، اور چہرے پر چادر ڈالی جارہی تھی۔

حضرت مرحوم ۲۲ر کو اچھے خاصے تھے پانچ سبق پڑھائے، عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر سوئے، آپ کا پلنگ سائبان میں تھا، بچیاں اندر چلی گئیں، ایک ملازم پاس سویا، معمول تھا کہ صبح کی نماز سے پہلے اٹھتے، آس پاس والوں کو جگاتے، جماعت کا اہتمام کرتے، پانی لاؤ مصلی بچھاؤ، لیکن ۲۳ر صبح کو پاس سویا ملازم اٹھ گیا، آس پاس کے لوگ اٹھ گئے، اندر بچیاں بیدار ہوگئیں، لیکن حضرت مرحوم آرام فرما ہیں، جب دیکھا تو محسوس ہوا کہ بیہوش پڑے

---

(۱) حضرت مولانا سید شاہ فضل اللہ کو پانچ صاحبزادیاں تھیں، صالحہ، سعیدہ، رؤفہ، حنیفہ اور عابدہ۔ مولانا نے اپنی تمام لڑکیوں کو دینی تعلیم دی، اسکول کالج کے ماسٹر اور اساتذہ پر بھروسہ نہیں کیا، بلکہ خود روزانہ بچیوں کو پڑھانے کا معمول رکھا، آپ کی دو لڑکیاں ڈاکٹر رؤفہ اقبال جس کا گذشتہ سال علی گڈھ میں ۲۴ر مئی کو انتقال ہوا، اور ڈاکٹر حنیفہ رضی جو علی گڈھ میں مقیم ہیں، نے ایم اے اور پی ایچ ڈی کرنے کے بعد مسلم یونیورسٹی میں بحیثیت پروفیسر اور لکچرر تدریس کے فرائض انجام دیئے، ڈاکٹر حنیفہ رضی نے ''حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ان کی فقہ پر'' پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا، جو ندوۃ المصنفین دہلی سے کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے، اور ڈاکٹر رؤفہ اقبال نے ''عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات وسرایا، عدل وامن اجتماعی میں ایک مؤثر عامل'' پر اپنا مقالہ تحریر فرمایا، جو ادارہ تحقیق وتصنیف علی گڈھ سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا تھا، آپ صدر شعبہ دینیات پروفیسر اور مسلم یونیورسٹی دینیات فیکلٹی کی ڈین بھی رہ چکی ہیں، آپ کی صاحبزادی جو جناب شاکر علی رحمانی بن حضرت مولانا سید شاہ نور اللہ رحمانی سے منسوب ہیں، اور امریکہ میں مقیم ہیں۔ جنابہ ڈاکٹر حنیفہ رضی کو اللہ تعالیٰ صحت وعافیت سے رکھے، یونیورسٹی سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے دونوں بیٹوں اور ایک بیٹی کے ساتھ علی گڈھ میں مقیم ہیں، ان کی شادی جناب رضی رضوانی بن حضرت مولانا رضوان اللہ صاحب بھوپال اور نواسہ حضرت مونگیریؒ سے ہوئی ہے، وہ بھی علی گڈھ میں ساتھ مقیم ہیں۔

جو پاکستان اپنے شوہروں کے ساتھ چلی گئیں تھیں، انمیں سے صالحہ اور سعیدہ کا انتقال ہو چکا ہے، آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی عابدہ سلمہا اپنی بیٹی سعدیہ کے ساتھ اس وقت انگلینڈ میں مقیم ہیں۔ عابدہ سلمہا بھی مسلم یونیورسٹی کی گریجوٹ ہیں۔

ہیں، ڈاکٹر آئے، حکیم بلائے گئے، سبھوں نے تجویز کیا کہ دماغ کی رگ پھٹ گئی ہے، اسپتال لے جائے گئے، لیکن اخیر دم تک ہوش نہ آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علی گڈھ میں معلوم ہوا کہ ۲۲؍ کو سبق وغیرہ پڑھانے کے بعد آپ سے آپ کہنے لگے، دیکھو دفعہ ۴۴ نافذ ہے، لوگوں کو جمع ہونے میں دقت ہوسکتی ہے، کوئی بات اگر پیش آجائے، تو اسی قبرستان سے کام لے لینا، یعنی کچھ باتیں ایسی کہیں، جن سے لوگوں کو پورا احساس ہوا کہ شاید وقت قریب آگیا ہے، اور یہ سب ہدایتیں دی جارہی ہیں۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ وقت آخر کا اعتبار ہوتا ہے، حضرت مرحوم اچھے گئے اور بہت اچھے گئے، حق تعالیٰ ان کی تربت پر ہمیشہ رحمت کی بارش برسائے۔ آمین

حضرت مرحوم حیدرآباد میں صدر شعبۂ دینیات تھے، اچھی تنخواہ پاتے تھے، لیکن رہن سہن بالکل فقیرانہ، کوئی محسوس نہیں کرسکتا تھا، کہ یہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کا پروفیسر ہے، اور اتنی بڑی تنخواہ پانے والا منصب دار ہے، جو تنخواہ ملتی، وہ مہینہ بھر میں خرچ ہی ہوجاتی اور خرچ بھی نہایت بے ترتیب، جو سوال کرتا اسے ضرور دیتے، کچھ ایسے بھی تھے جن کا ماہوار وظیفہ مقرر کر رکھا تھا، خواہ وہ چند ہی کیوں نہ ہوں، اور جہاں تک مجھے علم ہے، کچھ چھوڑ کر نہیں گئے، ہم لوگوں کا وطن ضلع مظفر نگر کے مشہور قصبہ کھاتولی کے پاس محی الدین پور اور شیخ پورہ کے گاؤں میں ہے، ہمارے ایک جد شاہ راحت علی صاحب علیہ الرحمہ محی الدین پور سے چھپ کر کانپور چلے آئے، اور یہیں رہنے لگے، لیکن رشتہ قرابت یہاں قائم نہ کیا، شادی بیاہ سب کچھ محی الدین پور اور شیخپورہ میں ہی ہوتی رہی، پھر حضرت مولانا مونگیری علیہ الرحمہ کانپور سے مونگیر تشریف لے آئے، اور یہاں خانقاہ رحمانی کی بنیاد ڈالی، ہماری موروثی جائداد محی الدین پور، شیخپورہ اور کھاتولی میں تھی، کچھ کانپور میں بھی، مونگیر میں صرف خانقاہ اور اس کا لمبا چوڑا احاطہ، حضرت مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے کھاتولی، شیخپورہ، اور محی الدین پور کی جائداد پوری کی پوری مولانا فضل اللہ علیہ الرحمہ کو دی، اور کانپور و مونگیر میں صرف ہم لوگوں کا حصہ رکھا، مولانا فضل اللہ علیہ الرحمہ کی شادی مولانا مفتی

عبداللطیف صاحب (۱) سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن وصدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی، حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے اپنی بڑی صاحبزادی (مولانا فضل اللہ علیہ الرحمہ کی اہلیہ) کو حیدرآباد میں اپنا لمبا چوڑا مکان جو محلہ

(۱) حضرت مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی، ولادت ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء افضل گڈھ ضلع بجنور، وفات بروز جمعرات ۱۰ر دسمبر ۱۹۵۹ء مطابق جمادی الآخر ۱۳۷۹ھ کو علی گڈھ میں ہوئی، تاریخی نام محمد منظور تھا، آپ کے والد ماجد کا نام حکیم محمد اسحاق تھا، جن کا قیام طویل مدت تک سنبھل مرادآباد میں رہا تھا، اور مفتی صاحب بھی ان کے ساتھ وہاں مقیم رہتے، اس لیے "سنبھلی" بھی کہلاتے تھے، مفتی صاحب نے کئی نامور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی تھی، جن میں مولانا احمد حسن کانپوری اور مولانا مفتی لطف اللہ علی گڈھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، مولانا لطف اللہ علی گڈھی سے تعلیم کی تکمیل کرنے کے بعد مفتی عبداللطیف صاحب گنج مرادآباد جا کر حضرت مولانا فضل رحماں گنج مرادآبادی سے بیعت ہوئے، مفتی صاحب نے خانقاہ رحمانی میں قیام کر کے درس وتدریس کے ساتھ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری کی خدمت میں بھی کافی وقت گذارا، اور ان سے استفادہ کیا، آپ نے حضرت مولانا فضل رحمٰن سے حدیث مسلسل بالاولیت (حدیث الرحمۃ) سنی اور حدیث کی اجازت حاصل کی، مفتی صاحب نے اپنی عملی زندگی کا آغاز مؤ ضلع رائے بریلی میں تدریس سے کیا، اور پھر وہاں سے ندوۃ العلماء لکھنؤ چلے گئے، جہاں پہلے افتاء کی خدمت انجام دی، اور پھر ۱۸۹۹ء میں جب کہ ان کی عمر صرف ۲۸ رسال تھی، دارالعلوم ندوہ کے صدر مدرس ہو گئے، وہاں ان کے شاگردوں کی فہرست میں مولانا سید سلیمان ندویؒ اور سید سلیمان اشرف بہاری (محلہ میرداد ضلع نالندہ) سابق صدر شعبۂ دینیات علی گڈھ مسلم یونیورسٹی، جیسے جید علماء کے نام شامل ہیں، ندوہ کا تعلق ختم ہونے کے بعد مفتی صاحب حجاز چلے گئے اور وہاں مدرسہ صولتیہ میں دوسال تک درس دیا، وطن واپسی سے قبل بعض دوسرے ممالک مثلاً عراق، شام اور مصر کی سیاحت کی، ہندوستان واپس آ کر خانقاہ رحمانیہ میں قیام کیا، درس وتدریس کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا مونگیری کے ساتھ مل کر رد قادیانیت میں رسائل لکھے، حضرت امام ابوحنیفہ کے حالات پر تذکرہ اعظم تالیف کیا اور تاریخ القرآن لکھی۔

جب ۱۹۱۸ء میں حیدرآباد میں عثمانیہ یونیورسٹی قائم ہوئی، تو مفتی صاحب کا تعلق شعبۂ دینیات سے بحیثیت صدر کے ہوا، وہاں کے قیام کے دوران مفتی صاحب نے یونیورسٹی کے طلبہ کی سہولت کے لیے "صرف لطیف" اور "نحو لطیف" لکھی اور تراجم صحیح بخاری کی شرح "لطف الباری" بھی وہیں انجام پذیر ہوئی، مفتی صاحب کے جامعہ عثمانیہ شاگردوں میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم پیرس خاص طور سے قابل ذکر ہیں، ۱۹۳۹ء میں مولانا سید سلیمان اشرف صدر شعبۂ دینیات کی وفات کے بعد اس منصب پر مفتی عبداللطیف صاحب کا تقرر ہو گیا، جہاں سے ۱۹۴۹ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے، لیکن قیام آخر تک علی گڈھ میں رہا، مفتی صاحب کی وفات جمادی الآخر ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۰ر دسمبر ۱۹۵۹ء علی گڈھ میں ہوئی، دراصل ان کی زندگی دو باتوں سے عبارت تھی، پڑھنا اور پڑھانا۔ حدیث میں ان کی محبوب کتاب جامع ترمذی تھی، جس کی آپ نے عربی میں شرح لکھی ہے، مولانا ابوالکلام آزاد نے مفتی صاحب کی تصنیف تاریخ القرآن پر جو تبصرہ کیا، اس میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ "محترم مصنف کو اسلامی علوم پر ایسا عبور ہے کہ عالم اسلام کے علماء جدید بھی شاید نہ سمجھتے ہوں۔" اپنے تبصرہ میں مولانا آزاد نے مصنف کے اسلامی علوم پر عبور، ان کے علم ودانش تحقیق وتفحص وعمیق مطالعہ، فہم وتدبیر، روشن دماغی بلکہ روشن ضمیری، نظر کی گہرائی اور ایمانداری کی دل کھول کر تعریف کی ہے، بخوف طوالت مولانا آزاد کی پوری تحریر پیش کرنے سے معذور ہوں۔ حضرت مولانا سید شاہ فضل اللہ نے حضرت مفتی عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے درسیات کی تکمیل کی اور مفتی صاحب کی بڑی صاحبزادی بھی آپ سے منسوب تھیں۔

عثمان شاہی میں واقع تھا، دیدیا تھا، حیدرآباد میں ہی عابد روڈ پر ایک اچھی خاصی دوکان بھی تھی، جہاں چمڑے اور فوم کے بنے ہوئے سامان ملتے تھے، اور کافی کامیاب تھی، لیکن اس درویش صفت عالم نے کھاتولی کی ساری جائداد بیچ دی، حیدرآباد کی دوکان اور مکان بھی ختم کردیا، پھر سال دوسال پہلے مجھ کو لکھا کہ روئے زمین پر کوئی جگہ میرے پاس رہنے کی نہیں ہے، بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں آئے، بہت سی نعمتیں ملیں، لیکن دامن جھاڑ کر اٹھ گئے۔ بہر حال حضرت مرحوم بڑی خصوصیات کے حامل تھے، صدمہ کی بات یہ ہے کہ ان کی اولاد میں کسی نے علم دین حاصل نہیں کیا، سب کھانے کمانے میں لگ گئے، میں نے مرحوم کی بچیوں کو یہ بات لکھی ہے، اور ابھی ڈاکٹر حنیفہ رضی سلمہا کے بچے اس لائق ہیں کہ انہیں دین کی تعلیم میں لگائیں، خدا کرے یہ بات ان کی سمجھ میں آجائے، اور اپنے کسی بچہ کو اپنے والد کی یادگار بناسکیں۔

مولانا سید قربان علی صاحب (۱) سے میرا اسلام مسنون عرض کریں، اور یہ کہ اگر انہیں یاد رہے تو اس عاجز کے لیے دعائے حسن خاتمہ کرتے رہا کریں۔

آپ کے بھیجے ہوئے روپے تو اب تک نہیں ملے ہیں، دو ایک روز میں مل جائیں گے، لیکن میں نے دارالاشاعت رحمانی کے ذمہ دار سے کہہ دیا ہے کہ وہ آج ہی کتابیں آپ کے پتہ پر بھیجدیں، کہ آپ تک ۳۰/جون سے پہلے پہلے پہونچ جائے۔

براہ کرم مولانا سید قربان علی شاہ اور اپنے والد (۲) صاحب کا مکمل پتہ لکھیں۔

والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) شیخ طریقت سید قربان علی شاہؒ کا قیام ماہم بمبئی تھا، ''ابوالعلائی'' یعنی سیدنا ابوالعلاء اکبرآبادی کے سلسلہ سے اور ساتھ قادری چشتی سلسلہ سے تھا، چھبیس سال پہلے ۱۹۸۸ء میں بمبئی میں انتقال ہوا، ان کو بیعت وخلافت حضرت مولانا حکیم سید سکندر علی شاہؒ کانپوری سے تھی، جنہوں نے تین جلدوں میں اپنے شیخ فخر العارفین سید عبدالحیؒ چاٹگامی کی سیرت ''سیرت فخر العارفین'' کے نام سے لکھی ہے، مولانا سید عبدالحیؒ کو بیعت وخلافت بنگال کے مشہور عالم اور شیخ مولانا شاہ مخلص الرحمان ملقب بہ جہانگیر شاہ سے تھی۔

(۲) الحاج سید ممتاز حسین صاحب مقیم بمبئی جن کی بیعت نقشبندی طریق میں شیخ الطریقت جناب اسرار الحق خان صاحب سے ہے، بمبئی اور اعظم گڈھ میں قیام رہتا ہے، نماز روزہ کے پابند ہیں۔

مکتوب بنام

مولانا محمود صاحب (بیگوسرائے)

مولانا محمود صاحب بیگوسرائے (بہار) کے رہنے والے ہیں، دینی تعلیم کی تکمیل جامعہ رحمانی مونگیر میں کی، جامعہ رحمانی سے فراغت کے بعد حضرت امیر شریعت مولینا سیّد منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایما پر صاحب گنج کے ایک ادارہ میں دینی خدمت کی غرض سے تشریف لے گئے، کچھ مدّت گذرنے کے بعد مقامی حالات سے مایوس ہو کر حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کو ایک مکتوب تحریر فرمایا اور ادارہ سے سبکدوشی چاہی، جس کے جواب میں حضرت علیہ الرحمہ نے یہ حوصلہ افزا مکتوب موصوف کو ارسال فرمایا اور انہیں سبکدوش ہونے سے روکا بندہ کو یہ مکتوب حضرت مولانا محمد نعیم صاحب رحمانی دامت برکاتہم (استاذ جامعہ رحمانی، مونگیر) سے موصول ہوا، جسے انہوں نے حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے املا کراتے وقت محفوظ کر لیا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز مکرم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خط ملا۔ دینی و دنیاوی دونوں کی کامیابیوں کی راہ کانٹوں سے بھری ہوئی ہے، موافقت و مخالفت دونوں کی منزل آتی ہی رہے گی۔ اس سے آں عزیز ہراساں اور خائف نہ ہوں۔ برابر حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر رکھیں۔ اسلام کی اشاعت اور حق تعالیٰ کے دیئے ہوئے پیغام کے پھیلانے میں کون سی مصیبت ہے جو آپ کو دی نہیں گئی اور آپ نے برداشت نہیں کی۔

اہل حق کا طریقہ اس راہ کی مصیبتوں کو برداشت کرنا اور تکلیف پہنچانے والوں کے لیے دعا کرنا رہا ہے اللہ انہیں ہدایت دے۔ اگر آپ صراط مستقیم پر قائم و دائم رہے تو خود آپ اور یہ ادارہ پورے علاقہ میں ہدایت کی روشنی کا مینار ہوگا۔ اس کا فیض دور دور تک پہونچے گا۔ اور ہر کلمہ گو اس سے مستفید ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو استقامت دے۔ آمین۔

سبھوں سے سلام و دعا کہدیں، اور ڈاکٹر محمدؐ احسان صاحب (۱) کو میرا سلام کہدیں اور یہ خط انہیں سنا دیں۔ الحمد للہ یہاں سب لوگ بخیر ہیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی ۳/۸/۱۹۹۰ء

---

(۱) ڈاکٹر محمد احسان صاحب دربھنگہ کے رہنے والے ہیں، جھگڑوا (بہار) میں پوسٹیڈ کی نوکری تھی، ایک زمانہ تک جھگڑوا میں رہے۔ دینی خدمت کے جذبہ کے تحت لوگوں سے مل کر ایک ادارہ قائم کیا۔ اُسی ادارہ میں دینی خدمت کیلئے حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے مکتوب الیہ کو بھیجا تھا۔ ۱۲

مکتوب بنام

مسلمانان موضع تیلیا (بھاگلپور)

۱۹۸۹ء میں بابری مسجد کے معاملہ کو لے کر بھاگلپور میں بڑا ہی ہولناک ہندو مسلم فساد برپا ہوا، کئی مسلم علاقے برباد ہوئے اور بہت سی معصوم جانیں اِس قضیہ میں گئیں۔ تیلیا (بھاگلپور) کے مسلمان اِس قسم کے حالات سے ذہنی اعتبار پر بہت منتشر ہو گئے تھے، اور وہ لوگ گاؤں چھوڑنا چاہتے تھے۔ اِس سلسلہ میں حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ نے متعدد مکتوبات موضع تیلیا کے افراد کو تحریر فرمائے اور انہیں گاؤں چھوڑنے سے منع فرمایا۔ مکتوب ھذا بھی اُسی سلسلہ کی اہم کڑی ہے، جسے حضرت علیہ الرحمہ نے مسلمانانِ تیلیا کے نام تحریر فرمایا اور انہیں گاؤں چھوڑنے سے باز رکھا بندہ کو یہ مکتوب بھی حضرت مولانا محمد نعیم صاحب رحمانی مدظلہ (استاذ جامعہ رحمانی، مونگیر) سے موصول ہوا جسے موصوف نے اپنے پاس محفوظ رکھا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مسلمانانِ موضع تیلیا!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خط ملا۔ میں نے کل ایک خط مولوی محمدّ انور صاحب (۱) اور مولوی ثمین الدّین صاحب کو لکھا ہے، بیشک آپ لوگ حالیہ واقعات کے باعث بے حد منتشر ہوں گے، جو مصیبتیں آپ پر آئیں اس کے تحت آپ لوگ گاؤں چھوڑنا چاہتے ہیں، اس فیصلہ میں جلدی نہ کریں۔ آپ اس کو سوچیں کہ ہندوستان میں آپ جہاں بھی جائیں گے اس ہندو اکثریت کے بیچ میں رہنا ہوگا۔ جس کا ذہن ہندو پریشد نے رام شیلا پوجن (۲) کے ذریعہ خراب اور گندہ کردیا ہے۔ اس لئے اس کی کیا ضمانت ہے کہ جہاں آپ جائیں گے وہاں محفوظ رہیں گے۔ بہر حال ہمیں خدا پر مضبوط بھروسہ کرنا ہوگا وہی ہماری حفاظت اور نگہبانی کرسکتا ہے۔ تیلیا میں بھی اور وہاں سے باہر کسی اور گاؤں میں بھی، ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے، مجھے یقین ہے کہ آپ کا عقیدہ بھی یہی ہوگا، ہم خدا کی خدائی سے بھاگ کر کہاں جائیں گے قرآن نے کہا: (اَيۡنَمَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ) (۳) تم جہاں رہو گے، موت تمہیں پالے گی، گرچہ تم مضبوط ترین قلعہ میں کیوں نہ ہو۔

میرے عزیزو! موت سے ڈرنا بیکار ہے وہ بہر حال آئے گی تہہ خانوں میں بھی آئے گی اور ہوائی جہاز پر بھی آئے گی، آپ فیصلہ میں جلدی نہ کریں،

میں ۵ رنومبر کو بھاگلپور گیا تھا۔ ناتھ نگر (۴) وغیرہ گیا تھا۔ راستہ ٹھیک نہیں تھا اس لیے میں تیلیا نہ جاسکا مجھے تیلیا کی خبر ملی تھی، میں پھر بھاگلپور جاؤں گا تو تیلیا ضرور آؤں گا انشاء اللہ آپ لوگ دل برداشتہ نہ ہوں میں اللہ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے دل کو مضبوط اور قوی بنادے۔ آمین

سبھوں سے سلام مسنون کہدیں۔ والسلام

منت اللہ رحمانی

---

(۱) یہ دونوں احباب موضع تیلیا (بھاگلپور) کے رہنے والے ہیں۔ ۱۲

(۲) ایک مذہبی تحریک۔ ۱۲

(۳) سورۃ النساء پارہ نمبر ۵، رکوع نمبر ۸، آیت نمبر ۷۸۔ ۱۲

(۴) بھاگلپور کا مشہور محلہ ہے۔ ۱۲

الحمدللہ !مکتوبات رحمانی کی ترتیب کا کام جاری ہے۔ اور مکتوبات کی تلاش وجستجو میں ہر ممکنہ کوشش کی جارہی ہے۔تمام ہی متوسلین ومتعلقین خانقاہِ رحمانی سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگرکسی کے پاس حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات موجود ہوں تو براہِ کرم درج ذیل موبائیل نمبر پر رابطہ کریں۔ والسلام

محمّد نوید اقبال رحمانی

موبائل:9271416621

Title Back Page

اقوالِ زرّین

حضرت امیر شریعت مولانا منت اللہ رحمانیؒ کے چند اقوال یہاں نقل کیے جاتے ہیں جو مولانا نے اپنی لمبی زندگی اور لمبے تجربات کی بنیاد پر کہے تھے۔

- دنیا کو بیماریوں، سیلابوں، آندھیوں نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا غلط مشوروں نے۔
- جن لوگوں کے خیالات اچھّے ہوں، وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔
- مصیبت میں گھبرانا سب سے بڑی مصیبت ہے۔
- بُرے کاموں سے ڈرنے والا سب سے زیادہ بہادر ہے۔
- نصیحت سچّی خیر خواہی ہے، جسے ہم نہیں سنتے، لیکن خوشامد بدترین دھوکہ ہے جس پر ہم پوری توجّہ دیتے ہیں۔
- کلام میں نرمی اختیار کرو، لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتے ہیں۔
- خدا کا مقدس تحفہ ”زندگی“ کی شکل میں آپ کے پاس ہے اس کا صحیح اور بھرپور استعمال کیجئے۔
- حق بات کہنے میں کسی سے نہ ڈرو اور جرأت سے کام لو۔
- وقت پر کام کرنے والا کبھی پریشانی میں مبتلا نہیں ہوتا۔
- موقع اور محل دیکھ کر لوگوں سے بات کرو، تمہاری باتوں کا اثر ہوگا۔